قواعد النحو

تالیف
مفتی ارشاد الرحمن المعتصم
استاذ جامعہ اشاعت الاسلام اٹک شہر

خصوصیات ومزایا

- نحو میر کا عام فہم ترجمہ
- تسہیل النحو
- مشکل تراکیب کا حل
- قواعد نظم مأۃ عامل
- فائدہ مہمہ
- نکات لطیفہ
- فنی قواعد وضوابط
- حل شدہ فارسی تراکیب
- زنجیری تراکیب
- منفرد انداز
- تدریجی منہج
- اصول مطالعہ
- طریقہ مطالعہ
- اجراء وتطبیق

ناشر: شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ اشاعت الاسلام اٹک شہر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قواعد النحو

مرتب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ارشاد الرّحمٰن المعتصم

نظر ثانی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا کاشف مقصود، مولانا اسرار احمد

طبع اول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محرم ۱۴۴۰ ھ

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جامعہ اشاعت الاسلام اٹک شہر

رابطہ نمبر:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۰۳۱۴۴۵۲۵۰۹۹/۰۳۰۲۹۸۶۵۸۹۵

ملنے کے پتے:۔

جامعہ اشاعت الاسلام اٹک شہر
جامعہ دار العلوم ویسہ اٹک
جامعہ تعلیم القرآن گندف صوابی
جامعہ تعلیم القرآن خال دیر
جامعہ مشارق العلوم کوثر باجوڑ
اسلامی کتب خانہ صوابی
مکتبہ معروفیہ لاہور۔ کوئٹہ
تاج کتب خانہ صوابی
مکتبہ توحید وسنت گندف صوابی
ادارۃ العلم پشاور محلّہ جنگی

فہرست

پیشِ لفظ............3
فصل اول۔۔۔لفظ کی تقسیم............6
فصل دوم۔۔۔جملہ خبریہ کا بیان............8
فصل سوم۔۔۔جملہ انشائیہ کا بیان............10
فصل سوم۔۔۔مرکب غیر مفید کا بیان............13
فصل چہارم ۔۔۔کلماتِ جملہ کا بیان............16
فصل پنجم۔۔۔اسم وفعل اور حرف کی علامات............16
فصل ششم۔۔۔معرب و مبنی کا بیان............18
فصل ہفتم ۔۔۔مبنی ومعرب کی اقسام............18
فصل ہشتم ۔۔۔اسم غیر متمکن کی اقسام............20
فصل۔۔۔اسمائے افعال،اسمائے اصوات،اسمائے ظروف،............25
فصل نہم ۔۔۔ معرفہ ونکرہ کا بیان............29
فصل دہم۔۔۔مؤنث ومذکر کا بیان............32
مؤنث کی اقسام وانواع:............32
فصل۔۔۔واحد، تثنیہ اور جمع کا بیان............32
فصل۔۔۔لفظ کے اعتبار سے جمع کی تقسیم............34
گیارہویں فصل۔۔۔ اقسامِ اعراب اسم متمکن............37
فصل۔۔۔اسمائے ستہ مکبرہ اور مثنی کا بیان............42
فصل۔۔۔جمع مذکر سالم،الف مقصورہ اور غیر جمع............44
فصل۔۔۔اسم منقوص اور جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم............47
اقسامِ اعرابِ اسمائے متمکن............49
بارہویں فصل۔۔۔اقسام اعراب فعل مضارع............52

تیر ہویں فصل۔۔۔عوامل کی اقسام.................................57
باب اول ۔۔۔ حروف عاملہ.................................57
فصل اول ۔۔۔۔۔اسم میں عمل کرنے والے حروف.................................57
فصل۔۔۔حروف مشبہ بالفعل کابیان.................................66
فصل۔۔۔ماولامشبہتان بلیس اورلائے نفی جنس کابیان.................................72
فصل۔۔۔حروف نداء کابیان.................................77
فصل دوم۔۔۔فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کابیان.................................83
فصل ۔۔۔حروف جازمہ کابیان.................................89
بابِ دوم۔۔۔افعال عاملہ کابیان.................................95
فصل اول ۔۔۔فاعل ا ور منصوبات کابیان.................................95
فصل دوم ۔۔۔فاعل کی اقسام.................................103
فصل سوم ۔۔۔فعل متعدی کی اقسام وانواع.................................106
فصل چہارم ۔۔۔افعال ناقصہ.................................110
فصل پنجم۔۔۔افعال مقاربہ کابیان.................................111
فصل ششم ۔۔۔افعال مدح وذم کابیان.................................118
فصل ہفتم ۔۔۔ افعال تعجب کابیان.................................119
باب سوم۔۔۔اسماء عاملہ کابیان.................................124
فصل۔۔اسم فاعل،اسم مفعول،صفت مشبہ،اسم تفصیل،.................................130
اعرابِ مستثنٰی.................................163
اقسامِ اعراب مستثنٰی.................................164
اقسامِ اعراب مستثنی.................................167
ایک وہم کاازالہ!.................................180
مختصرالقدوری سےایک اقتباس!.................................181

پیشِ لفظ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن وحدیث اورعلوم عربیہ کو سمجھنے کے لیے علم نحو بنیادی اور کلیدی کردار ادا کرتا ہے،اس کے بغیر قرآن وحدیث کے اسرار ورُموز اور معانی ومفاہیم تک رسائی ناممکن ہے،جب کوئی شخص اس فن میں مہارتِ تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم عربیہ میں پیش قدمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا،کیونکہ عربیت سیکھنے کے لیے یہ فن خشتِ اول کی حیثیت رکھتا ہے،اس لیے کہ عربی عبارت کا صحیح ضبط اور تلفظ اس علم پر موقوف ہے اوراس بات میں کوئی شک نہیں کہ عربی زبان کیساتھ ہمارا تعلق محض ایک زبان کی حیثیت سے رسمی اور وقتی نہیں،بلکہ اس کیساتھ ہماری دینی اور مذہبی وابستگی ہے،اسی وجہ سے اس زبان کا سیکھنا سکھانا ہمارے لیے ضروریاتِ دین میں داخل ہے،اگراس زبان سے ہمارا تعلق منقطع ہو جائے توخود دین سے بھی ہمارا تعلق براہ راست باقی نہیں رہے سکے گا،جس کا بالآخر نتیجہ یہ ہوگا ہے کہ جس طرح یہود ونصاری اور دیگر اہل ملل اپنی کتابوں اور صحیفوں کی اصل زبان سے محروم ہو جانے کے سبب سے اپنے دین سے محروم ہو بیٹھے اور تورات وانجیل اور صحائف سماویہ کی تعلیمات سے بالکل منحرف ہوکر رہ گیئں۔اوراحکامات الہیہ کو پسِ پُشت ڈال دیا۔اسی طرح اگر ہمارا تعلق اس زبان سے کٹ گیاتوہم بھی اپنے دین کو لاشعوری طورپر خیرباد کہہ کر کفروضلالت اورالحادوزندقہ کے سیلاب میں خس وخاشاک کی طرح بہہ جائیں گے اور خدانخواستہ ہم بھی قرآن کو محرفین کی ایک بازیگاہ بنادیں گے۔امت مسلمہ کواس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ عربی کی تعلیم کو فروغ دیاجائے اوراس کی طرف خوب اعتناء اور توجہ دی جائے،تاکہ قرآن وحدیث کی اصل زبان میں مہارت حاصل ہو۔

یہی وجہ ہے کہ مدارسِ اسلامیہ میں سب سے پہلے طلبہ کرام کو علم نحو کے اصطلاحات اور قواعدوضوابط کو یاد کروانے کا اہتمام کیاجاتا ہے اورایک مبتدی طالب علم شب وروز اس فن کے حصول میں منہمک رہتا ہے اور اساتذہ کرام نحوی قواعد کی تطبیق اوراجراء میں اپنی پوری توانائی صرف کرتے ہیں،تاکہ طلبہ کرام میں عبارت صحیح پڑھنے کا ملکہ اوراستعداد پیدا ہو اور معانی ومفاہیم کو حتی الوسع صحیح طورپر ضبط کرسکیں۔لیکن اگر کوئی طالب علم اس فن کی طرف توجہ نہ دے تواس کی علمی عمارت ہمیشہ متزلزل رہتی ہے اوروہ فراغت کے بعد بھی عبارت پڑھنے میں فُحش اور مضحکہ خیز غلطیاں کرتا ہے، چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ ایک عالم اور خطیب دروانِ تدریس ووعظ اگرنحوی غلطی کا ارتکاب کر بیٹھے مثلاً مرفوع کو منصوب،یامنصوب کو مرفوع اوریامرفوع کو مجرورپڑھنے کی غلطی کرے توطلبہ کا اس سے اعتماد اُٹھ

جاتا ہے اور ان کے دل و دماغ میں اس کا علمی و قار باقی نہیں رہتا، اس قسم کی غلطیاں کرنے والے بر سرِ مجلس شرمندگی اُٹھاتے ہیں۔ معروف عالم علامہ عبدالرحمن ابن الجوزیؒ (م 597ھ) نے ''اخبار الحمقی والمغفلین (ص 129)'' میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ولید بن عبدالملک اکثر عبارت غلط پڑھتا تھا اور اعرابی غلطیوں کی وجہ سے بار بار ندامت اٹھانی پڑتی تھی، ایک مرتبہ ایک اَعرابی اپنے داماد کی شکایت کرنے آیا۔ خلیفہ نے پوچھا: ''مَا شَانَكَ؟'' تجھے کس چیز نے معیوب بنایا ہے؟ اَعرابی نے کہا: ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْنِ!'' میں عیب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں! یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہیں۔ ''مَا شَأْنُكَ؟'' تیرا کیا معاملہ ہے؟ اَعرابی نے کہا: ''ظَلَمَنِيْ خَتَنِيْ!'' میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے! ولید نے پوچھا: ''وَمَنْ خَتَنَكَ؟'' تیرا ختنہ کس نے کیا ہے؟ اعرابی نے کہا: ''رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ لَا أَعْرِفُ اسْمَهُ'' گاؤں کے کسی حجام نے کیا ہوگا مجھے نام یاد نہیں! سلیمان نے پھر تصحیح کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ صاحب کہتے ہیں: ''وَمَنْ خَتَنُكَ؟'' تیرا داماد کون ہے؟!

اس ضرورت کے پیش نظر اہل علم نے ہر دور میں اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں اور اس فن کو آسان سے آسان تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ زیرِ نظر کتاب نویں صدی ہجری کے معروف عالم علامہ میر سید سند شریفؒ (م 816ھ) کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، جو برصغیر کے مدارسِ اسلامیہ میں عرصہ دراز سے داخل نصاب ہے، اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر اہل علم نے اس کی مختلف شروحات اور تعلیقات لکھیں۔ اور اس پر مختلف اضافات کیے، تاہم من جملہ ان اضافات میں حضرت مولانا عبداللہ گنگوہیؒ (م 1339ھ) کا یہ قابل قدر اضافہ ہے، آپ نے اصل کتاب ''نحوِ میر'' کو مختلف پیراؤں میں تقسیم کرکے ان کے آخر میں مشقوں کی صورت میں اضافہ کیا اور قرآن و حدیث اور عربی محاورات سے موقع و محل کے مطابق متنوع مثالیں پیش کیں اور ہر ایک اصطلاح کی تطبیق کے لیے خاطر خواہ مواد جمع کیا ہے، جس کو انہوں نے ''تسہیل النحو'' کے نام سے موسوم کیا ہے، یہ کتاب اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے، اساتذہ اور مدرسین حضرات مختلف طریقوں سے طلبہ کرام کو اجراء کرواتے ہیں، ہر مدرس کا اپنا مخصوص طرز اور منہج ہے، تاہم ہمارے محترم و مشفق استاذ جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب کا طریقہ اجراء اور طرزِ ترکیب انتہائی اہمیت وافادیت کے حامل ہے، جس میں نحوی اجراء اور ترکیب دونوں عجیب و غریب انداز میں کروائے جاتے ہیں، طلباء کو صرف اجراء و تطبیق میں نہیں بلکہ نحوی تراکیب میں مکمل دسترس حاصل ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس منہج نے طلبہ کرام کے علم واتقان میں کلیدی کردار ادا کیا اور سینکڑوں علماء کو منصبِ تدریس پر فائز کیا۔ اس مخصوص طرز کی

ہمہ گیر افادیت دیکھ کر ہزاروں طلبہ کرام اپنی تشنگی بُجانے کے لیے شدِّ رحال کرتے ہیں اور حضرت الاستاذ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ذوق واستطاعت کے مطابق استفادہ کرتے ہیں۔ حضرت الاستاذ کے خلوص اور شب وروز کی محنت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس طرز کو انتہائی مقبولیت سے نوازا، یہی وجہ ہے کہ یہ مخصوص طرزِ تدریس سینکڑوں مدارس ومکاتب میں رائج ہے- "اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ" اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ "وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ" (الرعد:۱۷)

زیرِ نظر کتاب اس سلسلہ کو فروغ دینے کی ایک کڑی ہے، جس میں اجراء وترکیب کے علاوہ کچھ ضروری قواعد وفوائد کا اضافہ کیا گیا ہے جو اجراء اور تراکیب کے سمجھنے میں انشاء اللہ معاون ومدثابت ہوں گے اور ہر مشق کی مشکل تراکیب کو حاشیہ میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے ،تاکہ ہر شخص کے لیے استفادہ میں آسانی رہے۔اور کتاب کے آخر میں مطالعہ اور حل عبارت کا ایک مخصوص طریقہ کار بیان کیا گیا ہے ،اگر ان اصول کی روشنی میں کسی بھی کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو اللہ تعالی کے فضل وکرم سے چند دونوں میں عبارت کو صحیح پڑھنے کی استعداد اور معانی ومفاہیم کو کماحقہ اخذ کرنے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ آخر میں بندہ اپنے ان تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے اس سلسلہ میں ہماری مدد اور رہنمائی کی، بالخصوص میرے انتہائی مخلص بھائی مولانا کاشف مقصود، مولانا اسرار احمد الذہبی، مولانا شفیق الرحمن، مولانا شاہ زیب صاحب اور مولانا احسان اللہ صارم جنھوں نے اس کتاب پر نظر ثانی کی اور مخلصانہ مشورے دیے، اللہ تعالی ان سب حضرات کو اس کا احسن بدلہ عطاء فرمائے اور ہماری اس ادنی کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کو میرے لیے، میرے والدین واساتذہ کرام کے لیے ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات بنادے۔ آمین!

ارشاد الرحمن المعتصم

۵ ذی الحجہ ۱۴۳۹

جامعہ اشاعت الاسلام اٹک شہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍوَّاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

أَمَّابَعْدُ: اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو علم نحو کے مسائل سمجھنے میں معاون ہے اور ابتدائی طالب علم کو عربی لغت کے مفردات یاد کر لینے ،اشتقاق کی پہچان اور صرف کی اہم باتوں کو ضبط کر لینے کے بعد نہایت آسانی کیساتھ ترکیب کا طریقہ کار بتلاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد کیساتھ جلد ہی معرب و مبنی کی معرفت اور عبارت کو درست پڑھنے کی استعداد اور صلاحیت عطاء کرتی ہے۔

فصل اول۔۔۔۔لفظ کی تقسیم

کلام عرب میں لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔مفرد 2 ۔مرکب

1۔مفرد کی تعریف: مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک ہی معنی پر دلالت کرے اور اسے کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:۔

1۔اسم ،جیسے ''رَجُلٌ'' 2۔ فعل، جیسے ''ضَرَبَ'' 3۔ حرف، جیسے ''هلْ''۔ان کی تفصیل صرف کی کتابوں میں مذکور ہے۔

2۔مرکب کی تعریف: مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلمات سے مل کر بنے۔ پھر مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

1۔مرکب مفید 2۔مرکب غیر مفید

1۔ مرکب مفید کی تعریف: وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا خاموش ہو جائے تو سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ حاصل ہو۔اسے جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ پھر جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔جملہ خبریہ 2۔جملہ انشائیہ

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: ہر وہ بات جو انسان کی زبان سے نکلے اسے لفظ کہتے ہیں، پھر لفظ اگر بامعنی ہو تو موضوع، جیسے ''زَيْدٌ'' اور اگر بے معنی ہو تو مہمل، جیسے ''دَيْز''۔

فائدہ نمبر ا: لفظ موضوع کے تین نام ہیں۔(1) موضوع (2) مستعمل (3) بامعنی۔اور لفظ مہمل کے چار نام ہیں۔(1) مہمل
(2) غیر موضوع (3) غیر مستعمل (4) بے معنی۔

قاعدہ نمبر ۲: ہر وہ کلمہ جو اپنے معنی پر بذات خود دال ہو اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، استقبال) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے تو اسے اسم کہتے ہیں، جیسے " فَرَسٌ، رَجُلٌ "وغیرہ، اور ہر وہ کلمہ جو اپنے معنی پر بذات خود دال ہو اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے تو اسے فعل کہتے ہیں، جیسے "ضَرَبَ، يَضرِبُ "وغیرہ، اور ہر وہ کلمہ جو اپنے معنی پر بذات خود دال نہ ہو تو اسے حرف کہتے ہیں، جیسے "مِنْ، إلى "وغیرہ۔

فائدہ نمبر ۲: مرکب مفید کے چھے نام ہیں۔(1) مرکب مفید (2) مرکب اسنادی (3) مرکب کلامی (4) مرکب تام (5) جملہ (6) کلام۔اور مرکب غیر مفید کے پانچ نام ہیں۔(1) مرکب غیر مفید (2) مرکب غیر اسنادی (3) مرکب غیر تام (4) مرکب ناقص (5) مرکبِ غیر کلامی۔

سوالات

ذیل کے الفاظ میں یہ بتاؤ کون مفرد ہے اور کون مرکب؟

فَرَسٌ، ضَرَبَ، قَدْ، ضَرَبَ زَيْدٌ، غُلَامُ زَيْدٍ، بَقَرَةٌ، خَمْسَةَ عَشَرَ، غَنَمٌ، زَيْدٌ قَائِمٌ، عَمْرٌو قَاعِدٌ، مَاءُ الْبِيْرِ، صَلَاةُ الظُّهْرِ، مَكَّةُ، مَدِيْنَةٌ، بَعْلَبَكُّ، حَجُّ الْبَيْتِ، ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا[۱]۔

---

(۱) **چند حل شدہ مثالیں:**

(1)۔۔ فَرَسٌ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم۔ (2)۔۔ ضَرَبَ زَيْدٌ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ۔باز" ضَرَبَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ مسند عامل فعل۔"زَيْدٌ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، معمول مسند الیہ فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ۔(3)۔۔ غُلَامُ زَيْدٍ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب غیر مفید غیر اسنادی غیر کلامی غیر تام مرکب ناقص۔"غُلَامُ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم مضاف۔"زَيْدٍ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص۔(4) خَمسَةَ عَشَرَ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب غیر مفید غیر اسنادی غیر کلامی غیر تام مرکب ناقص۔" خَمسَةَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم جزء اول۔"عَشَرَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم جزء ثانی۔جزء اول جزء ثانی سے مل کر مرکب ناقص۔

فصل دوم۔۔۔جملہ خبریہ کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ جملہ خبریہ وہ جملہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کیساتھ موصوف کیا جا سکے،

پھر جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں:۔ 1۔ جملہ اسمیہ 2۔جملہ فعلیہ

1۔جملہ اسمیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو، جیسے "زَیْدٌ عَالِمٌ" اس کے جزءِاول کو مسندالیہ اور مبتداء کہتے ہیں اور جزءِثانی کو مسند اور خبر کہتے ہیں۔

2۔جملہ فعلیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، جیسے "ضَرَبَ زَیْدٌ" اس کے جزءِاول کو مسند اور فعل کہتے ہیں اور جزءِثانی کو مسندالیہ اور فاعل کہتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ مسند حکم ہے اور مسندالیہ وہ ہے جس پر حکم لگایا جائے۔اسم مسند اور مسندالیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ فعل مسند ہو سکتا ہے، مسندالیہ نہیں ہو سکتا اور حرف نہ مسند ہو سکتا ہے اور نہ ہی مسندالیہ ہو سکتا ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے ،جس کا پہلا جزء اسم ہو اور دوسرا جزء خواہ اسم ہو یا فعل ہو، جیسے "زَیْدٌ عَالِمٌ" اور "زَیْدٌ عَلِمَ" ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ ہے اور ان کا پہلا جزء مسندالیہ ہے، جس کو مبتداء کہتے ہیں اور دوسرا جزء مسند ہے، جس کو خبر کہتے ہیں اور جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو اور دوسرا جزء فاعل ہو، جیسے "اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ" اور "صَلّٰی حَامِدٌ"- ان میں سے ہر جملہ فعلیہ ہے، ان کا پہلا جزء مسند ہے، جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا جزء مسندالیہ ہے جس کو فاعل کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: مسندالیہ وہ ہوتا ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے اور اس کو مبتداء اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتداء ہوتی ہے اور مسند وہ ہے کہ جس کی دوسرے کی طرف نسبت کی جائے اور اس کو خبر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کی حال کی خبر دیتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱: جملہ اسمیہ کے جزء اول کے پانچ نام ہیں۔(1) مسندالیہ (2) محکوم علیہ (3) مخبر عنہ (4) موضوع (5) مبتداء۔اور جزءِ ثانی کے آٹھ نام ہیں۔(1) مسند (2) مسند بہ (3) محکوم (4) محکوم بہ (5) مخبر

(6) مخبر بہ (7) محمول (8) خبر۔اور جملہ فعلیہ کے جزء اول کے دونام ہیں۔(1) فعل (2) مسند۔اور جزء ثانی کے بھی دونام ہیں۔(1) فاعل (2) مسند الیہ۔

قاعدہ نمبر۳: اگر جملہ کے شروع میں حرف ہوتو جملہ اسمیہ یافعلیہ ہونے میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، جیسے ”مَاهٰذَابَشَراً“ اور ”قَدْأَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ“ وغیرہ۔البتہ اگر شروع میں شرط ہوتو جملہ شرطیہ اور ظرف ہوتو جملہ ظرفیہ کہلاتا ہے۔

قاعدہ نمبر۴: جملہ اسمیہ میں پہلے مبتداء پھر خبر ہوتا ہے، لیکن کبھی خبر مقدم ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے، لیکن کبھی مفعول فاعل پر مقدم ہوتا ہے اور کبھی مفعول فعل اور فاعل دونوں پر مقدم ہوتا ہے، تاہم فاعل کبھی بھی فعل پر مقدم نہیں ہوتا۔

سوالات

ذیل کے لکھے ہوئے جملوں میں پہچانو، کون مسند ہے اور کون مسند الیہ؟ یہ بھی بتاؤ کہ کون لفظ مبتدا ہے اور کون خبر؟ اور کون فاعل ہے اور کون فعل؟ اور کونسا جملہ اسمیہ ہے اور کونسا فعلیہ؟ نیز ہر جملہ کی ترکیب کرو۔

اسْتَغْفَرَ زَيْدٌ، اجْتَنَبَتْ هِنْدٌ، الشَّمْسُ طَالِعَةٌ، الصَّلَاةُ حَاضِرَةٌ، الْمَاءُ بَارِدٌ، اللهُ اَ كْبَرُ، انْفَطَرَتِ السَّمَاءُ، احْمَرَّتْ هِنْدٌ، الْحَجُّ فَرِيضَةٌ، اَلصَّوْمُ فَرْضٌ، الْقِيَامَةُ اٰتِيَةٌ، الْجَنَّةُ حَقٌّ، النَّارُ حَقٌّ، الصِّرَاطُ حَقٌّ، الْمِيْزَانُ حَقٌّ، الْقَبْرُ رَوْ ضَةٌ، الرَّبُّ غَفُوْرٌ، اسْتَخْلَفَ بَكْرٌ، اخْضَرَّتِ الْاَرْضُ، أَسْلَمَ خَالِدٌ، أَذْهبَ بَكْرٌ، صَدَّقَ عَمْرٌو، امْلَوْلَحَ الْمَاءُ، زَيْدٌ دَاعٍ، صَامَ مَحْمُوْدٌ، صَلّٰى حَامِدٌ، حَجَّ حَمِيْدٌ، بَعْثَرَعَمْرٌو، النُّصْحُ وَاجِبٌ، سَمِعَ اللهُ ، اللهُ سَمِيْعٌ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ[۲].

---

[۲] **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ (۱)- اِسْتَغْفَرَ زَيْدٌ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ ۔باز” اِسْتَغْفَرَ“لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ عامل مسند فعل۔”زَيْدٌ“لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ معمول مسند الیہ اسم فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔ ✍ (2) الشَّمْسُ طَالِعَةٌ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔”الشَّمْسُ“لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔” طَالِعَةٌ“لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مسند، مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ۔ ✍ (3) اَلْجَنَّةُ حَقٌّ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ

فصل سوم۔۔۔۔جملہ انشائیہ کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کیساتھ موصوف نہ کیا جاسکے،اس کی چند قسمیں ہیں۔امر، جیسے "اضْرِبْ"۔ نہی جیسے "لَا تَضْرِبْ"۔استفہام، جیسے "هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ"۔ تمنی، جیسے "لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ"۔ترجی، جیسے "لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ"۔عقود، جیسے "بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ"۔ نداء، جیسے "يَااللهُ"۔عرض، جیسے "أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا"۔قسم ،جیسے "وَاللهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْداً"۔ تعجب، جیسے "مَاأَحْسَنَهُ وَأَحْسِنْ بِهِ".

قواعد و فوائد

فائدہ نمبر ا: تعریفات ذیل کو خوب یاد کرو۔

1۔امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کی طلب ہو، جیسے "اِضْرِبْ"۔2- نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس میں کسی کام کے نہ ہونے یا نہ کرنے کی طلب ہو، جیسے " لَا تَضْرِبْ"۔3-استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس سے کسی واقعہ گزرے ہوئے یا موجود یا آئندہ سے سوال ہو،اور اس میں حرف استفہام آوے، جیسے " هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ"اور "أَزَيْدٌ قَائِمٌ"اور "أَتَضْرِبُ زَيْدًا"۔4- تمنی : وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی بات کی آرزو سمجھی جاوئے، جیسے "لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ"(کاش زید حاضر ہوتا)۔ 5- ترجی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی بات کی امید معلوم ہو، جیسے "لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ"(شاید عمرو غائب ہے)۔ 6۔عقود: وہ جملہ انشائیہ ہے جو کسی معاملہ کے (مثلاً خرید و فروخت کے) ایجاد کرنے کے واسطے بولا جاوے ، جیسے بیچنے والا بیچنے کے وقت کہے: "بِعْتُ"(فروخت کیا میں نے) اور خریدنے والا خریدنے کے وقت کہے: " اِشْتَرَيْتُ "(خریدا میں نے)۔7-نداء: وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی شخص کو اپنی طرف متوجہ کیا جاوے اور حرفِ نداء سے شروع ہو، جیسے " يَا زَيْدُ"(او زید!)۔8-عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی کو کسی کام پر برانگیختہ کیا جاوے اور اُبھارا جاوے، جیسے "أَلَا تَنْزِلُ بِنَا"(کیا نہیں آتا تو ہمارے پاس)۔ 9- قسم : وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی بات پر قسم کھاویں، جیسے "وَاللهِ"(قسم اللہ کی)۔10۔

اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔"اَلْجَنَّةُ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مسندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔"حَقٌّ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مسند، مسندبہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ۔

تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی بات پر تعجب ظاہر کریں، جیسے " مَااَحْسَنَهُ وَاَحْسِنْ بِه"(کیاہی حسین ہے وہ)۔

فائدہ نمبر۲: جمہور کے نزدیک فعل تعجب کے دو صیغے(مَاأَفْعَلَهُ،أَفْعِلْ بِه)ہیں،تاہم بعض حضرات نے"فَعُلَ" کاصیغہ بھی فعل میں داخل کیاہےاور تعجب کے دیگر صیغے بھی ہیں جوبلاوضع تعجب تعجب پر دلالت کرتے ہیں، جیسے "كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللهِ"(البقرة:28)اور"سُبْحَانَ اللهَ إِنَّ الْمُوْمِنَ لَايَنْجَسُ"اور"لِلّٰه دَرُّهُ"وغیرہ۔

فائدہ نمبر۳: "مَا أَفْعَلَهُ" کی ترکیب میں نحات کے تین اقوال ہیں:۔"مَا" میں تواتفاق ہے کہ یہ مبتداءہے،البتہ اس کے بعد میں اختلاف ہے۔1-امام سیبویہؒ کے نزدیک "مَا" بمعنی"شَيْءٌ"نکرہ مبتداءاورمابعدوالاجملہ خبرہے۔2-امام اخفشؒ کے نزدیک "مَا"موصولہ ہے اورمابعدوالاجملہ صلہ ہے،موصول صلہ مل کر مبتداء ہے اور خبر"شَيْءٌ عَظِيْمٌ" محذوف ہے۔3-امام فراءؒ کے نزدیک "مَا" بمعنی"أَيُّ شَيْءٍ" مبتداءاورمابعدوالاجملہ خبرہے۔

فائدہ نمبر۴:"أَفْعِلْ بِهِ"لفظاامر کاصیغہ ہے اور معنًا خبرہےاوریہ اصل میں ماضی کاصیغہ ہے،اس صیغے کی ترکیب میں نحات کااختلاف ہے۔1-امام سیبویہؒ کے نزدیک"أَحْسِنْ"صیغہ امر ماضی"أَحْسَنَ" کے معنی میں ہوکر"زَيْدٌ"اس کے لیے فاعل بنے گااور"ب" جارہ زائدہ ہےاور ہمزہ صیرورت کاہے۔معنی ہوگا۔"صَارَزَيْدٌذَاحُسْنٍ"- 2-امام اخفشؒ کے نزدیک "أَحْسِنْ" صیغہ امراپنے معنی میں ہےاور ضمیراس میں فاعل ہے اور"ب"تعدیہ کے لیے ہےاور"زَيْدٌ"مفعول بہ ہے۔

سوالات

ذیل کی مثالوں میں یہ بتاؤ کہ کون ساجملہ خبریہ اور کونساجملہ انشائیہ؟اورانشائیہ کی کونسی قسم ہے؟

اَسْلِمُوْا، اٰمَنُوْا، لاَ تَكْفُرُوْا، بَشِّرْ، لَيْتَ زَيْدًا عَالِمٌ، حَمِدَ بَكْرٌ، اَتَقْتُلُوْنَ، اٰمَنَّا، اَبْصِرْ بِه، مَا اَعْجَلَ زَيْدًا، اَلاَ تُكْرِمُ زَيْدًا، لاَ تَقُوْلُوْا، لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ، اَزَيْدٌ قَاعِدٌ، نَكَحْتُ، لَعَلَّ بَكْرًا نَائِمٌ، مَنْ جَاءَ، مَنْ اَبُوْكَ، كَبِّرْ-(3)

---

(۳) **چندحل شدہ مثالیں:**

(1)۔ ''أَسْلِمُوْا'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ امریہ۔ باز''أَسْلِمْ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ عامل مسند فعل۔''و''ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم معمول مسندالیہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ امریہ ہوا۔

(2)۔ ''أَبْصِرْبِهِ'': اس کی دو ترکیبیں ہیں:۔ **پہلی ترکیب**: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اورکلام جملہ انشائیہ تعجبیہ۔باز''أَبْصِرْ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل فعل امر حاضر معلوم بمعنی''أَبْصَرَ''(عندسیبویہ) ''أَبْصَرَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل فعل ماضی معلوم عامل مسند فعل۔''ب''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف حرفِ جارہ زائدہ۔ ''ہ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم مجرور۔ جار مجرور مستغنی از متعلق ہو کر فاعل ہوا''أَبْصَرَ''فعل کے لیے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔ **دوسری ترکیب**: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ تعجبیہ۔باز''أَبْصِرْ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل فعل امر حاضر معلوم(عندالاخفش) اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم معمول مسندالیہ فاعل۔''ب''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف حرفِ جارہ ''ہ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا''أَبْصِرْ''فعل کیساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

(3)۔''مَاأَعْجَلَ زَيْدًا'':اس کی تین ترکیبیں ہیں:۔

پہلی ترکیب: ''مَاأَعْجَلَ زَيْدًا'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ تعجبیہ۔ ''مَا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ۔۔ بمعنی''شَيْءٌ''(عندسیبویہ)مسندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔''أَعْجَلَ زَيْدًا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ باز''أَعْجَلَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل فعل ماضی معلوم عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم معمول مسندالیہ فاعل۔''زَيْدًا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔ **دوسری ترکیب**: ''مَاأَعْجَلَ زَيْدًا'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ تعجبیہ۔ ''مَا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم موصولہ۔۔(عندالاخفش) ''أَعْجَلَ زَيْدًا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ باز''أَعْجَلَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل فعل ماضی معلوم عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم معمول مسندالیہ فاعل۔''زَيْدًا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا''مَا''موصولہ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مسندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔اس کی خبر''شَيْءٌ عَظِيْمٌ''محذوف ہے۔''شَيْءٌ عَظِيْمٌ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیرِ مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص۔ باز''شَيْءٌ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم موصوف۔''عَظِيْمٌ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم صفت۔ موصوف اپنے صفت سے مل کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

فصل سوم۔۔۔ مرکب غیر مفید کا بیان

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے، تو سننے والے کو اس سے کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔

پھر مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں:

اول۔۔۔ مرکب اضافی: جیسے "غُلَامُ زَیْدٍ" اس کے پہلے جزء کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے جزء کو مضاف الیہ کہتے ہیں، اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

دوم۔۔۔ مرکب بنائی: یہ وہ مرکب غیر مفید ہے کہ جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو، اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن ہو، جیسے "اَحَدَ عَشَرَ" سے لے کر "تِسْعَةَ عَشَرَ" تک، جو کہ اصل میں "اَحَدٌ وَّعَشَرٌ" اور "تِسْعَةٌ وَ

تیسری ترکیب: "مَا أَعْجَلَ زَيْدًا": لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ تعجبیہ۔ "مَا" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ۔۔ بمعنی "أَيُّ شَيْءٍ" (عند فراء)۔ باز "أَيُّ شَيْءٍ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکب غیرِ مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص۔ باز "أَيُّ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مضاف۔ "شَيْءٌ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ "أَعْجَلَ زَيْداً" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ باز "أَعْجَلَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ فعل فعل ماضی معلوم عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم معمول مسند الیہ فاعل۔ "زَيْداً" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

(4) "لَيْتَ زَيْداً عَالِمٌ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ تمنائیہ۔ "لَيْتَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ "زَيْداً" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم۔ اسمِ "لَيْتَ"۔ "عالم" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم خبر "لَيْتَ"۔ "لَيْتَ" اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ انشائیہ تمنائیہ ہوا۔

(5)۔ "مَنْ جَاءَ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ استفہامیہ۔ "من" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم اسم استفہام مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ "جاء" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ "جاء" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ فعل فعل ماضی معلوم عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم معمول مسند الیہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر مسند امسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

عَشَرٌ'' تھے ،واؤ کو گرا کر دونوں اسموں کو ایک کر دیا گیا اور اس کے دونوں جزء مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں ، سوائے ''اِثْنَاعَشَرَ'' کے۔کیونکہ اس کا پہلا جزء معرب ہے۔

سوم۔۔۔۔۔مرکب منع صرف: وہ مرکب غیر مفید ہے کہ جس میں دواسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو،اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن نہ ہو، جیسے ''بَعْلَبَكُّ وَ حَضْرَ مَوْتُ''اس کا پہلا جزء اکثر علماء کے نزدیک مبنی بر فتحہ ہوتا ہے، جب کہ دوسرا جزء معرب ہوتا ہے۔مرکب غیر مفید(مکمل جملہ نہیں ہوتا بلکہ)ہمیشہ جملہ کا جزء ہوتا ہے، جیسے ''غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ، و عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَدِرْهماً، وَجَاءَبَعْلَبَكُّ''۔

قواعد و فوائد

فائدہ نمبرا: مرکب غیر مفید کی پانچ قسمیں ہیں:(1)مرکب اضافی (2) مرکب توصیفی (3)مرکب بنائی(4)مرکب منع صرف (5) مرکب صوتی۔ان کی وجہ حصریہ ہے کہ جزء ثانی جزء اول کے لیے قید ہوگا یا نہیں، اگر ہو پھر دو حال سے خالی نہیں، باعتبار اضافت ہوگا یا باعتبار صفت ہوگا، اگر باعتبار اضافت ہو تو مرکب اضافی، جیسے ''غُلَامُ زَيْدٍ''وغیرہ۔ اور اگر باعتبار صفت ہو تو مرکب توصیفی، جیسے ''رَجُلٌ عَالِمٌ''وغیرہ۔اور اگر جزء ثانی جزء اول کے لیے قید نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، جزء ثانی صوت ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو مرکب صوتی، جیسے ''سِيْبَوَيْه، زَنْجَوَيْه'' وغیرہ۔ اور اگر نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، جزء ثانی متضمن بحرف ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو مرکب بنائی، جیسے ''أَحَدَعَشَرَ، خَمسَةَ عَشَرَ''وغیرہ۔اور اگر جزء ثانی متضمن بحرف نہ ہو تو مرکب منع صرف، جیسے ''بَعْلَبَكُّ،مَعْدِیْ كَرَبُ'' وغیرہ۔

قاعدہ نمبرا: مرکب اضافی میں مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔مرکب توصیفی میں موصوف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اور صفت کا اعراب موصوف کی طرح ہوتا ہے۔مرکب بنائی میں دونوں جزء مبنی بر فتح ہوتے ہیں، سوائے ''إِثْنَاعَشَرَ'' کے کہ اس کا جزء اول معرب (بدلتا رہتا) ہوتا ہے۔مرکب صوتی کے دونوں جزء مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔اور مرکب منع صرف میں جزء اول مبنی بر فتحہ ہوتا ہے، بشرطیکہ اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، ورنہ مبنی بر سکون ہوتا ہے اور جزء ثانی معرب (باعراب غیر منصرف) ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر۲: مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے، یعنی عامل رفعی کی وجہ سے مرفوع، عامل نصبی کی وجہ سے منصوب اور عامل جری کی وجہ سے مجرور ہوگا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، جیسے ''كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ

الْمَوتِ"، "وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيْمٍ"، "وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُوْلٌ"۔ اب ان مثالوں میں لفظ "كُلّ" مضاف ہے، پہلی مثال میں مرفوع، دوسری میں منصوب اور تیسری میں مجرور ہے اور مضاف الیہ "نَفْسٍ، كُفَّارٍ، أُمَّةٍ" مجرور ہے۔

فائدہ نمبر ۲: جملہ مرکبات نحویہ چھ (1۔ مرکب مفید 2۔ مرکب اضافی 3۔ مرکب توصیفی 4۔ مرکب صوتی 5۔ مرکب بنائی 6۔ مرکب منع صرف) ہیں، جو ان اشعار میں مذکور ہیں۔

بود ترکیب نزد نحویاں شش بیادش گیر از خائف زفوتی

اضافی داں و توصیفی و مزجی و تعدای و اسنادی و صوتی

سوالات

ذیل کی مثالوں میں مرکبِ غیر مفید کی قسمیں بتاؤ ؟ اور ہر مثال کا ترجمہ کرو ؟ اور مرکباتِ اضافیہ میں مضاف و مضاف الیہ کو پہچانو؟

رَسُوْلُ اللّٰهِ، دِيْنُ اللّٰهِ، بَيْتُ اللّٰهِ، صَلَاةُ الْعِشَاءِ، خَمْسَةَ عَشَرَ، صَلَاةُ اللَّيْلِ، مِلَّةُ الْاِسْلَامِ، مَاءُ الْبِيْرِ، سَاكِنُ الْبَيْتِ، مَعْدِیْ كَرِبُ، حَضَرَ مَوْتُ، اَبُوْ حَارِثٍ، اَبُوالْقَاسِمِ، دَارُ زَيْدٍ، رُوْحُ الْاِنْسَانِ، وَرَقُ الشَّجَرِ، مَاءُ الْوُضُوْءِ، ثَوْبُ بَكْرٍ، اَخُوْ عَمْرٍو، جَارُ اللّٰهِ۔[٤]

ذیل کی مثالوں میں مرکبِ غیر مفید خبر و جملہ ہے، ان کی ترکیب و ترجمہ کرو؟

---

[٤] **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ (1)۔ "رَسُوْلُ اللّٰهِ" مرکب مرکب غیرِ مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ باز "رَسُوْلُ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مضاف۔ لفظ "اللّٰهِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی۔ ✍ (2)۔ "خَمسَةَ عَشَرَ": مرکب مرکب غیرِ مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب بنائی۔ باز "خَمسَةَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم جزء اول۔ "عَشَرَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم جزء ثانی۔ جزء اول جزء ثانی سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب بنائی۔ ✍ (3)۔ "مَعدِی کَرَب": مرکب مرکب غیرِ مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب منع صرف۔ باز "مَعدِی" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم جزء اول۔ "کَرَبَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم جزء ثانی۔ جزء اول جزء ثانی سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب منع صرف۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَجُّ الْبَيْتِ فَرْ ضٌ، صَوْمُ رَمَضَانَ فَرْضٌ، اَلْكَعْبَةُ بَيْتُ اللّٰهِ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ، قَامَ عَبْدُاللّٰهُ، صَلّٰى غُلَامُ بَكْرٍ، جَلِيْسُ السُّوْءِ شَيْطَانٌ، جَلِيْسُ الْخَيْرِ غَنِيْمَةٌ، أَدَاءُ الزَّكَاةِ بَرَكَةُ الْمَالِ، عِنْدِیْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ كِتَابًا، اِخْرَوْرَقَ ثَوْبُ بَكْرٍ، مَاءُ الْحَوْضِ حَارٌّ، لِحْيَةُ عَمْرٍو طَوِيْلَةٌ، دَارُ زَيْدٍ وَسِيْعَةٌ، اِخْضَرَّ وَرَقُ الشَّجَرَةِ، اِغْبَرَّ وَجْهُ زَيْدٍ، اِصْفَرَّ وَرَقُ الشَّجَرِ، اِحْمَرَّ وَجْهُ عَمْرٍو، صَلَاةُ اللَّيْلِ بَهاءُ النَّهارِ، تَوَاضُعُ الْمَرْءِ كَرَامَةٌ.

فصل چہارم ۔۔۔۔کلماتِ جملہ کا بیان

کوئی جملہ دو کلمات سے کم نہیں ہوتا ہے، خواہ وہ دو کلمے لفظًا ہوں، جیسے ''ضَرَبَ زَيْدٌ''اور''زَيْدٌ قَا ئِمٌ''یا(یہ دو کلمے) تقدیراً ہوں، جیسے '' اِضْرَبْ''کہ ''أَنْتَ''اس میں چھپا ہوا ہے اور جملہ میں اس سے زیادہ بھی کلمات ہوتے ہیں ،تاہم زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جب جملے کے کلمات زیادہ ہوں، تو پھر اس میں اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے جدا کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ معرب ہے یا مبنی؟اور عامل ہے یا معمول؟اور اس بات کو جاننا چاہیے کہ کلمات کا تعلق ایک دوسرے کیساتھ کس طرح کا ہے؟ تاکہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہو جائیں اور جملے کے معانی تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائیں۔

فصل پنجم۔۔۔۔اسم وفعل اور حرف کی علامات

علامات اسم : اسم کی علامات یہ ہیں:

1۔۔۔الف ولام شروع میں ہو، جیسے ''اَلْحَمْدُ'' 2۔۔۔یا حرف جر اس کے شروع میں ہو، جیسے ''بِزَيْدٍ''- 3۔۔۔یا تنوین آخر میں ہو، جیسے ''زَيْدٌ''- 4۔۔۔یا مصغّر ہو، جیسے ''قُرَيْشٌ'' 5۔۔۔یا منسوب ہو، جیسے ''بَغْدَادِیٌّ'' 6۔۔۔یا تائے متحرکہ اس کیساتھ ہو، جیسے ''ضَارِبَةٌ''- 7۔۔۔یا تثنیہ ہو، جیسے ''رَجُلَانِ'' 8۔۔۔یا جمع ہو، جیسے ''رِجَالٌ'' 9۔۔۔یا موصوف ہو، جیسے ''جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ'' 10۔۔۔یا مضاف ہو، جیسے ''غُلَامُ زَيدٍ'' 11۔۔۔مسند الیہ ہو، جیسے ''زَيدٌقَائِمٌ''-

علاماتِ فعل : فعل کی علامات یہ ہیں:

1۔۔۔"قَدْ"اس کے شروع میں ہو، جیسے "قَدْ ضَرَبَ" 2۔۔۔یا سین شروع میں ہو، جیسے "سَیَضْرِبُ" 3۔۔۔یا سوف شروع میں ہو، جیسے "سَوْفَ یَضْرِبُ" 4۔۔۔یا جزم ہو، جیسے "لَمْ یَضْرِبْ" 5۔۔۔یا ضمیر مرفوع متصل اس کے ساتھ ملی ہو، جیسے "ضَرَبْتَ" 6۔۔۔یا تائے ساکن ہو، جیسے "ضَرَبَتْ" 7۔۔۔یا امر ہو، جیسے "اِضْرِبْ" 8۔۔۔یا نہی ہو، جیسے "لَا تَضْرِبْ"۔

علاماتِ حرف: حرف کی علامات یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی علامت اس میں نہ ہو۔

قواعدوفوائد

قاعدہ نمبرا: اسم کے مذکورہ علامات کے علاوہ دیگر علامات بھی ہیں، جیسے منادی، علم، معرفہ، نکرہ، تمیز واقع ہونا، حال واقع ہونا، منصرف، غیر منصرف ہونا، ذوالحال واقع ہونا اور موصوف واقع ہونا وغیرہ۔ اور فعل کے مذکورہ علامات کے علاوہ دیگر علامات بھی ہیں، جیسے تصریف، دخول نواصب، دخول حرف لو، نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ کا ملحق ہونا اور ضمیر بارز کا متصل ہونا وغیرہ۔

فائدہ نمبرا: اسم کی مشہور گیارہ علامات ہیں، جو ان اشعار میں مذکور ہیں۔

لام وتنوین حرف جر مسند الیہ منسوب داں — پس مصغر مثنی مجموع مضاف را بخواں

نیز تائے متحرکہ موصوف علامات اسم داں — نظم کردم آنچہ دیدم در کتاب نحویاں

اور فعل کی آٹھ علامات ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

سین وسوف جازمہ قد تائے ساکنہ امر داں — نیز اتصال تائے فَعَلْتُ نہی علامات فعل داں

سوالات

الفاظِ ذیل میں علامات سے پہچان کر بتاؤ کہ کونسا لفظ اسم ہے؟ اور کونسا فعل اور کونسا حرف؟ اور اس علامت کو بھی ظاہر کرو، جس سے تم نے پہچانا ہے؟

رَسُوْلُ اللهِ، اَلْجَنَّةُ، اَلصِّرَاطُ، كُوِّرَتْ، عَلٰى، سَمِعْتَ، دَخَلْتُ، سَاحِرَانِ، سَوْفَ يَكُوْنُ، سَيَكُوْنُ، لَا تَنْفَطِرْ، مَا، رُجَيْلٌ، بَلْخِيٌّ، مَسَاجِدُ، مُحَمَّدٌ نَبِيٌّ، مَكِّيٌّ، جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ، لِلّٰهِ، رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، تَوْبَةٌ، شَاهِدَةٌ، قَدْ سَمِعَ.

فصل ششم۔۔۔۔معرب و مبنی کا بیان

تمام کلماتِ عرب دو قسم پر ہیں:۔ (1) معرب (2) مبنی

1) ۔۔۔معرب: وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے سے بدلتا ہو، جیسے ''زَیْدٌ'' ان مثالوں ''جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ رَاَیْتُ زَیْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ'' میں ''جَا ءَ'' عامل ہے اور ''زَیْدٌ'' معرب ہے اور ''ضمہ'' اعراب ہے اور ''دال'' محل اعراب ہے۔

2) ۔۔۔مبنی: وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے، جیسے ''ھٰؤُلَآءِ'' ان مثالوں ''جَاءَ نِیْ ھٰؤُلَآءِ وَ رَاَیْتُ ھٰؤُلَآءِ وَمَرَرْتُ بِھٰؤُلَآءِ'' میں رفع و نصب اور جر کی حالت میں اعراب یکساں ہے۔

فصل ہفتم ۔۔۔۔مبنی ومعرب کی اقسام

مبنی کی تین اقسام ہیں:۔

1) ۔۔۔تمام حروف مبنی ہیں۔

2) ۔۔۔افعال میں سے فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور فعل مضارع بھی نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ مبنی ہے۔

3) اسم غیر متمکن مبنی ہے۔

معرب کی دو قسمیں ہیں:۔

1) ۔۔۔اسم متمکن معرب ہے، بشر طیکہ ترکیب میں واقع ہو۔

2) ۔۔۔اور فعل مضارع معرب ہے، بشر طیکہ نون جمع مؤنث اور نون تے تاکید سے خالی ہو، لہذا کلام عرب میں ان دو قسموں سے زیادہ معرب نہیں ہے۔ باقی تمام مبنی ہیں۔

اسم متمکن و غیر متمکن کی تعریف:

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے، جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں:۔

(1) فعل ماضی (2) امر حاضر معروف (3) تمام حروف

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: اسموں میں اکثر اسماء سوائے اسم غیر متمکن معرب ہیں اور صرف اسم غیر متمکن (مضمرات، اسمائے موصولہ، اسمائے اشارہ، اسمائے افعال، اسمائے اصوات، اسمائے ظروف، اسمائے کنایات اور مرکب بنائی) مبنی ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: جہاں معرب ہو وہاں چار چیزیں ہوتی ہیں:۔(1) عامل (جس کی وجہ سے اعراب بدلے) (2) معمول (جس پر اعراب بدلے) (3) اعراب (جو چیز بدلے) (4) محل اعراب (جس حرف پر اعراب بدلے)۔

قاعدہ نمبر ۳: فعل مضارع کے دو صیغے مبنی ہیں، جن کے آخر میں نون جمع مؤنث اور نون تاکید ہو۔اور فعل مضارع کے نون اعرابی کے سات صیغے نون تاکید کیساتھ بھی مبنی ہیں۔

فائدہ نمبر ۱: مبنی الاصل وہ ہوتا ہے، جو وضع اصلی کے اعتبار سے بغیر کسی مناسبت ومشابہت مبنی ہو۔اور مشابہ مبنی الاصل وہ ہوتا ہے، جو مناسبت یا مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو۔

قاعدہ نمبر ۴: ماضی مطلقاً مبنی ہے، معلوم ہو یا مجہول۔امر حاضر معلوم مبنی ہے اور امر حاضر مجہول، امر غائب مطلقاً (خواہ معلوم ہو یا مجہول) اور نہی مطلقاً (خواہ حاضر ہو یا غائب یا معلوم ہو یا مجہول) مضارع کے تابع ہیں، یعنی کچھ معرب اور کچھ مبنی ہیں۔

سوالات

ذیل کے الفاظ میں بتاؤ کہ کونسا لفظ معرب ہے اور کونسا مبنی؟ اور مبنی اصل بھی بتاؤ؟

اِفْتَحُوْا، لَمْ يَفْعَلْ، لَنْ يَّسْمَعُوْا، اِضْرِبْنَانِّ، هٰذَا كِتَابِيْ، نَصَرَ، سَمِعَ، يَجْتَنِبْنَ [۵]۔

---

(۵) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ ۱---اِفتَحُوْا: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ امریہ ہوا۔ باز "اِفْتَحْ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ فعل، فعل امر حاضر معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ "و" ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل معمول مسند الیہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ امریہ ہوا۔

ذیل کی عبارات میں ہر کلمہ کو معین کر کے بتاؤ کہ وہ معرب ہے یا مبنی؟

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

فصل ہشتم ۔۔۔۔۔۔اسم غیر متمکن کی اقسام

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

1۔۔۔مضمرات: جیسے "أَنَا" (میں ایک مرد اور عورت)۔ "ضَرَبْتُ" (میں نے مارا)۔ "إِيَّا يَ" (خاص مجھ کو)۔ "ضَرَبَنِيْ" (اس نے مجھ کو مارا)۔ "لِيْ" (میرے لیے)۔ ضمائر کل ستر ہیں:۔

چودہ مرفوع متصل: ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ.

اور چودہ مرفوع منفصل: أَنَا نَحْنُ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ.

اور چودہ منصوب متصل: ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ.

اور چودہ منصوب منفصل: إِيَّاىَ إِيَّانَا إِيَّاكَ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُمْ إِيَّاكِ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُنَّ إِيَّاهُ إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ إِيَّاهَا إِيَّاهُمَا إِيَّاهُنّ. اور چودہ مجرور متصل: لِيْ لَنَا لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ.

سوم: اسماءے اشارات: ذَا وذَانِ وذَيْنِ وتَا و تِيْ وتِه وذِهْ وذِهِيْ وتِهِيْ وتَانِ وتَيْنِ واُولَآءِ بمد اُولٰى بقصر.

اسمائے موصولہ: اَلَّذِى وَالَّذَانِ و اَلَّذَيْنِ وَالَّذِيْنَ وَالَّتِيْ وَالَّتَانِ وَالَّتَيْنِ وَاللَّاتِيْ وَاللَّوَاتِيْ ومَا ومَنْ واَىٌّ واَيَّةٌ اور الف ولام جو اسم فاعل اور اسم مفعول میں داخل ہوتاہے، وہ "اَلَّذِيْ" کے معنی میں ہوتاہے، جیسے "اَلضَّارِبُ، اَلمَضْرُوْبُ" بمعنی "اَلَّذِ ىْ ضَرَبَ، اَلَّذِىْ ضُرِبَ". اسی طرح قبیلہ بنی طے کی لغت میں "ذُو" بمعنی

۲---لَمْ يَفْعَلْ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔ "لَمْ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ حرف از حروفِ جوازم مبنی، مبنی الاصل۔ "يَفْعَلْ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ فعل علامات فعل دخول جوازم فعل مضارع معرب عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل معمول مسند الیہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

''اَلَّذِیْ'' ہوتا ہے، جیسے ''جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ'' یعنی ''جَاءَ نِی الَّذِیْ ضَرَبَكَ''. ''اَیٌّ'' اور ''اَیَّةٌ'' معرب ہیں۔

تعریفاتِ ذیل کو خوب زبانی یاد کرلو؟

1) ۔۔۔ مرفوع متصل: وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں اور ہمیشہ فاعل ہوتی ہیں۔

2) ۔۔۔ مرفوع منفصل: وہ ضمیریں جو فعل سے علیحدہ آتی ہیں اور ترکیب میں مبتدا یا خبر یا فاعل ہوتی ہیں،

3) ۔۔۔ منصوب متصل: وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آئیں اور ترکیب میں مفعول بہ ہوں یا ایسے حرفوں سے ملیں جو اسم کو نصب کرتے ہیں، جیسے ''إِنِّی ،إِنَّا،إِنَّكَ الخ۔۔۔

4) ۔۔۔ منصوب منفصل، وہ ضمیریں جو فعل سے علیحدہ آئیں اور مفعول بہ ہو۔

5) مجرور متصل: وہ ضمیریں جو حروف جارہ سے ملیں جیسے ''لِیْ، لَنَا،۔۔۔۔۔الخ یا مضاف سے ملکر مضاف الیہ ہوں ''غُلَامِیْ،غُلَامُنَا، غُلَامُكَ الخ۔۔۔وغیرہ۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: (1) اسم ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہیں، جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے، جس کا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو۔ (2) اسم موصول: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جزء تام نہ بن سکے۔ (3) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ (4) اسم فعل: وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنی، زمانہ اور عمل کو متضمن ہو، اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو۔ (5) اسم صوت: وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی آواز نقل کی جائے، یا کسی جانور کو آواز دی جائے۔ (6) اسم ظرف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ (7) کنایہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو عدد مبہم یا کلام مبہم پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ (8) مرکب بنائی: وہ مرکب ہے، جس میں دو اسموں کو بلا نسبت اضافی و اسنادی ایک کر لیا گیا ہو۔ اور دوسرا اجزء حرف کو متضمن ہو۔

قاعدہ نمبر ۲: ضمیر مرفوع منفصل اکثر جملے کے شروع میں آتی ہیں اور ترکیب میں مبتداء واقع ہوتی ہیں، جیسے ''أَنَا قَائِمٌ'' اور کبھی فعل کے بعد واقع ہوتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، جیسے ''مَاضَرَبَ إِلَّا أَنَا'' وغیرہ۔

قاعدہ نمبر۳: ضمیر منصوب متصل اگر فعل کے بعد آئیں تو ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، جیسے "ضَرَبَنِيْ" اور اگر حروف مشبہ بالفعل کے بعد آئیں تو ان کا اسم بنتی ہیں، جیسے "إِنَّنِيْ" وغیرہ۔اور ضمیر منصوب منفصل ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں اور اکثر فعل سے پہلے آتی ہیں، جیسے "إِيَّاكَ نَعْبُدُ" وغیرہ۔

قاعدہ نمبر۴: اگر اسم اشارہ کے بعد اسم معرف باللام یا اسم موصول ہو تو عموماً تین تراکیب ہو سکتی ہیں:۔(1) موصوف صفت (2) مبین عطف بیان (3) مبدل منہ بدل۔ جیسے "هَذَا الرَّجُلُ خَالِيْ، ذَانِكَ الرَّجُلاَنِ ذَهَبَا" وغیرہ۔

قاعدہ نمبر۵: "أَيٌّ وَأَيَّةٌ" کی چار حالتیں ہیں، ایک حالت میں مبنی اور تین حالتوں میں معرب ہیں۔وجہ حصریہ ہے کہ "أَيٌّ وَأَيَّةٌ" مضاف ہوں گے یا نہیں، اگر مضاف نہ ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں، صدرِ صلہ مذکور ہو گا، یا نہیں، اگر صدرِ صلہ مذکور ہو تو معرب، جیسے "أَيٌّ هُوَقَائِمٌ"، اگر مذکور نہ ہو تو پھر بھی معرب، جیسے "أَيٌّ قَائِمٌ"۔ اور اگر مضاف ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں، صدرِ صلہ مذکور ہو گا یا نہیں، اگر مذکور ہو تو معرب، جیسے "أَيُّهُمْ هُوَقَائِمٌ"، اگر مذکور نہ ہو تو پھر مبنی، جیسے "أَيُّهُمْ قَائِمٌ"-

قاعدہ نمبر۶: صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے، جس میں دو چیزیں ہوتی ہیں، ایک مسند الیہ اور دوسرا مسند۔ مسند الیہ کو صدرِ صلہ کہتے ہیں اور صلہ میں ایک ضمیر ہوتی ہے، جو اسم موصول کی طرف راجع ہوتی ہے، جیسے "هُوَالَّذِيْ خَلَقَكُمْ" یہاں "خلق" میں ضمیر ہے، جو "الَّذِيْ" اسم موصول کی طرف راجع ہے۔

قاعدہ نمبر۷: صلہ یا جملہ ہو گا یا شبہ جملہ ہو گا، اگر جملہ ہو تو اس کے لیے جملہ خبریہ ہونا ضروری ہے، کیونکہ جملہ انشائیہ صلہ واقع نہیں ہو سکتا۔ اور جب جملہ صلہ واقع ہو تو اس میں موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، خواہ ضمیر بارز ہو، جیسے "قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَ نَا" یا مستتر ہو، جیسے "تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ" وغیرہ۔

قاعدہ نمبر۸: ضمیر عائد کا حذف کرنا جائز ہے، بشرطیکہ مفعول بہ واقع ہو، جیسے "لَاأَعْبُدُمَا تَعْبُدُوْنَ، أَعْلَمُ مَا لَاتَعْلَمُوْنَ، اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ أَنْعَمْتُ" وغیرہ۔

قاعدہ نمبر۹: اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہونے والا الف لام "اَلَّذِيْ" اسم موصول کے معنی میں ہوتا ہے اور اسم جامد پر داخل ہونے والا الف لام حرف تعریف ہوتا ہے۔

سوالات

ان مثالوں کی ترکیب اور ترجمہ لکھ کر دکھاؤ اور ضمیر کی قسمیں بھی ظاہر کرو؟

أنَا قَائِمٌ، أنْتَ غُلاَمُ زَيْدٍ، أنْتُمْ جاهِلُوْنَ، ضَرَبَكَ زَيْدٌ، زَيْدٌ ضَرَبَكَ، أنَا يُوْسُفُ، نَحْنُ عَالِمُوْنَ، ضَرَبُوْهُمْ، ضَرَبَهَا عَمْرٌو، ضَرَبَتَاهَا، هُنَّ جَمِيْلاَتٌ، اَنْتِ حَسَنَةٌ، ضَرَبْنَاكَ، ضَرَبْتُكُمْ، هُمْ شَاهِدُوْنَ، هِيَ ضَارِبَةٌ، هُمَا جَاهِلاَنِ، ضَرَبَهُمْ بَكْرٌ، أنَا أخُوْعَمْرٍو، ضَرَبَتْكُنَّ هِنْدٌ، نَصَرْتَنِيْ، نَصَرُوْنِيْ، نَصَرَتْنِيْ هِنْدٌ، اَنْتَ اِبْنُ زَيْدٍ، اَنْتُمْ اَبْنَاءُ بَكْرٍ، اَنْتَ عَمُّ بَكْرٍ، هُوَ خَالِقٌ، هُمْ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمٰنِ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، اِهْدِنَا، غُلاَمُنَا قَائِمٌ، هٰذَا عَبْدِىْ، هٰؤلاَءِ اِخْوَتِيْ، هٰذَا أخِيْ، هٰذَا كِتَابُنَا، هٰذَانِ سَاحِرَانِ، هٰذِه بِنْتِيْ، هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ، تَبَارَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ، قَالَ الَّذِيْنَ لاَيَرْجُوْنَ لِقَائَنَا، جَاءَ الَّذِىْ ضَرَبَ غُلاَمَكَ، اِيَّاىَ ضَرَبْتَ اِيَّاكُمْ اَدْعُوْ، لَكُمْ جَمَالٌ، لَهَا زَوْجٌ، لَهُمْ عِلْمٌ، لِيْ حُزْنٌ، اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ، ذَانِكَ الرَّجُلاَنِ ذَهَبَا، ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا، اَعْلَمُ مَالاَ تَعْلَمُوْنَ، هٰذَاذِكْرٌ مُبَارَكٌ، اُذْكُرُوْانِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ، لَكُمْ مَاسَأَلْتُمْ، اِيَّاكُمَا اَعْطَيْتُ، اِيَّا هُنَّ نَكَحْتُ، اِيَّاكَ ضَرَبْتُ، عَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا، هٰؤُلَآءِ اَصْحَابِيْ، قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ، هٰذَا دِرْ هَمٌ، هٰذَاكَلْبٌ، عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّااَحْضَرَتْ، لَهُمْ كَمَالٌ، اِضْرِبُوْهُنَّ جَاءَ الَّذِىْ اَعْطَاكَ، رَبُّنَا اللّٰهُ، رَسُوْلُنَا مُحَمَّدٌ، قِبْلَتُنَا بَيْتُ اللّٰهِ، لاَاَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ، لَكُمْ دِيْنُكُمْ، قَدْاَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا، مَانَدِمَ مَنْ سَكَتَ، اَيُّكُمْ ضَرَبَ زَيْدًا، اَيَّةُ امْرَءَةٍ زَوْجَتُكَ.[٦]

---

[٦] **چند حل شدہ مثالیں:**

(۱)- أَنَاقَائِمٌ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔ ''أَنَا'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع منفصل مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ ''قَائِمٌ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین، اسم متمکن معرب مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

(2) ضَرَبَكَ زَيْدٌ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''ضَرَبَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ ''كَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر منصوب متصل مفعول بہ مقدم۔ ''زَيْدٌ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین مسند الیہ، اسم متمکن معرب معمول مسند الیہ فاعل مؤخر۔ فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

(3)۔ ’’إِيَّاكَ نَعْبُدُوَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ‘‘: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ’’إِيَّاكَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم۔ ’’نَعْبُدُ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف، اتصال ضمیر فعل مضارع معرب عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل مستتر معمول مسندالیہ فاعل مؤخر۔ فعل اپنے فاعل مؤخراور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ ’’واؤ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف عطف۔ ’’إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ‘‘: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ’’إِيَّاكَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم۔ ’’نَسْتَعِيْنُ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف، اتصال ضمیر فعل مضارع معرب عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل مستتر معمول مسندالیہ فاعل مؤخر۔ فعل اپنے فاعل مؤخراور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

(4)۔ ’’تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ‘‘: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ’’تَبَارَكَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ ’’الَّذِيْ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم موصول۔ ’’نَزَّلَ الْفُرْقَانَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ’’نَزَّلَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل مستتر معمول مسندالیہ فاعل۔ ’’الْفُرْقَانَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف اسم متمکن معرب مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا ’’الَّذِيْ‘‘ کے لیے۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہوا ’’تَبَارَكَ‘‘ فعل کے لیے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

(5)۔ ’’قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا‘‘: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ’’قَالَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ ’’الَّذِيْنَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم موصول۔ ’’ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ’’لَا‘‘ لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف نفی۔ ’’ يَرْجُوْنَ ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف، اتصال ضمیر فعل مضارع معرب عامل مسند فعل۔ ’’وَ‘‘ ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل بارز معمول مسندالیہ فاعل۔ ’’لِقَآءَنَا‘‘ لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ مرکب اضافی۔ ’’لِقَآءَ‘‘ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت مضاف اسم متمکن معرب مضاف۔ ’’نَا‘‘ ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ

فصل۔۔۔اسمائے افعال،اسمائے اصوات،اسمائے ظروف،

اسمائے کنایات اور مرکب بنائی کا بیان

4)۔۔۔اسماءافعال: اسماءافعال کی دو قسمیں ہیں :۔

اول۔۔۔ بمعنی امر حاضر جیسے: رُوَيْدَ وبَلْهَ وحَيَّهَلْ وَهَلُمَّ.

دوم۔۔۔جو فعل ماضی کے معنی ہوں جیسے: هَيْهَاتَ وَ شَتَّانَ.

5)۔۔۔اسماءاصوات: جیسے: اُخْ اُخْ وَ اُفْ وَ بَخَّ وَ نَخَّ وَ غَاقَ.

٦)۔۔۔اسماءظروف: ظروف زمان جیسے "إِذْ و إِذَا و مَتٰى وكَيْفَ و اَيَّانَ و اَمْسِ ومُذْ ومُنْذُ وقَطُّ وعَوَضُ وقَبْلُ وبَعْدُ- جس وقت مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔اور ظرف مکان جیسے "حَيْثُ و قُدَّامُ و تَحْتُ و فَوْقُ" جس وقت مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

7)۔۔۔اسماء کنایات: جیسے "كَمْ وَكَذَا" یہ عدد سے کنایہ ہے اور "كَيْتَ وَ ذَيْتَ" یہ بات سے کنایہ ہے۔

8)۔۔۔مرکب بنائی: جیسے "اَحَدَ عَشَرَ".

قواعدوفوائد

ہو کر صلہ ہوا "الَّذِيْنَ" اسم موصول کے لیے۔اسم موصول اپنے صلہ سے فاعل ہوا "قال" فعل کے لیے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

(6)۔"هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔"هٰذَا" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم،اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم اشارہ ویا کہ موصوف ویا کہ مبدل منہ ویا کہ مبین۔" الرَّجُلُ "لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب مشارالیہ ویا کہ صفت ویا کہ بدل ویا کہ عطف بیان۔اشارہ مشارالیہ سے مل کر مسندالیہ محکوم علیہ مخبرعنہ موضوع مبتداء۔"خَالِيْ"لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔مرکب اضافی۔"خَالِ"لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم متمکن معرب مضاف"یْ"ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم،اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص مرکب اضافی ہو کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

قاعدہ نمبر ا: اسم فعل وہ اسم ہے، جو فعل کے معنی میں ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں: (1) بمعنی امر حاضر، جیسے ''رُوَيْدَ'' بمعنی ''أَمْهِلْ''۔

''بَلْهَ'' بمعنی ''دَعْ''۔ ''حَيَّهَلْ'' بمعنی ''إِيْتِ''۔ ''هَلُمَّ'' بمعنی ''إِيْتِ''۔ ''دُوْنَكَ'' بمعنی ''خُذْ''۔ ''عَلَيْكَ'' بمعنی ''أَلْزِمْ''۔ ''هَا'' بمعنی ''خُذْ''۔ ''صَهْ'' بمعنی ''أُسْكُتْ''۔ ''مَهْ'' بمعنی ''أُكْفُفْ'' وغیرہ۔ (2) بمعنی فعل ماضی، جیسے ''هَيْهَاتَ'' بمعنی ''بَعُدَ''۔ ''شَتَّانَ'' بمعنی ''افْتَرَقَ''۔ ''سَرْعَانَ'' بمعنی ''سَرُعَ'' وغیرہ۔

فائدہ نمبر ا: ''قبلُ وبعدُ'' ہمیشہ لازم الاضافت ہوتے ہیں، ان کی تین حالتیں ہیں، ایک حالت میں مبنی اور دو حالتوں میں معرب ہوتے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے کہ ''قَبْلُ وَبَعْدُ'' کا مضاف الیہ مذکور ہوگا یا محذوف ہوگا، اگر مذکور ہو تو معرب، جیسے ''مِنْ قَبْلِهِمْ'' اور اگر مذکور ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، نسیًا منسیًا ہوگا یا منوی، اگر نسیا منسیا ہو تو معرب، جیسے ''جَاءَ زَيْدٌ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ'' اور اگر منوی (متکلم کی نیت میں ہو) ہو تو مبنی، جیسے ''أَمَّا بَعْدُ''۔

قاعدہ نمبر ۲: ''حَيْثُ'' لازم الاضافت اور مبنی بر ضمہ ہوتا ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے ''اجْلِسْ حَيْثُ جَلَسَ زَيْدٌ''۔ اور ''عِنْدَ'' لازم الاضافت اور مبنی بر فتحہ ہوتا ہے، اس کی اضافت مفرد، جمع، اسم ضمیر اور اسم ظاہر سب کی طرف ہوتی ہے، جیسے ''الْمَالُ عِنْدَزَيْدٍ، الْمَالُ عِنْدَهُمْ، الْمَالُ عِنْدَالنَّاسِ'' وغیرہ۔

قاعدہ نمبر ۳: اسمائے کنایات وہ اسماء ہیں، جو بات مبہم یا عدد مبہم پر دال ہوتے ہیں، بات مبہم کے لیے دو لفظ ''كَيْتَ وَذَيْتَ'' استعمال ہوتے ہیں، انہیں کنایہ از حدیث کہتے ہیں اور عدد مبہم کے لیے بھی دو لفظ ''كَمْ، كَذَا'' استعمال ہوتے ہیں، انہیں کنایہ از عدد کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۴: ''كَمْ'' کی دو قسمیں ہیں: (1) استفہامیہ (2) خبریہ۔ (1) کم استفہامیہ: وہ اسم ہے، جس میں استفہام کا معنی ہو۔ اس کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے ''كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ''؟۔ (2) کم خبریہ: وہ ہے جس میں خبر کا معنی ہو۔ اس کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور آتی ہے، جیسے ''كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتَ'' اور ''كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتَ'' وغیرہ۔

فائدہ نمبر ۲: امام سیبویہؒ اور بصریین نحات مبنی پر داخل ہونے والے اعراب حرکات کو ضم، فتح، کسر اور وقف کا نام دیتے ہیں اور معرب پر داخل جاری ہونے والے حرکات کو رفع، نصب اور جر کہتے ہیں اور جب کہ کوفیین حضرات یہ فرق نہیں کرتے ہیں۔

سوالات

ذیل کی مثالوں میں اسمائے افعال اور اسمائے ظروف کو پہچانو اور ہر ایک مثال کی ترکیب کرو؟

شَتَّانَ بَيْنَ زَيْدٍ وَعَمْرٍو، هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ، بَلْهَ زَيْدًا، حَيَّهَلِ الصَّلَاةَ، جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، اٰتِيْكَ إِذَا جَاءَ زَيْدٌ، كَيْفَ حَالُكَ، اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ، نَصَرْتُكَ اَمْسِ، مَارَأَيْتُ زَيْدًا مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مَا ضَرَبْتُه قَطُّ، يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ، جَلَسْتُ فَوْقَ عَمْرٍو، اِجْلِسْ حَيْثُ جَلَسَ زَيْدٌ، اِمْشِ قُدَّامَ بَكْرٍ، ضَعْ هٰذَا فَوْقَ السَّطْحِ، فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ، كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ، مَلَكْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا، قُلْتُ لِزَيْدٍ كَيْتَ وَكَيْتَ، مَشَيْتُ خَلْفَكَ، قَعَدَ زَيْدٌ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، لاَ أُعْطِيْهِ عَوْضُ، إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ ، إِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ، جَاءَ زَيْدٌ قَبْلَكَ، رَأَيْتُ زَيْدًا قَبْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، عَرَفْتُ عَمْرًوا قَبْلُ، مَارَأَيْتُهُ بَعْدُ.(7)

---

(۷) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ ۱- شَتَّانَ بَيْنَ زَيْدٍ وَعَمْرٍو: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ بمعنی خبریہ فعلیہ۔ "شَتَّانَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم فعل بمعنی فعل ماضی "اِفْتَرَقَ"۔ "اِفْتَرَقَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامات تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل معمول مسند الیہ فاعل۔ "بَيْنَ زَيْدٍ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید الخ۔۔۔ مرکب اضافی ہو کر مرکب ناقص۔ "بَيْنَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامات اسم مضاف اسم متمکن معرب مضاف۔ "زَيْدٍ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامات اسم تنوین اسم متمکن معرب معطوف علیہ۔ "وَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل عاطفہ۔ "عَمْرٍو" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامات اسم تنوین اسم متمکن معرب معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ بمعنی خبریہ فعلیہ۔

✍ 2۔ هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ بمعنی خبریہ فعلیہ۔ "هَيْهَاتَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم، اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم فعل بمعنی فعل

ماضی ''بَعْدَ''۔ ''یَوْمُ الْعِیْدِ'' لفظ لفظِ موضوع الخ۔۔ مرکب مرکب غیر مفید الخ۔۔۔ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ بمعنی خبریہ فعلیہ ہوا۔

3۔ جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''جِئْتُكَ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ ''تُ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل معمول مسندالیہ فاعل۔ ''كَ'' ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ '' إِذْ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ظرف زمان متضمن بمعنی حرف شرط مضاف۔ ''طَلَعَتِ الشَّمْسُ'' لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

4۔ ''مَاضَرَبْتُه قَطُّ'': لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''مَا'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف نفی۔ ''ضَرَبْتُ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ ''تُ'' ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل معمول مسندالیہ فاعل۔ ''ہ'' ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ ''قَطُّ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم ظرف ظرفِ زمان برائے تاکید ماضی و یا کہ مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

5۔ ''لَا أُعْطِيْهِ عَوْضُ'': لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''لا'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف نفی۔ ''أُعْطِيْهِ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر فعل مضارع معرب فعل مسند۔ اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل مستتر عامل مسندالیہ فاعل۔ ''ہِ'' ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ ''عَوْضُ'' لفظِ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم ظرف ظرف زمان برائے تاکید مضارع و یا کہ مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

٦۔ ''كَمْ دِرْهَمًاعِنْدَكَ'': لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔۔ جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''كَمْ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم کنایہ از عدد مبہم ممیز۔ ''دَرْهَمًا'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین اسم متمکن معرب مکنی عنہ تمیز۔ ممیز اپنے تمیز سے مل کر مسندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ ''عِنْدَكَ'' لفظ لفظ موضوع الخ۔۔ مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی مسند، مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

۷۔ ''مَلَكْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا'': لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔۔ جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''مَلَكْتُ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف، اتصال ضمیر مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ ''تُ'' ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ

فصل نہم ۔۔۔۔۔ معرفہ ونکرہ کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ اسم کی (تعریف وتنکیر کے اعتبار سے) دو قسمیں ہیں:۔

(1) معرفہ (2) نکرہ

(1) معرفہ: وہ اسم ہے جو معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

معرفہ کی اقسام وانواع:

مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل بارز معمول مسند الیہ فاعل۔ ''كَذَا وَكَذَا'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم کنایہ از عدد مبہم ممیز۔ '' دِرْهَمًا'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین اسم متمکن معرب مکنی عنہ تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

✍ ۸- قُلْتُ لِزَيْدٍ كَيْتَ وَكَيْتَ: لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''قُلْتُ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف، اتصال ضمیر مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ '' تُ''، ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل بارز معمول مسند الیہ فاعل۔ ''لِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف از حروف جارہ مبنی مبنی الاصل جارہ '' زَيْدٍ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخولِ جر اسم متمکن معرب مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''قُلْتُ''، فعل کیساتھ۔ ''كَيْتَ وَكَيْتَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم کنایہ از حدیث ہو کر مفعول بہ ہوا۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

✍ 9- إِذَاجَاءَ نَصْرُاللهِ: لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''إِذَا'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم ظرف ظرف زمان متضمن بمعنی شرط مضاف۔ ''جَاءَ نَصْرُاللهِ'' لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔۔ جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''جَاءَ'' لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ ''نَصْرُاللهِ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید الخ۔۔ مرکب اضافی۔ ''نَصْرُ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامتِ اسم مضاف اسم متمکن معرب مضاف۔ لفظ ''اللهِ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامتِ اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص مرکب اضافی ہو کر معمول مسند الیہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا عامل مقدر ''اُذْكُرْ'' کے لیے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ انشائیہ امریہ ہوا۔

✍ 10- كَيْفَ حَالُكَ: لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ جملہ انشائیہ استفہامیہ۔ '' كَيْفَ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم ظرف ظرف زمان متضمن بمعنی حرف استفہام مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر مقدم۔ ''حَالُكَ'' لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ مرکب اضافی۔ ''حَالُ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامتِ اسم مضاف اسم متمکن معرب مضاف۔ ''كَ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر اپنے خبر مقدم سے مل کر جملہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

(1)۔۔۔۔ مضمرات (2)۔۔۔اعلام: جیسے "زَیْدٌ وَعَمْرٌو" (3)۔۔۔اسماء اشارات (4)۔۔۔اسماء موصولہ ان دو قسموں کو مبہمات کہتے ہیں۔(5)۔۔۔ معرفہ بنداء: جیسے "یَارَجُلُ" (6)۔۔۔۔ معرف بالف ولام: جیسے، "اَلرَّجُلُ" (7)۔۔۔ان میں سے کسی ایک طرف مضاف ہو جیسے "غُلَامُه وَغُلَا مُ زَیْدٍ وَ غُلَامُ ھذَا وَ غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ وَغُلَامُ الرَّجُلِ"۔

(2) نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معین کیلئے وضع کیا گیا ہو، جیسے "رَجُلٌ وَّفَرَسٌ"۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: اصل اسماء میں تنکیر ہے اور تعریف اس کی فرع ہے، اس لیے معرفہ کے لیے علامت تعریف ضروری ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: معرفہ کی اقسام میں اعرف المعارف ضمیر، پھر اسم علم مشخص، پھر اسم اشارہ، پھر اسم موصول، پھر معرف باللام، پھر وہ معرفہ جو اضافت کی وجہ سے معرفہ بنا ہو۔

قاعدہ نمبر ۳: جب علم کو تثنیہ یا جمع بنا دیا جائے تو یہ نکرہ بن جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس پر الف لام داخل کیا جاتا ہے، جیسے "اَلزَّیْدَانِ، الزَّیْدُوْنَ" وغیرہ۔

فائدہ نمبر ا: علم وہ ہوتا ہے، جو معین مشخص چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، اور اس وضع میں اس کیساتھ غیر شامل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:۔(1) اسم (2) کنیت (3) لقب۔

(1) اسم: وہ علم ہے، جو ذات پر دلالت کرنے کے لیے وضع ہو، لیکن کنیت اور لقب نہ ہو، جیسے "زید، عمرو، بکر"۔

(2) کنیت: وہ علم مرکب ہے جس کی ابتداء "أب" یا "أم" سے کی گئی ہو، جیسے "ابوالحسن" اور "اُم محمد"۔

(3) لقب: وہ علم ہے جو انسان پر تسمیہ کے بعد بولا جائے اور مدح یا ذم کیساتھ مشہور ہو، جیسے "عمر الفاروق"۔

سوالات

امثلہ ذیل میں معرفہ کی اقسام پہچانو اور ان جملوں کی ترکیب و ترجمہ بھی کرو؟

أَنَا یُوْسُفُ، ھٰذَا أَخِیْ، ھٰذَا عَبْدُكَ، حِلْمُ الرَّجُلِ عَوْنُهُ، حِرْفَةُ الْمَرْءِ كَنْزُهُ، كَلَامُ اللهِ دَوَاءُ الْقَلْبِ، لِیْنُ الْكَلَامِ قَیْدُ الْقُلُوْبِ، نَحْنُ مُسْتَغْفِرُوْنَ، طَا بَ مَنْ وَّثِقَ بِاللهِ، صَبْرُكَ یُوْرِثُ الْخَیْرَ، صَمْتُ

اَلْجَاهِلِ سَتْرُهُ، هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ، هٰذِهٖ اُخْتِيْ، هٰؤُلَاءِ عَبِيْدِيْ، اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ، اَلزَّكَاةُ يُزَكِّي الْمَالَ، اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، اَلْحَجَّ مُطَهِّرٌ، ذِكْرُاللهِ طَمَانِيَةُ الْقَلْبِ، لَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ، ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَائَهُ۔)[۸]

---

(۸) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ 1۔ ''أَنَايُوْسُفُ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اورکلام جملہ خبریہ اسمیہ۔''أَنَا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم،اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم ضمیر ضمیر مرفوع منفصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر مسندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔''یُوْسُفُ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم علامت اسم علم وتوین مقدرہ،اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ علم مسند مسندبہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبربہ محمول خبر۔مبتداء اپنے خبرسے مل کرجملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

✍ 2۔''طَابَ مَن وَّثِقَ بِاللهِ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اورکلام جملہ خبریہ فعلیہ۔'' طَابَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل ۔''مَنْ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم،اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل معرفہ معرفہ بہ اسم موصول،موصول۔'' وَثِقَ بِاللهِ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اورکلام جملہ خبریہ فعلیہ۔''وَثِقَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر:لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل مستتر معرفہ معرفہ بہ ضمیر مسندالیہ فاعل۔''ب''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف جارہ۔لفظ''اللهِ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم علامت اسم دخول جراسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ عَلَم مجرور۔جاراپنے مجرورسے مل کر متعلق ہوا''وَثِقَ''فعل کیساتھ۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کرجملہ خبریہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوااسم موصول کے لیے،موصول اپنے صلہ سے مل کرفاعل ہوا ''طَابَ''فعل کے لیے،فعل اپنے فاعل سے مل کرجملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

✍ 3۔''ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ'':لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اورکلام جملہ خبریہ اسمیہ۔''ذٰلِكُمْ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم،اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل معرفہ معرفہ باسم اشارہ،اسم اشارہ ویاکہ موصوف ویاکہ مبدل منہ ویاکہ مبین۔''اَلشَّيْطَانُ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام ،اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ معرف باللام مشارالیہ ویاکہ صفت ویاکہ بدل ویاکہ عطف بیان۔اشارہ مشارالیہ مل کرمسندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔''يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اورکلام جملہ خبریہ فعلیہ۔'' يُخَوِّفُ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر فعل مضارع معرب عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفردکلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل مستتر معرفہ معرفہ بہ ضمیر معمول مسندالیہ فاعل۔'' أَوْلِيَاءَهُ''مرکب مرکب غیر مفیدالخ۔۔۔مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کرجملہ خبریہ فعلیہ ہوکر مسند مسندبہ محکوم محکوم بہ محمول خبر۔مبتداء اپنے خبرسے مل کرجملہ خبریہ اسمیہ۔

فصل دہم۔۔۔مؤنث ومذکر کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ اسم کی(تذکیر وتانیث کے اعتبار سے)دو قسمیں ہیں:۔

(1) مذکر (2) مؤنث

(1) مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو، جیسے ''رَجُلٌ ''

(2) مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث ہو، جیسے ''اِمْرَءَةٌ ''

علامت تانیث چار ہیں:۔1۔۔۔تائے(ملفوظہ) جیسے''طَلْحَۃُ '' ۲۔۔۔الف مقصورہ، جیسے''حُبْلیٰ'' 3۔۔۔الف ممدودہ، جیسے''حَمْرَآءُ'' 4۔۔۔اور تائے مقدرہ، جیسے''اَرْضٌ'' جو کہ اصل میں''اَرْضَۃٌ''تھا،اس لیے کہ اس کی تصغیر''اُرَیْضَۃٌ ''آتی ہے، کیونکہ تصغیر اسماء کو اپنی اصل کی طرف لوٹاتی ہے اور اس مؤنث کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

مؤنث کی اقسام وانواع:

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ مؤنث کی(ذات کے اعتبار سے)دو قسمیں ہیں:۔

(1) مؤنث حقیقی (2) مؤنث لفظی

(1) مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر ہو، جیسے'' اِمْرَءَةٌ ''کہ اس کے مقابلے میں''رَجُلٌ ''حیوان مذکر ہے اور جیسے'' نَاقَۃٌ ''کہ اس کے مقابلہ میں''جَمَلٌ''حیوان مذکر ہے۔

(2) مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر نہ ہو، جیسے''ظُلْمَۃٌ، قُوَّۃٌ''

فصل۔۔۔واحد، تثنیہ اور جمع کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ اسم کی(تعدد کے اعتبار سے) تین قسمیں ہیں:۔

(1) واحد (2) مثنّٰی (3) مجموع(جمع)

(1) واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے رَجُلٌ.

(2) مثنّٰی: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے آخر میں الف یا یاء ما قبل مفتوح اور نون مکسورہ ہوتا ہے، جیسے''رَجُلَانِ، رِجُلَیْنِ-''

(3) مجموع(جمع): وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کے واحد میں لفظاً کوئی تبدیلی کی گئی ہو، جیسے "رِجَالٌ" یاتقدیراً کوئی تبدیلی کی گئی ہو، جیسے "فُلْكٌ" کہ اس کاواحد بھی "فُلْكٌ" ہے "قُفْلٌ" کے وزن پر۔اور اس کی جمع بھی "فُلْكٌ" ہے، "أُسُدٌ" کے وزن پر ہے۔

قواعدوفوائد

قاعدہ نمبر ا: مؤنث کی علامت کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:۔ (1) قیاسی (2) سماعی

(1) مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو، جیسے "إِمْرَأَةٌ" اور "طَلْحَةُ" وغیرہ۔

(2) مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے "أَرْضٌ" اور "شَمْسٌ" وغیرہ۔

قاعدہ نمبر ۲: کسی کلمہ کے آخر میں اگر الف مقصورہ ہو، اور وہ الف مقصورہ کلمہ کا جزء ہو تو وہ مؤنث نہیں کہلائے گا، جیسے "مُوْسٰى، عِيْسٰى" وغیرہ، اگر یہ کلمہ کا جزء نہ ہو، بلکہ علامت تانیث ہو تو مؤنث کہلائے گا، جیسے "حُبْلٰى" وغیرہ۔

قاعدہ نمبر۳: تمام عورتوں کے نام مؤنث ہیں، جیسے "مَرْيَمُ، زَيْنَبُ" وغیرہ۔اور وہ اسماء جو طبقہ اناث کیساتھ مختص ہوں، جیسے "أُخْت، أم" وغیرہ۔ مؤنث سماعی کہلاتے ہیں۔

فائدہ نمبر ا: وہ اعضاء انسانی جو دو دو ہوں سب مؤنث ہیں، مگر "صُدْغٌ، مِرْفَقٌ، حَاجِبٌ" مذکر ہیں، نیز جہنم کے تمام نام مؤنث سماعی ہیں، جیسے "سَقَرٌ، سَعِيْرٌ، جَحِيْمٌ" وغیرہ۔

سوالات

مندرجہ ذیل امثلہ میں ہر کلمہ میں مذکر و مؤنث کی قسمیں اور واحد و مثنیٰ وجمع کو بتاؤ اور ہر مثال کا ترجمہ وترکیب بھی کرو؟

سَلَامَةُ الْإِنْسَانِ فِيْ حَبْسِ النَّفْسِ، سَادَةُ الْأُمَّةِ الْفُقَهَاءُ، اَلدُّنْيَا مَشْحُوْنَةٌ بِالرَّزَايَا، هِيَ بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ، السَّمَاءُ مُنْفَطِرَةٌ، الشَّمْسُ تُكَوَّرُ، اَلقِيَامَةُ وَاقِعَةٌ، دَوْلَةُ الْأَرْذَالِ آفَةُ الرِّجَالِ، دَوْلَةُ الْمُلُوْكِ الْعَدْلُ، الْمَلَائِكَةُ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ، اَلشَّيْخَانِ أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ، هَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ،

الشَّاةُ نَظِيْفَةٌ، لَبَنُ الْأَتَانِ حَرَامٌ، هذِه نَاقَةُ اللهِ، هذِهِ امْرَأَةُ زَيْدٍ، أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ، خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ.(9)

فصل۔۔۔لفظ کے اعتبار سے جمع کی تقسیم

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ جمع کی لفظ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:۔

(1) جمع تکسیر (2) جمع تصحیح (جمع سالم)

(1)۔۔۔جمع تکسیر: وہ جمع ہے کہ جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے، جیسے "رِجَالٌ، مَسَاجِدُ" اور ثلاثی میں جمع تکسیر کے اوزان سماع کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، قیاس کی اس میں کوئی دخل نہیں۔البتہ رباعی وخماسی میں جمع تکسیر "فَعَالِلُ" کے وزن پر آتی ہے، جیسے "جَعْفَرٌ" کی جمع "جَعَافِرُ" اور "جَحْمَرِشٌ" کی جمع "جَحَامِرُ"۔ان میں پانچویں حرف کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(2)۔۔۔جمع تصحیح (جمع سالم): وہ جمع ہے کہ جس میں واحد کی بناء سلامت رہے۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔

(1) جمع مذکر سالم (2) جمع مؤنث سالم

---

(۹) **چند حل شدہ مثالیں:**

1۔ سَلَامَةُ الْإِنْسَانِ فِيْ حَبْسِ النَّفْسِ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔"سَلَامَةُ الإِنْسَانِ" مرکب مرکب غیر مفیدالخ۔۔"سَلَامَةُ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسندالیہ اسم متمکن معرب معرفہ مضاف الی المعرفہ واحدہ مؤنث مؤنث قیاسی لفظی مضاف۔" الإِنْسَانِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باللام واحد مذکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب ناقص مرکب اضافی ہو کر مسندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔"فِيْ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد حرف مبنی مبنی الاصل حرف جارہ۔"حَبْسِ النَّفْسِ" مرکب مرکب غیر مفیدالخ۔۔۔"حَبْسِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب معرفہ مضاف الی المعرفہ واحد مذکر مضاف۔"اَلنَّفْسِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول االف لام اسم متمکن معرب معرفہ مضاف الی المعرفہ واحدہ مؤنث مؤنث سماعی لفظی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مرکب ناقص مجرور ہوا"فِي" جار کے لیے، جار مجرور مل کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

1۔۔۔جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے کہ جس کے آخر میں ''واؤ'' ماقبل مضموم ،یا ''یاء'' ماقبل مکسور اور ''نون مفتوحہ'' ملایا گیا ہو جیسے ''مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ''.

2۔۔۔جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے کہ جس کے آخر میں ''الف'' اور ''تاء'' ملایا گیا ہو، جیسے ''مُسْلِمَاتٌ''.

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ جمع کی معنی کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں :۔

(1) جمع قلت (2) جمع کثرت

1۔۔۔جمع قلت : وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔اور اس کے چار وزن ہیں:(1) أَفْعُلٌ جیسے: أَكْلُبٌ (2) أَفْعَالٌ جیسے: أَقْوَالٌ (3) أَفْعِلَةٌ جیسے: أَعْوِنَةٌ (4) فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَةٌ۔

نیز جمع تصحیح (سالم) بغیر الف لام بھی جمع قلت کہلاتی ہے، جیسے ''مُسْلِمُوْنَ ومَسْلِمَاتٌ''.

2۔۔۔جمع کثرت : وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ پر بولی جائے ۔ اور مذکورہ بالا چھ اوزان کے علاوہ باقی سب اوزان جمع کثرت کے ہیں۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: اسمائے رباعی و خماسی کی جمع اکثر جمع منتہی الجموع کے وزن پر آتی ہے اور اس کے مشہور تین اوزان ہیں۔(1) مفاعل: جیسے ''مَسْجِدٌ'' سے ''مَسَاجِدُ'' (2) مفاعیل: جیسے ''مِفْتَاحٌ'' سے ''مَفَاتِيْحُ'' (3) فعائل: جیسے ''رِسَالَةٌ'' سے ''رَسَائِلُ''.

قاعدہ نمبر ۲: جمع منتہی الجموع وہ جمع ہے جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں، جیسے ''مَسَاجِدُ'' یا ایک حرف مشدد ہو، جیسے ''دَوَابُّ''، یا تین حرف ہوں اور درمیان والا حرف ساکن ہو، جیسے ''مَفَاتِيْحُ'' وغیرہ۔

فائدہ نمبر ۱: بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے ''إِمْرَأَةٌ'' کی جمع ''نِسَاءٌ'' اور ''ذُوْ'' کی جمع ''أُوْلُوْ'' آتی ہے۔اس کو ''جمع من غیر لفظہ'' کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۲: کبھی واحد اسم جمع کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے ''قَوْمٌ، رَهْطٌ، رَكْبٌ'' وغیرہ، انہیں اسم جمع کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۳: بعض الفاظ کی جمع خلاف القیاس آتی ہے، جیسے أُمٌّ‘‘ کی جمع ’’أُمَّهَاتٌ‘‘، ’’فَمٌ‘‘ کی جمع ’’أَفْوَاهٌ‘‘ اور إِنْسَانٌ‘‘ کی جمع ’’أُنَاسٌ‘‘ آتی ہے۔

فائدہ نمبر۴: جمع قلت اور کثرت کی تعریف میں نحویوں کا اختلاف ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تین سے دس تک جمع قلت ہے اور دس سے مالانہایہ تک جمع کثرت ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ تین سے دس تک مشترک ہے اور دس سے مالانہایہ تک جمع کثرت ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں، جیسے قرآن مجید میں ہے۔ ’’وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا‘‘(سورۃ الاعراف:160) یہاں جمع کثرت جمع قلت کی جگہ مستعمل ہے اور ’’ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ‘‘ یہاں ’’قُرُوْءٍ‘‘ جمع کثرت ہے، حالانکہ ’’ثَلَاثَةَ‘‘ جمع قلت ہے۔

فائدہ نمبر۵: جمع قلت کے چار مشہور اوزان ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

جمع قلت را چار است امثلہ　　　　أَفْعُلُ، أَفْعَالُ، فِعْلَةٌ وَّ أَفْعِلَةٌ

قاعدہ نمبر۳: جمع سالم (خواہ مذکر سالم ہو یا مؤنث ہو) الف لام کے بغیر جمع قلت میں داخل ہے، جیسے ’’مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ‘‘ وغیرہ۔

سوالات

ذیل میں لکھے ہوئے جمع کے صیغوں میں ان سوالات کا جواب دو کہ (1) کونسا صیغہ جمع تکسیر ہے اور کونسا جمع تصحیح ہے؟ (2) جمع تصحیح کی کونسی قسم ہے جمع مذکر یا مؤنث؟ (3) اور کونسا جمع قلت ہے اور کونسا جمع کثرت؟ (4) کونسا صیغہ ثلاثی کی جمع ہے اور کونسا رباعی و خماسی کی؟ (5) ان جمعوں کے واحد بھی بتاؤ؟

مُصْطَفَوْنَ، أَخْيَارٌ، مُتَّقُوْنَ، قَانِتَاتٌ، مَضَاجِعُ، شُمُوْسٌ، عَقَارِبُ، دَرَاهِمُ، بَرَاثِنُ، سَفَارِجُ، هَزَابِرُ، كُبُوْدٌ، آبَالٌ، آذَانٌ، قُدُوْرٌ، أَبْيَاتٌ، جَفْنَاتٌ، رُكَبٌ، رِقَابٌ، أَغْرِبَةٌ، قُفْزَانٌ، رُكُوْبَاتٌ، أَصَابِعُ، قَنَادِيْلُ، عَصَافِيْرُ، عَزْلَةٌ، حُبَنَاءُ، عُلَمَاءُ، رَقَبَاتٌ، غِزْلَانٌ، أَعْلَوْنَ، مُصْطَفِيْنَ، دُعًى، كُنُزٌ، صَيَاقِيْلُ، كَلَا لِيْبُ، سِدْرَاتٌ، أَقْطَارٌ، قُذُلُ، مَنَادِيْلُ، مَنَازِلُ، أَنْفُسٌ، أَرْجُلٌ، الصَّالِحَاتُ.[۱۰]

---

[۱۰] چند حل شدہ مثالیں:

ذیل کے واحد کے صیغوں کی جمع بناؤ۔

قَوْلٌ، فِعْلٌ، ضَارِبٌ، مَشْرِقٌ، مُسْلِمَةٌ، صَلَاةٌ، رَأسٌ، كَاْسٌ، مِصْبَاحٌ، مَدْخَلٌ، عَيْنٌ، ذِئْبٌ، مَغْرِبٌ، غُلَامٌ، أَبٌ، أَخٌ، اِبْنٌ، بِنْتٌ، شَفَةٌ، فَمٌ۔[۱۱]

گیا رہویں فصل۔۔۔ اقسامِ اعراب اسم متمکن

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اسم کے اعراب تین ہیں:۔

(1) رفع (2) نصب (3) جر

اعراب کی اقسام کے لحاظ سے اسم متمکن کی کل سولہ قسمیں ہیں:

1)۔۔۔ مفرد منصرف صحیح: جیسے "زَیْدٌ" 2)۔۔۔ مفرد منصرف جاری مجراء صحیح: جیسے "دَلْوٌ" 3)۔۔۔ جمع مکسر منصرف صحیح: جیسے "رِجَالٌ" ان کا رفع ضمہ کیساتھ ہوگا اور نصب فتحہ کے کیساتھ ہوگا اور جر کسرہ کے ساتھ جیسے "جَاءَنِیْ زَیْدٌ ودَلْوٌ ورِجَا لٌ و رَأَیْتُ زَیْدًا و دَلْوًا و رِجَالًا ومَرَرْتُ بِزَیْدٍ و دَلْوٍ و رِجَالٍ. 4)۔۔۔ جمع مؤنث سالم: اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوگا اور نصب و جر کسرہ کے ساتھ جیسے "هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ"۔ 5۔۔۔ غیر منصرف: وہ اسم ہے کہ جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں اور منع صرف کے اسباب نو ہیں: (1) عدل (2) وصف (3) تانیث (4) معرفہ (5) عجمہ (6) جمع (7) ترکیب (8) وزن فعل (9) الف ونون زائدتان، جیسے "عُمَرُ، أَحْمَرُ، طَلْحَةُ، زَیْنَبُ، إِبْرَاهِیْمُ، مَسَاجِدُ، مَعْدِیْ كَرَبُ،

✍ (1)۔ "مُصْطَفَوْنَ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم جمع اسم متمکن معرب نکرہ جمع مذکر سالم جمع قلت، اس کا واحد "مصطفیٰ" ہے۔ ✍ (2)۔ "أَخْیَارٌ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم جمع اسم متمکن معرب نکرہ جمع مذکر مکسر جمع قلت، اس کا واحد "خیر" ہے۔ ✍ (3)۔ "قَانِتَاتٌ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم جمع اسم متمکن معرب نکرہ جمع مؤنث سالم جمع قلت، اس کا واحد "قَانِتَةٌ" ہے۔

(۱۱) ✍ (1)۔ "قَوْلٌ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین اسم متمکن معرب نکرہ واحد مذکر، اس کی جمع "أقوالٌ" ہے۔ ✍ (2)۔ "فَمٌ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین اسم متمکن معرب نکرہ واحد مذکر، اس کی جمع من غیر لفظہ "أفواهٌ" آتی ہے۔

أَحْمَدُ، عِمْرَانُ، ان کا ضمہ رفع کیساتھ ہوگا ،اور نصب و جر فتحہ کیساتھ ہوگا ، جیسے ''جَاءَ عُمَرُ، رَاَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ''۔

ان تعریفات کوخوب یاد کرلو!

رفع۔۔۔ مبتداء، خبر اور فاعل ہونے کے وقت معمول کے آخر میں جو حرف یا حرکت آتی ہے اس کو رفع کہتے ہیں۔

نصب۔۔۔ مفعول ہونے کے وقت معمول کے آخر میں جو حرف یا حرکت ہو اس کو نصب کہتے ہیں۔

جر۔۔۔ مضاف الیہ ہونے کے وقت یا حرف جر کے دخول کے بعد معمول کے آخر میں جو حرف یا حرکت ہو اس کو جر کہتے ہیں۔

منصرف۔۔۔ وہ اسم ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تنوین کے آئیں۔اس کو اسم منصرف کہتے ہیں۔

صحیح۔۔۔ وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اس کو اسم صحیح کہتے ہیں۔

جاری مجراء صحیح۔۔۔ وہ اسم ہے جس آخر میں حرف علت ہو اور اس کا ما قبل ساکن ہو اس کو اسم جاری مجراء صحیح کہتے ہیں۔

غیر منصرف۔۔۔ وہ اسم ہے جس پر کسرہ اور تنوین نہ آئے۔اس کو اسم غیر منصرف کہتے ہیں۔

قواعد و فوائد

فائدہ نمبر ا: (الف) رفع کی تین صورتیں ہیں:۔(1) رفع ضمہ کیساتھ، جیسے ''جَاءَ زَیْدٌ'' (2) رفع الف کیساتھ، جیسے ''جَاءَ رَجُلَانِ'' (3) رفع واؤ کیساتھ، جیسے ''جَاءَ مُسْلِمُوْنَ''۔ (ب) نصب کی چار صورتیں ہیں:۔(1) نصب فتحہ کیساتھ، جیسے ''رَأَیْتُ زَیْداً'' (2) نصب کسرہ کیساتھ، جیسے ''رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ'' (3) نصب الف کیساتھ، جیسے '' رَأَیْتُ أَبَاكَ'' (4) نصب یاء کیساتھ، خواہ ''یاء'' ما قبل مفتوح ہو، جیسے ''رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ'' یا ''یاء'' ما قبل مکسور ہو، جیسے '' رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ''۔ (ج) جر کی تین صورتیں ہیں:۔(1) جر کسرہ کیساتھ، جیسے ''مَرَرْتُ بِزَیْدٍ'' (2) جر فتحہ کیساتھ، جیسے ''مَرَرْتُ بِعُمَرَ'' (3) جر یاء کیساتھ، جیسے ''مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ''۔

فائدہ نمبر۲:اعراب کی دوقسمیں ہیں:۔(1) اعراب بالحرکت، جیسے ''ضمہ،فتحہ،کسرہ''۔ (2) اعراب بالحرف، جیسے ''واؤ،الف،یاء''۔پھران میں سے ہرایک کی تین قسم ہیں:۔1۔لفظی 2۔تقدیری 3۔مشترک۔پھر لفظی اورتقدیری کی دودوقسمیں ہیں:۔1۔حقیقی 2۔حکمی۔

اس طرح اعراب کی دس قسمیں بنتی ہیں،جو یہ ہیں۔

1۔اعراب بالحرکت لفظی حقیقی	2۔اعراب بالحرکت لفظی حکمی
3۔اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی	4۔اعراب بالحرکت تقدیری حکمی
5۔اعراب بالحرف لفظی حقیقی	6۔اعراب بالحرف لفظی حکمی
7۔اعراب بالحرف تقدیری حقیقی	8۔اعراب بالحرف تقدیری حکمی
9۔اعراب بالحرکت مشترک	10۔اعراب بالحرف مشترک

اب ان کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔اعراب بالحرکت لفظی حقیقی:وہ ہوتاہے،جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر ہو،اورایک حالت دوسری حالت کے تابع نہ ہو،جیسے ''جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْداً مَرَرْتُ بِزَیْدٍ''۔

2۔اعراب بالحرکت لفظی حکمی:وہ ہوتاہے،جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر ہو،اورایک حالت دوسری حالت کے تابع ہو،جیسے ''ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ''اور''جَاءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ''

3۔اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی:وہ ہوتاہے،جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر نہ ہو،اورایک حالت دوسری حالت کے تابع نہ ہو،جیسے ''جَاءَ مُوْسٰی، رَأَیْتَ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی''.

4۔اعراب بالحرکت تقدیری حکمی:وہ ہوتاہے،جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر نہ ہو،اورایک حالت دوسری حالت کے تابع ہو،جیسے ''جَاءَ حُبْلٰی، رَأَیْتُ حُبْلٰی، مَرَرْتُ بِحُبْلٰی''۔یہاں حالت جری نصبی کی تقدیراًتابع ہے،اس لیے کہ یہ غیر منصرف ہے۔

5۔اعراب بالحرف لفظی حقیقی: وہ ہوتا ہے، جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر ہو،اور ایک حالت دوسری حالت کے تابع نہ ہو، جیسے ''جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ''.

6۔ اعراب بالحرف لفظی حکمی: وہ ہوتا ہے، جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر ہو،اور ایک حالت دوسری حالت کے تابع ہو، جیسے ''جَاءَ رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ''.

7۔ اعراب بالحرف تقدیری حقیقی: وہ ہوتا ہے، جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر نہ ہو،اور ایک حالت دوسری حالت کے تابع نہ ہو، جیسے ''جَاءَ أَبُوالْقَوْمِ، رَأَيْتُ أَبَاالْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِأَبِي الْقَوْمِ''۔ یہاں اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہے اور ایک حالت دوسرے کے تابع بھی نہیں۔

8۔ اعراب بالحرف تقدیری حکمی: وہ ہوتا ہے، جس میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر نہ ہو،اور ایک حالت دوسری حالت کے تابع ہو، جیسے ''جَاءَ مُسْلِمُوالْقَوْمِ، رَأَيْتُ مُسْلِمِي الْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِي الْقَوْمِ''.

9۔ اعراب بالحرکت مشترک: وہ ہوتا ہے، جس کا اعراب بعض حالتوں میں لفظی اور بعض حالتوں میں تقدیری ہو، جیسے ''جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ''.

10۔ اعراب بالحرف مشترک: وہ ہوتا ہے، جس کا اعراب بعض حالتوں میں لفظی اور بعض حالتوں میں تقدیری ہو، جیسے ''جَاءَ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ مُسْلِمِيَّ''.

سوالات

ذیل کی مثالوں میں ہر اسم کو اسم معرب کی سولہ قسموں میں سے بتاؤ کہ کونسی قسم ہے اور اگر غیر منصرف ہے تو نو اسباب میں سے کونسے دو سبب اس میں ہیں اور رفع و نصب و جر میں سے کونسی حالت ہے اور ترکیب کرو؟

نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ، مَكَّةُ بَلْدَةٌ مُبَارَكَةٌ، عُثْمَانُ(رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ، قُبُوْرُ الصُّلَحَاءِ رِيَاضٌ، الصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ، انْكِحُوْا مُسْلِمَاتٍ، يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْأيَاتِ، إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، إِسْمَاعِيْلُ ذَبِيْحُ اللهِ ، لَأَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ، بَشَّرْ نَاهُ بِإِسْحَاقَ، إِسْمُه أَحْمَدُ، عَائِشَةُ(رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ، سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ، سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ، أَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْانُ، خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُ، الْأَهِلَّةُ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ، هٰذَا جِرْوُ ذِئْبٍ، مَصَّ الْوَلَدُ ثَدْىَ أُمِّهِ، إِتَّبِعُوْا مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ، إِذْ

يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ، حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ، أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ، أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ[۱۲]۔

---

(۱۲) **چند حل شدہ مثالیں:**

1۔ ''نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''نَبِيُّنَا ''مرکب مرکب غیر مفیدالخ۔۔ ''نَبِيُّ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف مندالیہ اسم متمکن معرب معرفہ مضاف الی المعرفۃ واحد مذکر سولہ اقسام میں سے جاری مجری صحیح، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ اور حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''نَا'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی مندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ ''مُحَمَّدٌ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین علم اسم متمکن معرب معرفہ بہ علم واحد مذکر سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ اور حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

2۔ ''عُثْمَانُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''عثمانُ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مندالیہ علم اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ علم واحد مذکر سولہ اقسام میں سے غیر منصرف، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حکمی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب وجر میں فتحہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ

مندالیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) جملہ معترضہ لا محل لہا من الاعراب۔ ''ثالثُ الخلفاءِ'' لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ غیرِ مفیدالخ۔۔۔ ''ثَالِثُ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت مضاف اسم متمکن معرب معرفہ بہ معرفہ باضافت واحد مذکر سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ اور حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔ '' الْخُلَفَاءِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت دخول الف لام جمع اسم متمکن معرب معرفہ بہ معرفہ معرف باللام جمع مذکر مکسر جمع کثرت سولہ اقسام میں سے جمع مکسر منصرف، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ اور حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب غیر مفید مرکب ناقص مرکبِ اضافی ہو کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

فصل۔۔۔اسمائے ستہ مکبرہ اور مثنی کا بیان

6)۔۔۔اسماء ستہ مکبّرہ: جس وقت کہ یاء متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف مضاف ہوں، جیسے ''اَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هنٌ،فَمٌ، ذُوْمَالٍ''

ان کااعراب حالت رفع میں واؤ کے ساتھ ،حالت نصب میں الف کے ساتھ اور حالت جر میں یاء کے ساتھ ہوگا، جیسے ''جَاءَ اَبُوْك، رَاَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ'' 7)۔۔۔مثنی: جیسے ''رَجُلَانِ'' 8)۔۔۔۔''كِلَا وَ كِلْتَا:''جس وقت ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ 9)۔۔۔''إِثْنَانِ وَإِثْنَتَانِ''، ان کا رفع الف کیساتھ ہوگااور نصب وجر یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوگا، جیسے ''جَاءَ رَجُلَانِ، جَاءَ كِلَيهِمَا،،جَاءَ إِثْنَانِ، رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ، رَاَيْتُ كِلَيْهِمَا، رَاَيْتُ اثْنَيْنِ، مَرَرْتُ بِرجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ-

قواعدوفوائد

قاعدہ نمبرا:اسمائے ستہ مکبرہ کے اعراب کے لیے سات شرائط ہیں:۔1۔مکبرہ ہو،مصغرہ نہ ہوں،ورنہ جاری مجری صحیح والااعراب ہوگا، جیسے ''جَاءَ أُبَيٌّ، رَأَيْتُ أُبَيًّا مَرَرْتُ بِأُبَيٍّ''۔2۔مفرد ہوں، تثنیہ جمع نہ ہوں،ورنہ تثنیہ،جمع والااعراب ہوگا، جیسے ''جَاءَ أَخْوَانِ، رَأَيْتُ أَخْوَيْنِ مَرَرْتُ بِأَخْوَيْنِ'' 3۔مضاف ہوں،اگر مضاف نہ ہوں تو مفرد منصرف صحیح والااعراب ہوگا، جیسے ''جَاءَ أَخٌ، رَأَيْتُ أَخاً، مَرَرْتُ بِأَخٍ''- (پھر مضاف کی دوصورتیں ہیں،یااسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں،یااسم ضمیر کی طرف،اگراسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتوپھراس کی دوصورتیں ہیں:یا اسم ظاہر معرف باللام ہوگایاغیر معرف باللام ہوگا،اگراسم ضمیر کی طرف مضاف ہوں توپھراس کی دوصورتیں ہوں گی،یا''ی''،متکلم کی طرف مضاف ہوں گے،یاغیر''ی''،متکلم کی طرف مضاف ہوں گے۔) 4۔اگراسم ظاہر معرف باللام کی طرف مضاف ہوں تواس کااعراب بالحرف تقدیری حقیقی ہوگا،یعنی ''أَبُوالْقَوْمِ'' والااعراب ہوگا۔ 5۔اگرظاہر غیر معرف باللام کی طرف مضاف ہوں توپھر اس کااعراب بھی اعراب بالحرف لفظی حقیقی ہوگا، جیسے ''جَاءَ أَبُوْزَيْدٍ، رَأَيْتُ أَبَازَيْدٍ، مَرَرْتُ بِأَبِيْ زَيْدٍ''۔6۔اسم ضمیر''ی''،متکلم کی طرف مضاف ہوں توپھراس کااعراب غیرمذکرسالم مضاف بیائے متکلم (غلامی)والاہوگا، جیسے ''جَاءَ أَبِيْ، رَأَيْتُ أَبِيْ، مَرَرْتُ بِأَبِيْ ''-
7۔یاغیر''ی''،متکلم کی طرف مضاف ہوں توپھراس اعراب بالحرف لفظی حقیقی ہوگا، جیسے ''جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ''-

قاعدہ نمبر ۲: اسمائے ستہ مکبرہ میں لفظ ''ذُوْ'' ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔

قاعدہ نمبر ۳: ''ذُوْ'' ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا، بلکہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱: تثنیہ کی تین قسمیں ہیں:۔(1) تثنیہ حقیقی: وہ ہے، جس کا معنی اور صورت دونوں تثنیہ والی ہوں اور اس لفظ سے واحد بھی ہو، جیسے ''رَجُلَانِ'' اس کا واحد ''رَجُلٌ'' ہے۔(2) تثنیہ صوری: وہ ہے، جس کا معنی اور صورت دونوں تثنیہ والی ہوں، لیکن اس لفظ سے اس کا واحد نہ ہو، جیسے ''إِثْنَانِ، إِثْنَتَانِ''۔ (3) تثنیہ معنوی: وہ ہے، جس کا صرف معنی تثنیہ والا ہو، جیسے ''کِلَا، کِلْتَا''۔

قاعدہ نمبر ۴: ''کِلَا وَکِلْتَا'' کی اضافت کے لیے تین شرائط ہیں:۔(1) اضافۃ الی المعرفۃ ہو، جیسے ''کلا رجلین'' کہنا درست نہیں۔ (2) تثنیہ حقیقی کی طرف مضاف ہو، جیسے ''کِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ''۔ (3) کلمہ ایک ہو، لہذا ''کِلَا زَيْدٍ وَّعَمْرٍو'' کہنا غلط ہے۔

سوالات

امثلہ مذکورہ میں ہر اسم کو سولہ قسموں میں سے بتاؤ کہ کونسی قسم ہے اور تینوں حالتوں میں سے کس حالت میں ہے اور ترکیب بھی کرو؟

أَبُوْنَا آدَمُ، أَبُوْكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، قَالَ أَبُوْهُمْ، أَخُوْنَا عُمَرُ، إِجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ، ضَرَبْتُ أَخَاكَ، اضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الرَّجُلَيْنِ، جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ، أَنَا أَخُوْكَ، جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ أَخِيْهِ، دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ، أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ، أَخُوْكَ مَنْ وَّاسَاكَ، هٰذَانِ سَاحِرَانِ، أُطْرُدْ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ، فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ، هُمَا مُدْهَامَّتَانِ، هُوَ ذُوْ عِلْمٍ، زَيْدٌ ذُوْ عَقْلٍ، رَأَيْتُ رَجُلاً ذَا فَهْمٍ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ذِىْ لُبٍّ، هٰذَا طَعَامٌ ذُوْ مِلْحٍ، فُوْهُ أَجْمَلُ مِنْ فِيْ زَيْدٍ، حَمُوْكِ عَالِمٌ، رَأَيْتُ حَمَاهَا فِي الدَّارِ، أُسْتُرْ هَنَاكَ، حَضَرَنِيْ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، اِشْتَرَيْتُ اللَّحْمَ بِدِرْهَمَيْنِ، بِعْتُ ثَوْبِيْ بِدِيْنَارَيْنِ، لَيُوْسُفُ وَأَخُوْهُ أَحَبُّ إِلٰى أَبِيْنَا، طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي اثْنَيْنِ[۱۳]۔

---

(۱۳) **چند حل شدہ مثالیں:**

فصل۔۔۔جمع مذکر سالم، الف مقصورہ اور غیر جمع

مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کا بیان

1۔ ''أَبُوْنَا آدَمُ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''أَبُوْنَا'' مرکب مرکب غیر مفید الخ۔۔ ''أَبُوْ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر سولہ اقسام میں سے اسمائے ستہ مکبرہ غیر مضاف الی ''ی'' متکلم، اس کا اعراب بالحرف لفظی حقیقی، حالت رفع میں واؤ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں الف لفظی کیساتھ اور حالت جر میں یاء لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں واؤ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''نَا'' ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب ناقص مرکب اضافی ہو کر مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ ''آدمُ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم علم اسم متمکن معرب معرفہ بہ علم واحد مذکر سولہ اقسام میں سے غیر منصرف، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حکمی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب و جر میں فتحہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

2۔ '' فُوْهُ أَجْمَلُ مِنْ فِيْ زَيْدٍ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''فوه'' مرکب مرکب غیر مفید الخ۔۔ ''فُوْ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر سولہ اقسام میں سے اسمائے ستہ مکبرہ غیر مضاف الی ''ی'' متکلم، اس کا اعراب بالحرف لفظی حقیقی، حالت رفع میں واؤ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں الف لفظی کیساتھ اور حالت جر میں یاء لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں واؤ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''ہٗ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب ناقص مرکب اضافی ہو کر مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ ''أَجملُ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین مقدرہ اسم متمکن معرب نکرہ واحد مذکر سولہ اقسام میں سے غیر منصرف، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حکمی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب و جر میں فتحہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ۔ ''مِنْ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف جارہ۔ ''فِيْ زَيْدٍ'' مرکب مرکب غیر مفید الخ۔۔ ''فِيْ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر سولہ اقسام میں سے اسمائے ستہ مکبرہ غیر مضاف الی ''ی'' متکلم، اس کا اعراب بالحرف لفظی حقیقی، حالت رفع میں واؤ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں الف لفظی کیساتھ اور حالت جر میں یاء لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں یاء لفظی کیساتھ مضاف۔ ''زَيْدٍ'' لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ سولہ اقسام میں سے اسم مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی الخ۔ مجرور ہوا ''مِن'' جارہ کے لیے۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''أَجْمَلُ'' شبہ فعل کیساتھ۔ ''أَجْمَلُ'' شبہ فعل اپنے متعلق سے مل کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔

10)۔۔۔جمع مذکر سالم : جیسے "مُسْلِمُوْنَ" 11)۔۔۔أُوْلُوْ: 12)۔۔۔"عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ" ان کا اعراب حالت رفع میں واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا، جیسے "جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَأُولُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً وَرَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَأُولِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلاً وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَأُولِيْ مَالٍ وعِشْرِيْنَ رَجُلاً"- 13)۔۔۔ اسم مقصور: وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے "مُوْسٰى" 14)۔۔۔غیر جمع مذکر سالم: بیائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے "غُلَامِيْ"، ان کا اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتحہ تقدیری اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا اور لفظ میں ہمیشہ ایک جیسے ہونگے، جیسے "جَاءَ مُوْسٰى وَغُلاَمِيْ وَرَأَيْتُ مُوْسٰى وغُلاَمِيْ وَمَرَرْتُ بِمُوْسٰى وَغُلاَمِيْ.

قواعد و فوائد

فائدہ نمبر ا: جمع کی تین قسمیں ہیں:۔(1) جمع حقیقی: وہ ہے، جس کا معنی اور صورت دونوں جمع والی ہوں اور اس لفظ سے واحد بھی ہو، جیسے "مُسْلِمُوْنَ" اس کا واحد "مُسْلِمٌ" ہے۔(2) جمع صوری: وہ ہے، جس کا معنی اور صورت دونوں جمع والی ہوں، لیکن اس لفظ سے اس کا واحد نہ ہو، جیسے "عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ"۔(3) جمع معنوی: وہ ہے، جس کا صرف معنی جمع والا ہو، جیسے "أُوْلُوْ"۔

قاعدہ نمبر ا: جب حروف مشبہ بالفعل کیساتھ "مَا" ملحق ہوتی ہے، تو انہیں عمل سے روک دیتی ہے، اسی وجہ اسے "مَا" کافہ کہا جاتا ہے، جیسے" إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (سورۃ الرعد:19) اور "كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ" (سورۃ الانعام:125) وغیرہ۔

قاعدہ نمبر ۲: جب اسم مقصور یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا آخر ساکن اور یاء مفتوح ہوگی، جیسے " هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا "(طٰہٰ:18)۔

سوالات

ذیل کے جملوں میں ہر اسم کو معرب کی سولہ قسموں میں سے بتاؤ کہ کونسی قسم ہے؟ اور کس حالت میں ہے؟ اور ترکیب وترجمہ بھی کرلو؟

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابَ، اللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذَا أَخِيْ ، قَالَ مُوْسٰى لِأَخِيْهِ، إِسْمُهُ يَحْيٰ، هٰذَاكِتَابِيْ ، هُوَ عَبْدِيْ، هٰؤُلَاءِ إِخْوَتِيْ، اُذْكُرُوْ ا نِعْمَتِيْ، رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ،

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤمِنُونَ ، نَحْنُ مُسْتَهزِءُوْنَ، لاَ تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ، هُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ، هُمْ أُولُوْ عَقْلٍ، مَرَرْتُ بِسَبْعِيْنَ رَجُلاً، اللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ، بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِه، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ، لاَ تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ، مَالَ قَلْبِيْ، رَبِّيَ اللهُ، نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ، هٰذَاصِرَاطِيْ، وَاعَدْنَامُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً، اُدْخُلِيْ فِيْ جَنَّتِيْ، لاَ تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ (١٤).

---

(١٤) چند حل شدہ مثالیں:

(1) ''إِنَّمَا يَتَذَكَّرُاُولُوالْأَلْبَابِ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔''إِنَّ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف از حرف مشبہ بالفعل مبنی مبنی الاصل ملغی از عمل۔''مَا''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل ماکافہ۔''يَتَذَكَّرُ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت تصریف فعل مضارع معرب عامل مسند فعل۔''اُولُوالْأَلْبَابِ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفیدالخ۔۔۔''أولُوْ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ اضافت جمع مذکر سولہ اقسام میں سے جمع مذکر سالم،اس کااعراب اعراب بالحرف لفظی حکمی،حالت رفع میں واؤما قبل مضموم کیساتھ ،حالت نصب وجر میں یاءما قبل مکسور کیساتھ ،موجودہ اعراب حالت رفع میں واؤما قبل مضموم کیساتھ مضاف۔''الأَلْبَابِ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام جمع اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ الف لام جمع قلّت سولہ اقسام میں سے جمع مکسر منصرف،اس کااعراب بالحرکت لفظی حقیقی،حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ ،حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ ،حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ ،موجودہ حالت میں جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص الخ۔۔۔معمول مسندالیہ فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

2۔ ''إِسْتَغْفِرْلِلْمُؤْمِنِيْنَ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ امریہ۔''إِسْتَغْفِرْ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل الخ۔۔۔ عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل مفردالخ۔۔۔ معمول مسندالیہ فاعل۔''لِ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف الخ۔۔۔حرف جارہ۔''اَلْمُؤْمِنِيْنَ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام جمع اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ الف لام جمع کثرت سولہ اقسام میں سے جمع مذکر سالم،اس کااعراب اعراب بالحرف لفظی حکمی،حالت رفع میں واؤما قبل مضموم کیساتھ ،حالت نصب وجر میں یاءنا قبل مکسور کیساتھ ،موجودہ اعراب حالت جر میں یاءما قبل مکسور کیساتھ مجرور۔جاراپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا''إِسْتَغْفِرْ'' فعل کیساتھ۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ امریہ۔

3۔'' هٰذَا أَخِيْ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔''هٰذَا''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔مسندالیہ محکوم علیہ مخبرعنہ موضوع مبتدا۔''أَخِيْ''لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مرکب الخ۔۔۔''أَخ''لفظ لفظ موضوع الخ۔سولہ اقسام میں سے غیر جمع مذکر سالم مضاف الی یاء متکلم،اس کااعراب اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی،حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ ،حالت نصب میں فتحہ تقدیری کیساتھ ،حالت جر میں کسرہ تقدیری کیساتھ ،موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ

فصل۔۔۔۔اسم منقوص اور جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

15)۔۔۔اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ما قبل مکسور ہو جیسے "قَاضِیْ"اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا، جیسے "جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ" 16)۔۔۔جمع مذکر سالم: جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے "مُسْلِمِیَّ" اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی اور جری میں یاء ما قبل مکسور کے ساتھ ہوگا، جیسے "هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ"جو کہ اصل میں "مُسْلِمُوْنَ" تھا۔نون اضافت کی وجہ سے گر گیا(تو مُسْلِمُوْیَ ہوگیا)واؤ اور یاء جمع ہو گئے ،پہلا ساکن تھا ،تو واؤ کو یاء سے بدل دیا (تو مُسْلِمُیْیَ ہوگیا) پھر یاء کو یاء میں ادغام کردیا۔"مُسْلِمُیَّ "ہوگیا ،پھر میم کے ضمہ کو یاء کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا تو "مُسْلِمِیَّ"ہوگیا ،جیسے "جَاءَ مُسْلِمِیَّ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ"۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: اسم منقوص جب اضافت اور لام سے خالی ہو تو حالت رفعی اور جری میں "یاء" کو حذف کیا جاتا ہے اور اس کے عوض آخر میں تنوین لائی جاتی ہے اور حالت نصبی میں "یاء" باقی رہتی ہے، حالت رفعی کی مثال، جیسے " إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ "(الرعد:7) حالت جری کی مثال، جیسے" وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ" (غافر:33)حالت نصبی کی مثال، جیسے "وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا"(الفرقان:31)۔
قاعدہ نمبر ۲: جب اسم منقوص یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کی "یاء" کو "یاء" میں مدغم کیا جاتا ہے اور "یاء" متکلم مبنی بر فتحہ ہوتی ہے، جیسے "یاقاضیَّ"۔

مضاف۔"ی" لفظ لفظ موضوع الخ۔۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص الخ۔۔۔ مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ۔

فائدہ نمبر ۱: موصول کی طرف راجع ہونے والی ضمیر کو حذف کرنا جائز ہے، بشرطیکہ التباس لازم نہ آتا ہو، جیسے "ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْداً"(سورۃ المدثر: 11) أَيْ خَلَقْتُهُ "اور "فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ"۔ أَيْ قَاضِيْهِ وغیرہ۔

سوالات

ذیل کی مثالوں میں ہر اسم کو بتاؤ کہ سولہ اقسام میں سے کونسی قسم ہے اور حالت رفعی، نصبی، جری میں سے کس حالت میں ہے؟

إِقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ، الدَّاعِيْ اَللّٰهُ، لَقِيْتُ مُكْرِمِيَّ، أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا، تَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ، أَرَاهُ الْأٰيَةَ الْكُبْرٰى، بِعِ الدُّنْيَا بِالْأٰخِرَةِ، هُوَ رَاضٍ عَنْكَ، جَاءَهُ الْأَعْمٰى، قَالَ الْمَسِيْحُ اعْبُدُوْااللّٰهَ، اَلْمَعَاصِيْ مُهْلِكَةٌ، مَأْوَى الْكَافِرِيْنَ جَهَنَّمُ، عُقْبَى الْكَافِرِيْنَ النَّارُ، قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ، يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ، اُذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيْمَ، ضَاقَ صَدْرِيْ، المَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ، اَلمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، يَجْعَلُوْ نَ أَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ، عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ، لاَ تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ، عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ، اَللّٰهُ لاَ يَهْدِى الظَّالِمِيْنَ، عِنْدِيْ سِتُّوْنَ رَجُلاً، قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ [۱۵]۔

---

[۱۵] **چند حل شدہ مثالیں:**

1۔ "إِقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ امریہ۔ "إِقْضِ" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ فعل الخ۔۔۔ عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد الخ۔۔۔ معمول مسند الیہ فاعل۔ "ما" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد الخ۔۔۔ اسم موصول۔ "أَنْتَ قَاضٍ" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکب مفید الخ۔۔ جملہ خبریہ اسمیہ۔ "أَنْتَ" لفظ لفظ موضوع الخ۔۔ مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ "قَاضٍ" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ اسم الخ۔۔۔ سولہ اقسام میں اسم منقوص، اس کا اعراب بالحرکت مشترک، حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ، مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا "ما" اسم موصول کے لئے۔ صلہ اپنے موصول سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ انشائیہ امریہ ہوا۔

2۔ "لَقِيْتُ مُكْرِمِيَّ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ "لَقِيْتُ" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد کلمہ فعل الخ۔۔۔ عامل مسند فعل۔ اس میں "تُ" ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مفرد الخ۔۔۔ معمول مسند الیہ فاعل۔ "مُكْرِمِيَّ" لفظ لفظ موضوع مستعمل با معنی مرکب مرکب غیرِ مفید الخ۔۔۔ "مُكْرِمِي" لفظ لفظ موضوع

اقسامِ اعرابِ اسمائے متمکن

تعداد اسمائے متمکن	اقسامِ اسمائے متمکن	اقسامِ اعراب	اعراب اسمائے متمکن	مثال
1	اسم مفرد منصرف	اعراب	حالت رفع میں ضمہ	جَاءَنِیْ زَیْدٌ، ھٰذَادَلْوٌ، ھُمْ
2	صحیح، جیسے ''زَیْدٌ''	بالحرکت	لفظی کیساتھ، حالت	رِجَالٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا
3	اسم مفرد قائم مقام	لفظی حقیقی	نصب فتحہ لفظی کیساتھ	وَ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت جمع اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت جمع مذکر سالم جمع قلت سولہ اقسام میں جمع مذکر سالم مضاف الی یاء متکلم،اس کا اعراب اعراب بالحرف مشترک،یعنی حالت رفع میں واؤ تقدیری کیساتھ اور حالت نصب وجر میں یاء ماقبل مکسور کیساتھ،موجودہ اعراب حالت نصب میں یاء ماقبل مکسور کیساتھ مضاف۔''ی''ضمیر لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

✍ 3۔''تَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ کَیْدَہٗ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفیدالخ۔۔۔جملہ خبریہ فعلیہ۔''تولّٰی''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔عامل مسند فعل۔''فرعون''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔سولہ اقسام میں غیر منصرف،اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حکمی،یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ،حالت نصب وجر میں فتحہ لفظی کیساتھ۔موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ معمول مسندالیہ فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔''فا''عاطفہ۔''جَمَعَ کَیْدَہٗ''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر معطوف۔معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

✍ 4۔''جَاءَہُ الْأَعْمٰی'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفیدالخ۔۔۔جملہ خبریہ فعلیہ۔''جَاءَ''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔عامل مسند فعل۔''ہ''،ضمیر لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔مفعول بہ مقدم۔''الْأَعْمٰی''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔سولہ اقسام میں اسم مقصور،اس کا اعراب اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی،یعنی حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ،حالت نصب میں فتحہ تقدیری کیساتھ اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کیساتھ۔موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ معمول مسندالیہ فاعل مؤخر۔فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

✍ 5۔''قَالَ الْمَسِیْحُ اعْبُدُوا اللّٰہَ'': لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفیدالخ۔۔۔جملہ خبریہ فعلیہ۔''قَالَ''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔ عامل مسند فعل۔''الْمَسِیْحُ''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔معمول مسندالیہ فاعل۔''اعْبُدُوا اللّٰہَ''لفظ لفظ موضوع الخ۔۔۔جملہ انشائیہ امریہ ہو کر مقولہ۔فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوا۔

	صحیح، جیسے "دَلْوٌ" جمع مکسر منصرف، جیسے "رِجَالٌ"		،حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ۔	،جِئْتُ بِدَلْوٍ، قُلْتُ لِرِجَالٍ.
4	جمع مؤنث سالم ، جیسے "مُسْلِمَاتٌ"	اعراب بالحرکت لفظی حکمی	حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب و جر میں کسرہ لفظی کیساتھ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ ،رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
5	غیر منصرف، جیسے "عُمَرُ"	اعراب بالحرکت لفظی حکمی	حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ ، حالت نصب و جر میں فتحہ لفظی کیساتھ	جَاءَنِيْ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ
6 7	اسم مقصور ،جیسے "مُوْسٰی" (جس کے آخر میں الف مقصور ہو) غیر جمع مذکر سالم مضاف ہو یا متکلم کی طرف، جیسے "غُلَامِیْ"	اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی	ان دونوں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا (یعنی حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کیساتھ حالت نصب میں فتحہ تقدیری کیساتھ، حالت جر میں کسرہ تقدیری کیساتھ)	جَاءَمُوْسَى وَغُلَامِيْ، رَأَيْتُ مُوْسَى وَغُلَامِيْ، مَرَرْتُ بِمُوْسَى وَغُلَامِيْ
8	غیر منصرف کے آخر میں الف مقصور آجائے جیسے "حُبْلٰی"	اعراب بالحرکت تقدیری حکمی	حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کیساتھ ، حالت نصب و جر میں فتحہ تقدیری کیساتھ	جَاءَتْنِيْ حُبْلٰى، رَأَيْتُ حُبْلٰى، مَرَرْتُ بِحُبْلٰى

9	اسمائے ستہ مکبرہ جب ''ی'' متکلم کے علاوہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں دوسرا اسم خواہ اسم ظاہر غیر معرف بلام ہو، جیسے ''أَبُوْ زَيْدٍ'' یا غیر یائے متکلم ہو، جیسے '' أَبُوْكَ ''	اعراب بالحرف لفظی حقیقی	حالت رفع میں واو لفظی کیساتھ ، حالت نصب میں الف لفظی کیساتھ ، حالت جر میں یاء لفظی کیساتھ	جَاءَ أَبُوْكَ ،جَاءَ أَبُوْ زَيْدٍ، رَأَيْتُ أَبَاكَ ،رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ، مَرَرْتُ بِأَبِي زَيْدٍ
10	تثنیہ حقیقی جیسے ''رَجُلَانِ''تثنیہ صوری ،جیسے ''اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ''تثنیہ معنوی جب ضمیر کیطرف مضاف ہو، جیسے ''كِلَا، كِلْتَا''	اعراب بالحرف لفظی حکمی	حالت رفع میں الف لفظی کیساتھ ، حالت نصب و جر میں یا لفظی ما قبل مفتوح کیساتھ	جَاءَ رَجُلَانِ، إِثْنَانِ، كِلَاهُمَا، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، اثْنَيْنِ كِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، بِاثْنَيَنِ بِكِلَيْهِمَا
11	جمع حقیقی جس کو جمع مذکر سالم کہتے ہیں، جیسے ''مُسْلِمُوْنَ ''جمع صوری ،جیسے '' عِشْرُوْنَ'' تا ''تِسْعُوْنَ'' جمع معنوی، جیسے ''أُوْلُوْ''	اعراب بالحرف لفظی حکمی	حالت رفع میں واؤ لفظی کیساتھ ،حالت نصب و جر میں یاء ما قبل مکسور کیساتھ	جَاءَمُسْلِمُوْنَ،عِشْرُوْنَ، أُوْلُوْمَالٍ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، عِشْرِيْنَ، أُوْلِيْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ،بِعِشْرِيْنَ،بِأُوْلِيْ مَالٍ
12	اسمائے ستہ مکبرہ جب معرف بالام کی طرف مضاف ہوں ،جیسے ''أَبُو الْقَوْمِ''	اعراب بالحرف تقدیری حقیقی	حالت رفع میں واؤ تقدیری کیساتھ،حالت نصب میں الف تقدیری	جَاءَنِيْ أَبُو الْقَوْمِ، رَأَيْتُ أَبَا الْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِأَبِي الْقَوْمِ

			کیساتھ، حالت جر میں یاء تقدیری کیساتھ	
13 14	تثنیہ اور جمع مذکر سالم جب معرف باللام کی طرف مضاف ہوں، جیسے "مُسْلِمَا الْقَوْمِ، مُسْلِمُوْا الْقَوْمِ"	اعراب بالحرف تقدیری حکمی	حالت رفع میں الف یا واؤ تقدیری کیساتھ ،حالت نصب و جر میں (تثنیہ) یاء ما قبل مفتوح (جمع) یاء ما قبل مکسور کیساتھ	جَاءَ مُسْلِمَا الْقَوْمِ، مُسْلِمُوْا الْقَوْمِ ،رَأَيْتُ مُسْلِمِي الْقَوْمِ، مُسْلِمِي الْقَوْمِ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِي الْقَوْمِ،بِمُسْلِمِي الْقَوْمِ
15	اسم منقوص (جس کے آخر میں یائے ما قبل مکسور ہو) جیسے "قَاضِيْ"	اعراب بالحرکت حقیقی مشترک	حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ تقدیری کیساتھ	جَاءَالْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالقَاضِيْ
16	جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یاء متکلم، جیسے "مُسْلِمِيَّ"	اعراب بالحرف حکمی مشترک	حالت رفع میں واؤ تقدیری کیساتھ، حالت نصب و جر میں یاء لفظی کیساتھ	جَاءَ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

بارہویں فصل۔۔۔اقسام اعراب فعل مضارع

فعل مضارع کے اعراب کی تین قسمیں ہیں:۔

(1)رفع (2) نصب (3) جزم

اعراب کی اقسام کے لحاظ سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں:

1) ـــ صحیح: وہ ہے جو اس ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو جو تثنیہ و جمع مذکر اور واحد حاضر کیلئے ہے، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوگا اور نصب فتحہ کے ساتھ ہوگا اور جزم سکون کے ساتھ، جیسے "هُوَ يَضْرِبُ وَلَنْ يَّضْرِبَ وَلَمْ يَضْرِبْ"۔

2) ـــ مفرد معتل واوی: جیسے "يَغْزُوْ" اور یائی جیسے "يَرْمِيْ" ان کا رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ ہوگا اور نصب فتحہ لفظی کیساتھ ہوگا اور جزم لام کے حذف کے ساتھ ہوگا جیسے " هُوَ يَغْزُوْ وَ يَرْمِيْ ولَنْ يَّغْزُوَ ولَنْ يَّرْمِيَ ولَمْ يَغْزُ ولَمْ يَرْمِ "۔

3) مفرد معتل الفی: جیسے "يَرْضٰى" اس کا رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ اور نصب تقدیری فتحہ کے ساتھ اور جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوگا جیسے " هُوَ يَرْضٰى، لَنْ يَّرْضٰى، لَمْ يَرْضَ "۔

4) صحیح یا معتل: مذکورہ ضمائر اور نون کے ساتھ، ان کا رفع نون کے اثبات کے ساتھ ہوگا، جیسا کہ تثنیہ میں تو کہے گا: هُمَا يَضْرِبَانِ ويَغْزُوَانِ ويَرْمِيَانِ ويَرْضَيَانِ" اور جمع مذکر میں تو کہے گا: "هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَهُمْ يَغْزُوْنَ وَهُمْ يَرْمُوْنَ وَهُمْ يَرْضُوْنَ" اور واحد مؤنث حاضر میں تو کہے گا: "أَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وتَغْزِيْنَ وتَرْمِيْنَ وتَرْضَيْنَ" اور نصب اور جزم حذف نون کے ساتھ ہوگا: جیسے کہ تثنیہ میں تو کہے گا: " لَنْ يَّضْرِبَا ولَنْ يَّغْزُوَا ولَنْ يَّرْمِيَا ولَنْ يَّرْضَيَا ولَمْ يَضْرِبَا وَلَمْ يَغْزُوَا ولَمْ يَرْمِيَا ولَمْ يَرْضَيَا" اور جمع مذکر میں تو کہے گا:" لَنْ يَّضْرِبُوْا ولَنْ يَّغْزُوْا ولَنْ يَّرْمُوْا لَنْ يَّرْضَوْا ولَمْ يَضْرِبُوْا لَمْ يَغْزُوْا ولَمْ يَرْمُوْا و لَمْ يَرْضَوْا " اور واحد مؤنث حاضر میں تو کہے گا: "لَنْ تَضْرِبِيْ ولَنْ تَغْزِيْ ولَنْ تَرْمِيْ ولَنْ تَرْضَيْ ولَمْ تَضْرِبِيْ ولَمْ تَغْزِيْ ولَمْ تَرْمِيْ ولَمْ تَرْضَيْ"۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: فعل مضارع میں رفع کی دو صورتیں ہیں:۔1۔ رفع ضمہ کیساتھ، جیسے "يَضْرِبُ" 2۔ رفع باثبات نون اعرابی، جیسے "يَضْرِبَانِ"۔ اور نصب کی بھی دو صورتیں ہیں:۔1۔ نصب فتحہ کیساتھ، جیسے "لَن يَّضْرِبَ" 2۔ نصب باسقاط نون اعرابی، جیسے "لَن يَّضْرِبَا، لَن يَّضْرِبُوْا"۔ اور جزم کی تین صورتیں ہیں:۔1۔ جزم سکون

کیساتھ، جیسے "لَمْ یَضْرِبْ" 2۔ جزم بحذفِ حرف علت، جیسے "لَمْ یَدْعُ" 3۔ جزم باسقاط نون اعرابی، جیسے "لَمْ یَضْرِبَا،لَمْ یَضْرِبُوْا"۔

قاعدہ نمبر۲: معتل الفی سے ناقص اور لفیف مطلقاً جو "فَعِلَ یَفْعَلُ" کے وزن ہوں مراد ہیں۔

فائدہ نمبرا: فعل مضارع کے اعراب کاوجہ حصریہ ہے: فعل مضارع کے صیغوں میں ضمیر بارز ہوگی، یا مستتر۔اگر ضمیر بارز ہو تو حالت رفع میں باثبات نون اعرابی۔اور حالت نصب و جزم میں باسقاط نون اعرابی۔ اگر ضمیر مستتر ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، صیغہ صحیح کا ہوگا یا معتل کا۔اگر صیغہ صحیح کا ہو حالت رفع میں ضمہ کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ کیساتھ اور حالت جزم میں حذف حرکت کیساتھ۔اور اگر صیغہ معتل ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ معتل واوی، یایائی ہوگا، یا معتل الفی کا۔اگر معتل واوی یایائی کا ہو تو حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ اور حالت جزم میں بحذف حرف علت۔اور اگر صیغہ معتل الفی کا ہو تو حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ تقدیری کیساتھ اور حالت جزم میں بحذف حرف علت۔

فائدہ نمبر۲: فعل مضارع کے اعراب دو صیغوں (جمع مؤنث غائبات، جمع مؤنث مخاطبات) کے علاوہ سب پر جاری ہوتا ہے، کیونکہ یہ دونوں صیغے مبنی ہیں، نیز فعل مضارع کے آخر میں لحوق ثقیلہ اور خفیفہ کی وجہ سے بھی اعراب جاری نہیں ہوتا۔

قاعدہ نمبر۳: "کَیْفَ" کی دو قسمیں ہیں: (1) استفہامیہ (2) شرطیہ۔

(1) استفہامیہ: یہ حسب موقع محل رفع یا محل نصب میں مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور کسی چیز کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے "کَیْفَ حَالُكَ"؟ اور ترکیبی اعتبار سے اس کی پانچ صورتیں ہیں:۔1۔حال: یہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب اس کے بعد ایسا فعل تام ہو جو کسی حالت پر دلالت کر رہا ہو، جیسے "کَیْفَ جَاءَ خَالِدٌ"؟۔ 2۔ مبتداء کے لیے خبر: یہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب اس کے بعد اسم ہو، جیسے "کَیْفَ حَالُكَ"؟ 3۔ فعل ناقص کے لیے خبر: اس وقت واقع ہوتا ہے جب اس کے بعد یہی فعل ناقص ہو، جیسے "کَیْفَ کُنْتَ"؟ 4۔ مفعول بہ: یہ اس وقت واقع ہوتا ہے کہ جب اس کے بعد فعل متعدی

ہو، جیسے ”كَيْفَ ظَنَنْتَ الْامْتِحَانَ، كَيْفَ تَظُنُّ الْاَمْرَ“؟۔5۔مفعول مطلق: جیسے ” أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ“،أيْ أيَّ فِعْلٍ فَعَلَ؟۔

(2) شرطیہ: یہ اسم شرط غیر جازم ہوتا ہے،اکثر محل نصب میں واقع ہوتا ہے،بشرطیکہ ”مَا“ زائدہ مقترن نہ ہو۔شرط اور جزاء لفظًا اور معنًا متفق ہو، جیسے ”كَيْفَ تَعْمَلْ أَعْمَلْ“۔اوراسی طرح یہ فعل ناقص کے لیے خبر واقع ہوتا ہے، جب اس کے لیے خبر نہ ہو، جیسے ”فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ“.

سوالات

ذیل کی مثالوں میں مضارع کی قسمیں مع اعراب بیان کرو اور ترکیب کرو؟

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ، لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى، يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ، أُولٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ، هُمْ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ، لَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ، أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ، هُمْ لَا يُؤْمِنُونَ، وَلَا تُخْزِنِي، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا، لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ، يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، أولٰئِكَ لَم يُؤمِنُوا، لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا، رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ، وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ، نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ. [١٦]

---

[١٦] **چندحل شدہ مثالیں:**

✍ 1۔لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ: لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ”لَا“ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف نفی۔ ”أَعْبُدُ“ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر فعل مضارع معرب، فعل مضارع کی پہلی قسم صحیح مجرد از ضمیر بارز،اس کا عراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ اور حالت جزم میں بحذف حرکت، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ کیساتھ عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم غیر متمکن ضمیر مرفوع متصل مبنی مبنی مشابہ الاصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر معمول مسندالیہ فاعل۔ ”ما“ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم غیر متمکن مبنی مبنی مشابہ الاصل اسم موصول معرفہ معرفہ بہ اسم موصول۔ ”تَعْبُدُونَ“ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ ”تَعْبُدُونَ“ لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر فعل مضارع معرب، فعل مضارع کی چوتھی قسم صحیح باضمیر بارز،اس کا عراب حالت رفع میں باثبات نون اعرابی، اور نصب و جزم میں بحذف نون اعرابی، موجودہ اعراب حالت رفع میں باثبات نون اعرابی عامل مسند فعل۔اس میں ”واؤ“ ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم غیر متمکن ضمیر مرفوع متصل مبنی مبنی مشابہ الاصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر جمع مذکر معمول مسندالیہ فاعل۔ ”ہ“ ضمیر عائد محذوف۔لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم غیر

متمکن ضمیر منصوبِ متصل مبنی مبنی مشابہ الاصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا اسم موصول کے لیے۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ۔

(2)۔" أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ انشائیہ استفہامیہ۔" أَ" لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف استفہام۔" لَمْ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرفِ جزم۔" تَرَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر، دخول جازم فعل مضارع معرب، فعل مضارع کی تیسری قسم معتل الفی، اس کا عراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری کیساتھ، نصب میں فتحہ تقدیری کیساتھ اور حالت جزم میں بحذف حرف علت، موجود اعراب حالت جزم میں بحذف حرف علت کیساتھ عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم غیر متمکن ضمیر مرفوع متصل مبنی مبنی مشابہ الاصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر معمول مسندالیہ فاعل۔" كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکبِ مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ اور کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔" كَيْفَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم غیر متمکن مبنی مبنی مشابہ الاصل ظرف زمان اسم متضمن بمعنی استفہام مبنی علی الفتح مفعول مطلق۔" فَعَلَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل ۔" رَبُّكَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید، مرکب غیر اسنادی، مرکب غیر کلامی، مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔"" رَبُّ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر سولہ اقسام میں مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفعی میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجود اعراب رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔" كَ" ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اسم غیر متمکن ضمیر مجرور متصل مبنی مبنی مشابہ الاصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معمول مسندالیہ فاعل۔" بِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف جارہ۔" أَصْحَابِ الْفِيلِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید، مرکب غیر اسنادی، مرکب غیر کلامی، مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔" أَصْحَابِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد اسم علامت اسم مضاف، جمع اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت جمع مذکر مکسر جمع قلت سولہ اقسام میں جمع مکسر منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفعی میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجود اعراب جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف۔" الْفِيلِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد اسم علامت دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ معرف باللام واحد مذکر سولہ اقسام میں مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفعی میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجود اعراب جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مجرور ہوا" بِ" جارہ کے لیے۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا" فَعَلَ" کیساتھ۔ فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ استفہامیہ۔

تیرہویں فصل۔۔۔۔عوامل کی اقسام

عوامل اعراب کی دوقسمیں ہیں:۔ (1)لفظی (2)معنوی

پھر لفظی کی تین قسمیں ہیں:۔(1)حروف (2) افعال(3)اسماء

ان کو تین ابواب میں ذکر کریں گے۔

باب اول ۔۔۔۔حروف عاملہ

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول ۔۔۔۔۔اسم میں عمل کرنے والے حروف

جو حروف عاملہ اسم میں عمل کرتے ہیں وہ پانچ قسم کے ہیں:۔

(١)۔۔۔حروف جر: یہ حروف سترہ ہیں:۔(١)بَاء (٢) مِنْ (٣) إلی (٤) حتّٰی (٥) فِيْ (٦) لام (٧) رُبَّ (٨) واؤ قسم (٩) تائے قسم (١٠) عَنْ (١١) علٰی (١٢) کافِ تشبیه (١٣) مُذْ (١٤) مُنْذُ (١٥) حَاشَا (١٦) خَلَا (١٧) عَدَا.

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اوراس کے آخر کو جر دیتے ہیں، جیسے ''اَلْمَالُ لِزَیْدٍ''۔

قواعدوفوائد

قاعدہ نمبر ا: حروف جارہ کو جارہ اس لیے کہتے ہیں کہ ''جر''لغت میں کھینچنے کو کہتے ہیں اور یہ حروف بھی فعل یاشبہ فعل کواپنے مدخول کی طرف کھینچتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: حروف جارہ کل بیس ہیں، جن میں سترہ مشہور ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

باؤ تاؤ کاف لام واؤ مُنْذُ مُذْ خَلَا   رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی إِلٰی

اور تین غیر مشہور ہیں:۔ 1۔ ''لَوْلَا''امام سیبویہؒ کے نزدیک بشرطیکہ ضمیر پر داخل ہو۔2۔ ''لَعَلَّ''لغت عقیل میں۔ 3۔ ''لَاتَ''امام اخفشؒ کے نزدیک بشرطیکہ زمانہ پر داخل ہو۔

قاعدہ نمبر۳: حروف جارہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، پھر اسم عام ہے، خواہ حقیقتًا ہو، جیسے ''مَرَرْتُ بِزَيْدٍ''۔ یاتاویلاً ہو، جیسے ''حَتّٰی تُنفِقُوْا''جو اصل میں ''حَتّٰی أَنْ تُنْفِقُوْا''ہے۔

قاعدہ نمبر۴: حروف جارہ کا عمل یہ ہے کہ حروف اسم کو جر دیتے ہیں، پھر جر عام ہے، کبھی کسرہ کی صورت میں ہوگا، جیسے '' بِزَيْدٍ''، کبھی فتحہ کی صورت میں ہوگا، جیسے ''بِعُمَرَ''، کبھی ''یاء''کی صورت میں ہوگا، جیسے ''بِأَخِيْكَ''۔ پھر جر عام ہے کبھی لفظاً ہوگا، جیسے ''بِزَيْدٍ''، کبھی تقدیراً ہوگا، جیسے ''بِمُوْسٰی''اور کبھی محلًّا ہوگا، جیسے ''بِكَ''۔

قاعدہ نمبر۵: معرب کا اعراب لفظی اور تقدیری ہوتا ہے، جب کہ مبنیات کا اعراب ہمیشہ محلّی ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر۶: جار مجرور کے لیے متعلق ضروری ہوتا ہے اور یہ چار چیزں کیساتھ متعلق ہوتے ہیں:۔ 1۔ فعل کیساتھ، جیسے ''أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ''۔ یہاں ''عَلَيْهِمْ'' جار مجرور ''أَنْعَمْتَ''فعل کیساتھ متعلق ہے۔ 2۔ شبہ فعل کیساتھ، جیسے ''غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ''۔ یہاں ''عَلَيْهِمْ'' جار مجرور ''الْمَغْضُوْبِ''شبہ فعل کیساتھ متعلق ہے۔ 3۔ مشیر معنی فعل (یعنی جس کے ذریعے معنی فعل کی طرف اشارہ کیا گیا ہو) کیساتھ، جیسے ''مَا لِزَيْدٍ فِي الدَّارِ, أَيْ مَايَصْنَعُ زَيْدٌ؟'' 4۔ مؤول بہ شبہ فعل کیساتھ، جیسے ''هُوَالَّذِيْ فِي السَّمَاءِ إِلٰه وَفِي الْأَرْضِ إِلٰه''-أَيْ مَعْبُوْدٌ- یہاں ''فِي السَّمَاءِ، وَفِي الْأَرْضِ'' جار مجرور ''مَعْبُوْدٌ''کیساتھ متعلق ہیں۔

قاعدہ نمبر۷: ہر وہ لفظ جو زمان یا مکان پر دلالت کرے اُسے ظرف حقیقی کہتے ہیں اور جار مجرور کو ظرف مجازی کہتے ہیں، ظرف مجازی کی دو قسمیں ہیں:۔ 1۔ ظرف لغو 2۔ ظرف مستقر

1۔ ظرف لغو: وہ ہے جس کا عامل اور متعلق مذکور ہو، جیسے ''أَرْسَلْنَاإِلَيْهِمْ''-

2۔ ظرف مستقر: وہ ہے جس کا عامل اور متعلق مقدر ہو، جو عموما افعال عامہ سے اور کبھی افعال خاصہ سے ہوتا ہے۔ افعال عامہ آٹھ ہیں، جن میں چار مشہور ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

افعال عامہ چہار است نزد ارباب عقول کون است ثبوت است حصول است وجود

اور چار غیر مشہور ہیں:۔ ١- لَذُوْقٌ ٢- لَزُوْقٌ ٣- لَصُوْقٌ ٤- تَلَبُّسٌ- ان چاروں کا معنیٰ ''ملنا'' ہے۔

فائدہ نمبر ا: افعالِ عامہ وہ ہیں جن سے کوئی بھی فعل خالی نہ ہو، اور افعالِ خاصہ وہ ہیں جن سے کوئی فعل خالی ہو یعنی مذکورہ ان آٹھ افعالِ عامہ کے علاوہ باقی سب افعالِ خاصہ ہے کیونکہ ان آٹھ کے علاوہ جتنے بھی افعال ہیں وہ ضرور کسی نہ کسی فعل سے خالی ہیں جیسے ''ضَرَبَ، نَصَرَ'' مثلًا یہ ''أکْل'' اور '' شُرْب'' والے فعل سے خالی ہیں لیکن افعال عامہ سے کوئی بھی فعل خالی نہیں ہے (وجود، ثبوت، کون، حصول) سے دنیا کا کوئی بھی فعل خالی نہیں۔

فائدہ نمبر: ظرف مستقر چار مقامات پر واقع ہوتا ہے:۔ 1۔ خبر 2۔ صلہ 3۔ حال 4۔ صفت۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

(1) اگر ظرف مستقر خبر کے مقام پر واقع ہو تو اس کے متعلق میں بصریین اور کوفیین حضرات کا اختلاف ہے۔ بصریین حضرات کہتے ہیں کہ اس کا متعلق فعل ہوگا، کیونکہ جار مجرور کا متعلق عامل ہوتا ہے اور عمل کرنے میں فعل اصل ہے اور کوفیین کہتے ہیں کہ اس کا متعلق اسم ہوگا، کیونکہ خبر میں اصل افراد ہے اور اسم بھی مفرد ہوتا ہے۔

(2) اگر ظرف مستقر صلہ واقع ہو تو اس کا متعلق بالاتفاق فعل ہوگا، اس لیے کہ صلہ اصل میں جملہ ہوتا ہے اور فعل بھی جملہ ہوتا ہے۔

(3) اگر ظرف مستقر حال واقع ہو تو اکثر نحات کے نزدیک اس کا متعلق اسم ہوگا، کیونکہ حال میں اصل افراد ہے اور اسم بھی مفرد ہوتا ہے۔

(4) اگر ظرف مستقر صفت میں واقع ہو تو بالاتفاق اس کا متعلق اسم ہوگا تاہم اگر موصوف واحد ہو تو صفت بھی واحد ہوگی، اگر تثنیہ ہو تو صفت بھی تثنیہ اور اگر جمع ہو تو صفت بھی جمع ہوگی، کیونکہ صفت اور موصوف میں تعدد کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: قسم کی صورت میں ''أُقْسِمُ'' فعل مقدر مانا جاتا ہے، جیسے ''تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ''، أَىْ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ!

چند حل شدہ تراکیب:

✍ "بَاء" کی مثال: نحو: کَفٰی بِاللهِ شَهِيْدًا :

"نَحْوُ" خبر اوست مرفوع بالضمہ لفظا برائے مبتداء محذوف کہ "مِثَالُهَا" باشد "مِثَالُ مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "هَا" ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے "بَاء"، "نحو" مضاف "کَفٰی بِاللهِ شَهِيدًا" جملہ بِتَأوِيْلِ هٰذَا التَّرْكِيْبِ مضاف الیہ اوست مجرور محلًا "کَفٰی" صیغہ فعل ماضی معلوم "بِاللهِ" فاعلش مرفوع محلا "بَ" زائدہ جارہ لفظ "اللهِ" مجرور بالکسر لفظًا جارِ مجرور مستغنی از متعلق است باز لفظ "اللهِ" ذوالحال "شَهِيْدًا" حال اوست منصوب بالفتحہ لفظًا باز "شَهِيْدًا" صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر ذوالحال خودیعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے ذوالحال۔ ویا کہ "شَهِيْدًا" تمیز اوست منصوب بالفتحہ لفظًا از نسبت فعل بسوئے فاعل۔

✍ "تاء" کی مثال: تَاللهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ:

"تَاء" قسمیہ جارہ ، لفظ "اللهِ" مقسم بہ مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق "أُقْسِمُ" فعل مقدر است ،باز "أُقْسِمُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا "لَأَكِيدَنَّ" الخ... جملہ جواب قسم است "لام" ابتداءیہ تاکیدیہ "أَكِيدَنَّ" صیغہ فعل مضارع معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا، "أَصْنَامَ" مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا مضاف، "كُمْ" ضمیر مخاطبین مضاف الیہ اوست مجرور محلًا۔

✍ "کاف" کی مثال: وَجْهُ الْأَمِيْرِ كَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ:

"وَجْهُ" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "الْأَمِيْرِ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا "كَالْبَدْرِ" ظرف مستقر خبر اوست مرفوع محلًا "کاف" جارہ "الْبَدْرِ" مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جارہ مجرور متعلق با "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتٌ" مقدر است بنابر اختلاف مذہبین "ثَبَتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے مبتداء ویا کہ "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خودیعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء ،باز "الْبَدْرِ" موصوف "الْمُنِيْرِ" صفت اوست مجرور بالکسرہ لفظًا باز "ال" بمعنی

''الَّذِیْ''اسم موصول ''مُنِیْرٍ'' صلہ اوست، باز ''مُنِیْرٍ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے اسم موصول۔

✍ ''لام'' کی مثال: يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ:

''يُسَبِّحُ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا ''لام'' جارہ لفظ ''اللّٰهِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جارہ مجرور متعلق بہ ''يُسَبِّحُ'' فعل است ''مَا'' موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش فاعلش مؤخر است مرفوع محلًا ''فِي السَّمَاوَاتِ'' ظرف مستقر صلہ یا صفت اوست ''فِي'' جارہ ''السَّمَاوَاتِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جارہ مجرور متعلق با ''ثَبَتَ'' و یا کہ ''ثَابِتٌ'' مقدر است الخ ''ثَبَتَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے ''ما''، و یا کہ ''ثَابِتٌ'' الخ۔۔۔

✍ '' مُذْو مُنْذُ'' کی مثال: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ:

''مَا'' نافیہ غیر عاملہ ''رَأَيْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم منفی ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا ''ہٗ''، ضمیر غائب مفعول بہ اوست منصوب محلًا راجع بسوئے فلاں ''مُذْ'' جارہ ''يَوْمِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''رَأَيْتُ'' فعل منفی است، باز ''يَوْمِ'' مضاف ''الْجُمُعَةِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا، ''أَوْ'' حرف عاطفہ، ''مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ'' معطوف ''مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ'' معطوف علیہ اوست، ''مُنْذُ'' جارہ ''يَوْمِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''رَأَيْتُ'' فعل منفی است، باز ''يَوْمِ'' مضاف ''الْجُمُعَةِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا۔

✍ ''خَلَا، حَاشَا، عَدَا'' کی مثال: جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدٍ وَحَاشَا زَيْدٍ وَ عَدَا زَيْدٍ:

''جَاءَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''نون'' وقایہ ''یاء'' ضمیر متکلم مفعول بہ مقدم است منصوب محلًا ''الْقَوْمُ'' فاعلش مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا مستثنیٰ منہ ''خَلَا'' استثنائیہ زائدہ جارہ ''زَيْدٍ'' مستثنیٰ است مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا جار مجرور مستغنی از متعلق است ''واو'' حرف عاطفہ، ''حَاشَا زَيْدٍ'' بتقدیر ''جَاءَنِي الْقَوْمُ'' معطوف، ''جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدٍ'' معطوف علیہ اوست ''حَاشَا'' استثنائیہ زائدہ جارہ ''زَيْدٍ'' مستثنیٰ است مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا جار مجرور مستغنی از متعلق است، ''واؤ'' حرف عاطفہ ''عَدَازَيْدٍ'' بتقدیر ''جَاءَنِي الْقَوْمُ'' معطوف ''حَاشَا

زَيْدٍ'' بتقدیر ''جَاءَنِي الْقَوْمُ'' معطوف علیہ اوست قُرباً، ''جَاءَنِي الْقَوْمُ'' معطوف علیہ اوست بعداً، ''عَدَا'' استثنائیہ زائدہ جارہ، ''زَيْدٍ'' مستثنی است مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا جار مجرور مستغنی از متعلق است۔

✍ ''رُبَّ'' کی مثال: رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ:

''رُبَّ'' زائدہ جارہ ''رَجُلٍ'' مجرور بالکسرہ لفظًا مبتداء است مرفوع محلًا۔ ویا کہ منصوب محلًا مفعول بہ است مَاأُضْمِرَعَامِلُهُ عَلَى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيْرِ جار مجرور مستغنی از متعلق است مِنْ حَيْثُ اللَّفْظِ لَا مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى، باز ''رَجُلٍ'' موصوف ''كَرِيْمٍ'' صفت اوست مجرور بالکسرہ لفظًا، باز ''كَرِيْمٍ'' صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے موصوف '' لَقِيْتُهُ'' جواب ''رُبَّ'' سد مسد خبر یا تفسیر اوست ''لَقِيْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا ''هُ'' ضمیر غائب مفعول بہ اوست منصوب محلًا راجع بسوئے ''رَجُلٍ كَرِيْمٍ''۔ ویا کہ ''رُبَّ'' زائدہ جارہ ''رَجُلٍ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ مقدم است جار مجرور مستغنی از متعلق است مِنْ حَيْثُ اللَّفْظِ لَامِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى، باز ''رَجُلٍ'' موصوف ''كَرِيْمٍ'' صفت اوست مجرور بالکسرہ لفظًا ''كَرِيْمٍ'' صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے موصوف ''لَقِيْتُ'' جواب ''رُبَّ'' است فعلش مؤخر است ''لَقِيْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا۔

✍ ''حَتّٰى'' کی مثال: أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا:

''أَكَلْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم، ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا، ''السَّمَكَةَ'' مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا ''حَتّٰى'' جارہ ''رَأْسِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جارہ مجرور متعلق بہ ''أَكَلْتُ'' است، باز ''رَأْسِ'' مضاف ''هَا'' ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلًا راجع بسوئے ''السَّمَكَةَ''۔ ویا کہ '' حَتّٰى'' حرف عاطفہ، ''رَأْسَهَا '' معطوف ''السَّمَكَةَ'' معطوف علیہ اوست، باز ''رَأْسَ'' مضاف ''هَا'' ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلًا راجع بسوئے ''السَّمَكَةَ''۔ ویا کہ ''حَتّٰى'' استنافیہ مابعد جملہ مستانفہ ''رَأْسُ'' مبتداء مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف '' هَا '' ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلًا راجع بسوئے ''السَّمَكَةَ'' برائے خبرش محذوف

کہ ''مَأْكُوْلٌ'' باشد، باز ''مَأْكُوْلٌ'' صیغہ اسم مفعول تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلًا راجع بسوئے مبتداء۔

''ثُمَّ'' کی مثال: ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ:

''ثُمَّ'' کہ حالش از ما قبل معلوم خواہد شد، ''أَتِمُّوا'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم، ''واؤ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا، ''الصِّيَامَ'' مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا ''إِلَى'' جارہ ''اللَّيْلِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''أَتِمُّوا'' فعل است۔

اسم تأویلی کی مثال: أَسِيْرُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ:

''أَسِيْرُ'' صیغہ فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا ''حَتّٰى'' جارہ ''تَطْلُعَ الشَّمْسُ'' جملہ بتقدیر ''اَنْ'' بتأویل مصدر مجرور و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''أَسِيْرُ'' فعل است باز ''أن'' مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل ''تَطْلُعَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظًا ''الشَّمْسُ'' فاعلش مرفوع باضمہ لفظًا۔

سوالات

امثلہ مذکورہ میں حروف جارہ اور ان کے عمل و تعلق میں غور کرو اور ترجمہ و ترکیب کرو؟

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ، أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ، أَتِمُّوْاالصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ، الْمَالُ فِي الْكِيْسِ، رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ وَوَصَلَ إِلَى الصَّيْدِ، سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ، مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْه، وَجْهُ زَيْدٍ كَالْقَمَرِ، الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ، عَلَيْكُمْ وَقَارٌ، لَهُمْ حُكُوْمَةٌ، أَدَبُ الْمَرْءِ خَيْرٌ مِنْ ذَهَبِهٖ، اسْتِرَاحَةُ النَّفْسِ فِي إِلْيَاسِ، إِخْفَاءُ الشَّدَائِدِ مِنَ الْمُرُوَّةِ، الْإِنْسَانُ مِنَ اللِّسَانِ، تَوَكَّلُوْا عَلَيْه، دَوَاءُ الْقَلْبِ اَلرِّضٰى بِالْقَضَاءِ، لَكُمْ دِيْنُكُمْ، خَيْرُ الْمَالِ مَا أُنْفِقَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، سُرُوْرُكَ بِالدُّنْيَا غُرُوْرٌ، زِيَارَةُ الضُّعَفَاءِ مِنَ التَّوَاضُعِ، رَأَيْتُ طَلَبَةَ الْعِلْمِ خَلَا زَيْدٍ، عَلَيْكُمْ هَيْبَةٌ، فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ، هَلَاكُ الْمَرْءِ فِي الْعُجْبِ، نُوْرُ الْمُؤْمِنِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ،

لَهُمْ فِيْهاأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ، يَهْدِى مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، إِلٰى اللهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ، لَاتُصَلِّ حَتّٰى تَتَوَضَّأَ، رُبَّ عَالِمٍ لَّقِيْتُ، لَا تَدْخُلْ بَيْتًاحَتّٰى تَسْتَأْذِنَ، الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ.[۱۷]

---

[۱۷] **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُوْلُ آمَنَّا بِاللهِ :

"مِنَ النَّاسِ"ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلًا "مِنْ" جارہ "النَّاسِ" مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح۔ جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتٌ" مقدر است بنابر اختلاف مذہبین۔ "ثَبَتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے مبتداء مؤخر۔ "ویا کہ "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء مؤخر خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر است فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے مبتدا مؤخر۔ "مَنْ" موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ وصفت خویش مبتدا مؤخر است مرفوع محلًا۔ باز "مَنْ" موصولہ یا موصوفہ "يَقُوْلُ آمَنَّا بِاللهِ" جملہ صفت یا صلہ اوست۔ باز "يَقُوْلُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے "مَنْ" اسم موصول۔ "آمَنَّا بِاللهِ" مقولہ قول است۔ "آمَنَّا" صیغہ فعل ماضی معلوم "نَا" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا "ب" حرف جارہ لفظ "اللہ" مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "آمَنَّا" فعل است۔

✍ "دَوَاءُ الْقَلْبِ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ":

"دَوَاءُ" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "الْقَلْبِ" مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا "الرِّضٰى" خبرش مرفوع بالضمہ تقدیرًا "ب" جارہ "الْقَضَاءِ" مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح۔ جار مجرور متعلق بہ "الرِّضٰى" شبہ فعل است۔

✍ "خَيْرُ الْمَالِ مَا أُنْفِقَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ":

"خَيْرُ" مبتدا است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "الْمَالِ" مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا "مَا" موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ صفت خویش خبرش مرفوع محلًا۔ باز "مَا" موصولہ یا موصوفہ "أُنْفِقَ الخ" جملہ صلہ یا صفت اوست "أُنْفِقَ" صیغہ فعل ماضی مجہول ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلًا راجع بسوئے "مَا" "فِيْ" جارہ "سَبِيْلِ" مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "أُنْفِقَ" فعل است۔ باز "سَبِيْلِ" مضاف لفظ "اللہ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا۔

✍ "رَأَيْتُ طَلَبَةَ الْعِلْمِ خَلَا زَيْدٍ":

"رَأَيْتُ" صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال قلوب دو مفعول می طلبد ملغی از عمل بمعنی "أَبْصَرْتُ"، "أَبْصَرْتُ" صیغہ فعل ماضی معلوم "تُ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا "طَلَبَةَ" مفعول اوست منصوب بالفتحہ لفظًا مستثنی منہ مضاف "الْعِلْمِ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا "خَلَا" استثنائیہ زائدہ جارہ "زَيْدٍ" مستثنی است مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلًا جار مجرور مستغنی از متعلق است۔

✍ "لَه مَافِي السَّمٰوٰتِ":

"لَه" ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلًا "لَ" جارہ "ہ" ضمیر غائب مجرور ومنصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے "اللہ" کہ منقوش است بردل مؤمناں جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتٌ" مقدر است بنابر اختلاف مذہبین۔ "ثَبَتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء مؤخر۔ ویا کہ "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء مؤخر خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع

بسوئے مبتداء مؤخر''مَا''موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مبتدا مؤخر است مرفوع محلًا باز''ما''موصولہ یا موصوفہ ''فِي السَّمٰوٰتِ''ظرف مستقر صلہ یا صفت اوست ''فِيْ'' جارہ''السَّمواتِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح۔جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویا کہ''ثَابِتٌ''مقدراست''ثَبَتَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیردور مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسم موصول۔ویا کہ''ثَابِتٌ''صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے موصوف۔

✍ ''لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ'':

''لَهُمْ''ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلاباز ''ل'' جارہ''هُمْ''ضمیر غائبین مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے مذکورین ما قبل۔جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتْنَ''،''ثَابِتَاتٌ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین،باز''ثَبَتْنَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''ن''ضمیر غائبات فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مبتداء مؤخر۔ویا کہ''ثَابِتَاتٌ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء مؤخر خود یعمل عمل فعلہ،ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مبتداء مؤخر''فِيْهَا''ظرف متعلق بہ ظرف''فِيْ''جارہ''ها''ضمیر غائبہ مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے مذکور ما قبل،جار مجرور متعلق بہ ظرف است۔''أَزْوَاجٌ''مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظاًموصوف''مُطَهَّرَةٌ''صفت است مرفوع بالضمہ لفظا،باز ''مُطَهَّرَةٌ''صیغہ اسم مفعول تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلاراجع بسوئے موصوف۔

✍ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ:

''يَهْدِي''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے''الله''کہ منقوش است بردلِ مؤمناں''مَنْ''موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت مفعول بہ اوست منصوب محلا۔باز''مَنْ''موصولہ یا موصوفہ ''يَشَاءُ''جملہ صلہ یا صفت اوست۔باز''يَشَاءُ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً۔ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے''الله''کہ منقوش است بردلِ مؤمناں۔''إِيَّاهُ''عائد محذوف مفعول بہ است منصوب محلاراجع بسوئے اسم موصول''إِلٰى''جارہ''صِرَاطٍ''مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح۔جار مجرور متعلق بہ ''يَشَاءُ''فعل است۔باز''صِرَاطٍ''موصوف''مُسْتَقِيمٍ''صفت اوست مجرور بالکسرہ لفظا باز''مُسْتَقِيمٍ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے موصوف۔

✍ ''إِلٰى اللهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ'':

''إِلٰى''جارہ لفظ''الله''مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح۔جار مجرور متعلق بہ ''تُرْجَعُ''فعل مؤخر است''تُرْجَعُ''صیغہ فعل مضارع مجہول مرفوع بالضمہ لفظًا'' الْأُمُورُ''مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع بالضمہ لفظًا۔

✍ ''لَا تَدْخُلْ بَيْتاً حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ:

''لَا''ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل''تَدْخُلْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مبنی مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''بَيْتًا'' مبنی عنہ مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظا''حَتّٰى''جارہ''تَسْتَأْذِنَ''جملہ بتقدیر''أَنْ'' بتاویل مصدر مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح۔جار مجرور متعلق بہ''لَا تَدْخُلْ''فعل است۔باز''أَنْ''مصدریہ ناصبہ ناصب المستقبل''تَسْتَأْذِنَ''صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا۔ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔

✍ لَا تُصَلِّ حَتّٰى تَتَوَضَّأَ:

فصل۔۔۔حروف مشبہ بالفعل کا بیان

(۲)۔۔۔حروف مشبہ بالفعل: اور وہ چھ ہیں:۔

(۱) إِنَّ (۲) أَنَّ (۳) كَأَنَّ (٤) لٰكِنَّ (٥) لَيْتَ (٦) لَعَلَّ

ان حروف کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے، جیسے ''إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ''اس مثال میں ''زَيْدًا'' کو اسم ''إِنَّ'' اور ''قَائِمٌ'' کو خبر ''إِنَّ'' کہتے ہیں۔ان حروف میں سے ''إِنَّ'' اور ''أَنَّ'' حروف تحقیق ہیں اور ''كَأَنَّ'' حرف تشبیہ ہے اور ''لٰكِنَّ'' حرف استدراک ہے اور ''لَيْتَ'' حرف تمنی اور ''لَعَلَّ'' حرف ترجی ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: حروف مشبہ بالفعل کو مشبہ بالفعل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حروف فعل کیساتھ لفظاًاور معناً مشابہ ہیں:۔

الف۔۔۔لفظًا اس طرح مشابہ ہیں کہ: 1۔ جس طرح فعل ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، اسی طرح یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں۔ 2۔ جس طرح فعل کے آخر میں یاء ضمیر متکلم بمع نون وقایہ آسکتی ہے اس طرح ان کے آخر میں بھی آسکتی ہے، جیسے ''إِنَّنِيْ''۔ 3۔ جس طرح فعل کے آخر میں ''ھا'' ضمیر غائبہ آسکتی ہے، اسی ان کے آخر میں بھی آسکتی ہے۔ 4۔ جس طرح فعل مبنی بر فتح ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی مبنی بر فتح ہوتے ہیں۔

''لَا'' ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل ''تُصَلِّ'' صیغہ فعل مضارع معلوم مبنی مجزوم بحذف حرف علت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا۔ ''حَتّٰى'' جارہ ''تَتَوَضَّأَ'' جملہ بتقدیر ''اَنْ'' بتاویل مصدر مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح۔ جار مجرور متعلق بہ ''لَا تُصَلِّ''، فعل است۔ باز ''اَنْ'' مصدریہ ناصبہ ناصب المستقبل ''تَتَوَضَّأَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظًا۔ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔

✍ ''اَلْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ'':

''اَلْعَاقِبَةُ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظاً ''لِلْمُتَّقِيْنَ'' ظرف مستقر خبر ش مرفوع محلا ''ل'' جارہ ''مُتَّقِيْنَ'' مجرور بالیاء لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح۔ جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَتْ'' ویا کہ ''ثَابِتَةٌ'' مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین۔ ''ثَبَتَتْ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوعا محلا راجع بسوئے مبتداء۔ ویا کہ ''ثَابِتَةٌ'' صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔ باز ''ال'' بمعنی ''الَّذِيْنَ'' اسم موصول ''مُتَّقِيْنَ'' صلہ اوست۔ باز ''مُتَّقِيْنَ'' صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر موصول خود یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول۔

ب۔۔۔معنا اس طرح مشابہ ہیں کہ یہ فعل کے معنی کو متضمن ہیں، جیسے "إِنَّ، أَنَّ"(حَقَّقْتُ) کے معنی میں ہے۔ "كَأَنَّ"(تَشَبَّهْتُ) کے معنی میں ہے۔ "لَيْتَ"(تَمَنَّيْتُ) کے معنی میں ہے۔ "لٰكِنَّ"(اِسْتَدْرَكْتُ) کے معنی میں ہے اور "لَعَلَّ"(تَرَجَّيْتُ) کے معنی میں ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیتَ لعلَّ ناصب اسمند ورافع در خبر ضد مَا وَلَا قاعدہ نمبر: یہ حروف مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، اسم منصوب ان کا اسم اور اسم مرفوع کو ان کا خبر کہا جاتا ہے، جیسے "إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيْمٌ" پھر ان کا نصب عام ہے، کبھی فتحہ کیساتھ ہوگا، جیسے " إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" کبھی کسرہ کیساتھ ہوگا، جیسے "إِنَّ الْمُسْلِمَاتِ" کبھی الف کیساتھ ہوگا، جیسے "إِنَّ أَبَانَا لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ" اور کبھی یاء کیساتھ ہوگا، جیسے "إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ" اور کبھی اعراب لفظاً ہوگا، جیسے "إِنَّ اللهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ"، کبھی تقدیراً ہوگا، جیسے "إِنَّ غُلَامِيْ حَاضِرٌ" کبھی محلاً ہوگا، جیسے "اِنَّهٗ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ"۔

قاعدہ نمبر ۳: حروف مشبہ بالفعل کی ایک سے زیادہ خبریں بھی آسکتی ہیں، جیسے "إِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ"۔

قاعدہ نمبر ۴: "إِنَّ" اور "أَنَّ" دونوں مضمون جملہ کی تحقیق کے لیے آتے ہیں، خواہ جملہ فعلیہ ہو، یا جملہ اسمیہ ہو۔ جملہ فعلیہ کے مضمون جملہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کا مصدر نکال کر فاعل کی مضاف کیا جائے، جیسے "قَامَ زَيْدٌ" کا مضمون جملہ "قِيَامُ زَيْدٍ" ہے۔ اور اگر جملہ اسمیہ ہو تو اس کی خبر مشتق ہوگی یا جامد۔ اگر مشتق ہو تو خبر کا مصدر نکال کر مبتداء کی طرف مضاف کیا جائے، جیسے "زَيْدٌ عَالِمٌ" کا مضمون جملہ "عِلْمُ زَيْدٍ" ہے۔ اور اگر خبر جامد ہو تو اس کے آخر میں "یاء، تا" یا "واؤ، تا" یا صرف "تا" لگا کر اس کو مبتداء کی طرف مضاف کیا جائے، جیسے "زَيْدٌ أَسَدٌ" اور "زَيْدٌ أَخٌ" کا مضمون "أَسَدِيَّةُ زَيْدٍ" اور "أُخُوَّةُ زَيْدٍ" ہے۔

قاعدہ نمبر ۵: "أَنَّ" جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے، کیونکہ یہ محل مفرد میں واقع ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر٦: کبھی حروف مشبہ بالفعل پر "مَا" کافہ داخل ہوتی ہے، جوانہیں عمل سے روک دیتی ہے۔ "مَا" کافہ کو کافہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ "کَفَّ یَکُفُّ" سے مشتق ہے، جس کا معنی بند کرنے کے آتے ہیں اور یہ بھی ان کو عمل سے بند کر دیتا ہے۔

قاعدہ نمبر٧: حروف مشبہ بالفعل کو حروف نواسخ بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ مبتداء اور خبر پر داخل ہونے کے بعد ان کے حکم اعرابی کو منسوخ کر دیتے ہیں، یعنی مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

قاعدہ نمبر٨: "لَیْتَ" تمنی اور "لَعَلَّ" ترجی کے لیے آتا ہے، تاہم ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "لَیْتَ" ممکنات اور ممتنعات دونوں میں استعمال ہوتا ہے، جب کہ "لَعَلَّ" فقط ممکنات میں استعمال ہوتا ہے۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ "إِنَّ" کی مثال: إِنَّ اللهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ:

"إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد لفظ "الله" اسمش منصوب بالفتحہ لفظًا "رَبِّي" خبر اوست مرفوع بالضمہ تقدیرًا باز "رَبِّ" مضاف "ي" ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا "وَ" حرف عاطفہ "رَبُّكُمْ" معطوف "رَبِّي" معطوف علیہ است باز "رَبُّ" مضاف "كُمْ" ضمیر جمع مذکر مخاطبین مضاف الیہ اوست مجرور محلا۔

✍ "أَنَّ" کی مثال: أَشْهدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ:

"أَشْهدُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "أَنَّ" بجمع اسم و خبر خویش بتاویل مفرد مفعول بہ اوست منصوب محلا باز "أَنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم و رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد "مُحَمَّدًا" اسمش منصوب بالفتحہ لفظا "عَبْدُ" خبر اوست مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "هُ" ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے لفظ "الله" کہ منقوش است بر دل مومناں "واؤ" حرف عاطفہ "رَسُوْلُهُ" معطوف "عَبْدُهُ" معطوف علیہ اوست، باز "رَسُوْلُ" مضاف "ہ" ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے لفظ "الله"۔

✍ "كَأَنَّ" کی مثال: كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ:

’’کأَنَّ ‘‘حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم ورافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ’’هُنَّ ‘‘ضمیر جمع مؤنث غائبات اسمش منصوب محلا راجع بسوئے مذکورات ماقبل’’الْيَاقُوتُ‘‘خبر اوست مرفوع بالضمہ لفظًا’’واؤ‘‘حرف عاطفہ ’’الْمَرْجَانُ‘‘ معطوف’’الْيَاقُوتُ‘‘معطوف علیہ اوست۔

’’لَيْتَ‘‘کی مثال: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا:

’’لَيْتَ‘‘حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم ورافع الخبر اسم خبر خویش می طلبد ’’الشَّبَابَ‘‘اسمش منصوب بالفتحہ لفظًا’’يَعُوْدُ يَوْمًا‘‘جملہ خبر اوست مرفوع محلا، باز ’’يَعُوْدُ‘‘صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم’’لَيْتَ‘‘ ’’يَوْمًا‘‘مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا۔

’’لَعَلَّ‘‘کی مثال: لَعَلَّ اللهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحاً:

’’لَعَلَّ‘‘حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم خبر خویش می طلبد، لفظ’’اللهَ‘‘اسمش منصوب بالفتحہ لفظا ’’يَرْزُقُنِيْ‘‘ جملہ خبر اوست مرفوع محلا باز ’’يَرْزُقُ‘‘صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم’’لَعَلَّ‘‘’’ن‘‘وقایہ ’’ي‘‘ضمیر متکلم مفعول بہ اول اوست منصوب محلا’’صَلَاحاً‘‘مفعول ثانی اوست منصوب بالفتحہ لفظا۔

’’لٰكِنَّ‘‘کی مثال: إِنَّ اللهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ:

’’إِنَّ‘‘حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم خبر خویش می طلبد لفظ’’اللهَ‘‘اسمش منصوب بالفتحہ لفظا ’’لام‘‘ابتداءیہ تاکیدیہ ’’ذُوْ‘‘خبر اوست مرفوع بالواو لفظا مضاف ’’فَضْلٍ‘‘مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا ’’عَلَى‘‘جارہ ’’النَّاسِ‘‘مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ’’فَضْلٍ‘‘است ’’واو‘‘حرف عاطفہ ’’لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ‘‘الخ معطوف ’’ إِنَّ اللهَ لَذُوْ فَضْلٍ‘‘معطوف علیہ اوست باز ’’لٰكِنَّ‘‘حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم خبر خویش می طلبد’’أَكْثَرَ‘‘اسمش منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ’’النَّاسِ‘‘مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ ’’لَا يَشْكُرُوْنَ‘‘جملہ خبر اوست مرفوع محلا ’’لَا‘‘نافیہ غیر عاملہ ’’يَشْكُرُوْنَ‘‘ صیغہ فعل مضارع معلوم منفی مرفوع باثبات نون اعرابی ’’واو‘‘ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم’’لٰكِنَّ‘‘۔

سوالات

ذیل کی مثالوں میں حروف مشبہ بالفعل کے عمل کو دیکھواور ہر مثال کی ترکیب وترجمہ کرو؟

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ، اِنَّه عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ، إِنَّكَ حَلِيْمٌ، إِنَّهَا صَالِحَةٌ، إِنَّهُمْ قَاعِدُوْنَ، إِنَّهُنَّ قَانِتَاتٌ، إِنَّا قَاعِدُوْنَ، إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، كَأَنَّ زَيْدًا قَمَرٌ، كَأَنَّهُ أَسَدٌ، كَأَنَّهُمْ شُمُوْسٌ، لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ، لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ، لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ، لَيْتَ أَخَاعَمْرٍوحَاضِرٌ، لَعَلَّهَا أُخْتُ بَكْرٍ، إِنِّي عَبْدُاللّٰهِ، لَعَلَّ أَبَاهَاجَاهِلٌ، إِنَّه ذُوْعِلْمٍ،

إِنَّمَايَتَذَكَّرُ أُولُوالْأَلْبَابِ، إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِوَالْمُنْكَرِ، إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ، إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ، لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ، إِنَّ الْمُؤمِنِيْنَ فَائِزُوْنَ، إِنَّ أَخَوَيْ زَيْدٍ حَاضِرَانِ، إِنَّ زَيْنَبَ قَائِمَةٌ، لَيْتَ بَنِيْ زَيْدٍ يَنْصُرُوْنَ، إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ[۱۸].

---

[۱۸] **چندحل شدہ مثالیں:**

✍ ”إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ“:

”إِنَّ“حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد لفظ ”اللّٰہَ“ اسمش منصوب بالفتحہ لفظا ”سَمِيعٌ“ خبر ش مرفوع بالضمہ لفظا باز ”سَمِيعٌ“ صیغہ صفت مشبہ تکیہ گردہ بر اسم ”إِنَّ“ خود یعمل عمل فعلہ، ضمیر درو مستتر است فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ”إِنَّ“، ”عَلِيمٌ“ خبرش مرفوع بالضمہ لفظا باز ”عَلِيمٌ“ صیغہ صفت مشبہ تکیہ گردہ بر اسم ”إِنَّ“ خود یعمل عمل فعلہ، ضمیر درو مستتر است فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ”إِنَّ“۔

✍ ”إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ“:

”إِنَّ“ حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ”ن“ وقایہ ”ي“ ضمیر متکلم اسمش منصوب محلا ”أَعْلَمُ غَيْبَ الخ“ جملہ خبرش مرفوع محلا باز ”أَعْلَمُ“ صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔ ویا کہ ”أَعْلَمُ“ خبر ش مرفوع بالضمہ لفظاً، باز ”أَعْلَمُ“ صیغہ اسم تفضیل تکیہ گردہ بر اسم ”إِنَّ“ خود یعمل عمل فعلہ، ضمیر درو مستتر است فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ”إِنَّ“۔ مفضل علیہ محذوف کہ ”مِنْكُمْ“ باشد۔ باز ”مِنْ“ جارہ ”كُمْ“ ضمیر مخاطبین مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ”أَعْلَمُ“ شبہ فعل است۔ ویا کہ ”أَعْلَمُ“ بمعنی ”عَالِمٌ“ خبر ش مرفوع بالضمہ لفظاً۔ باز ”عَالِمٌ“ صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر اسم ”إِنَّ“ خود یعمل عمل فعلہ، ضمیر درو مستتر است فاعلش مرفوع محلا ”غَيْبَ“ مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ”السَّمَاوَاتِ“ مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا ”واؤ“ عاطفہ ”الْأَرْضِ“ معطوف ”السَّمَاوَاتِ“ معطوف علیہ اوست۔ (دیکھئے التبیان فی اعراب القرآن لابی البقاء:2/47-48، تفسیر الدر المصون للحلبی:1/260)

✍ ”لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا“:

''لَيْتَ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''نون'' وقایۃ ''ي'' ضمیر متکلم اسمش منصوب محلا ''كُنْتُ تُرَابًا'' جملہ خبرش مرفوع محلا باز ''كُنْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''تُ'' ضمیر بارز اسمش مرفوع محلا ''تُرَابًا'' خبرش منصوب بالفتحہ لفظا۔

✍ ''إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ'':

''إِنَّ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ملغی از عمل ''مَا'' کافہ مکفوفہ ''يَتَذَكَّرُ'' صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا ''أُولُو'' فاعلش مرفوع بالواو لفظا مضاف ''الْأَلْبَابِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا۔

✍ ''اعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا'':

''اعْلَمُوْا'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم ''واو'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد ''أَنَّ'' بمع اسم و خبر خویش بتاویل مفرد مفعول اول است منصوب محلا مفعول ثانی محذوف کہ ''حَاصِلًا'' باشد باز ''حَاصِلًا'' صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بہ مفعول اول خود یعمل عمل فعلہ ، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مفعول اول۔ ویا کہ ''أَنَّ'' بمع اسم و خبر خویش بتاویل مفرد قائم مقام ہر دو مفعول است منصوب محلا۔ ویا کہ ''أَنَّ'' بمع اسم و خبر خویش بتاویل مفرد مفعول اول است منصوب محلا مفعول ثانی ہیچ نیست ''أَنَّ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد لفظ ''الله'' اسمش منصوب بالفتحہ لفظا ''يُحْيِ الْأَرْضَ الخ'' جملہ خبرش مرفوع محلا باز ''يُحْيِ'' صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع تقدیرا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ''أَنَّ''۔ ''الْأَرْضَ'' مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا ''بَعْدَ'' مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ''مَوْتِ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظا، باز ''مَوْتِ'' مضاف ''ها'' ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے ''الْأَرْضَ''۔

✍ ''يَالَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي'':

''يَا'' حرف تنبیہ۔ ویا کہ حرف نداء قائم مقام ''ادْعُوْا'' ناصب منادی مضاف یامشابہ مضاف یانکرہ غیر معینہ برائے منادی محذوف کہ تقدیرش ''يَاقَوْمِيْ'' باشد ''قَوْمِ'' منادی مضاف منصوب بالفتحہ تقدیراً ''ي'' ضمیر متکلم مضاف الیہ است مجرور محلاً ''لَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ'' جملہ مقصود بالنداء است۔ باز ''لَيْتَ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''ن'' وقایہ ''ي'' ضمیر متکلم اسمش منصوب محلا ''قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ'' جملہ خبرش مرفوع محلا، باز ''قَدَّمْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا۔ مفعول بہ محذوف کہ تقدیرش ''عَمَلًا صَالِحًا'' باشد ''عَمَلًا'' مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف ''صَالِحًا'' صفت اوست منصوب بالفتحہ لفظاً، باز ''صَالِحًا'' صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔ ''ل'' جارہ ''حَيَاتِ'' مجرور بالکسرہ تقدیرا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''قَدَّمْتُ'' فعل است ۔باز ''حَيَاتِ'' مضاف ''ی'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا۔

✍ ''إِنَّ أَبَانَا لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِينٍ'':

''إِنَّ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''أَبَا'' اسمش منصوب بالالف لفظا مضاف ''نَا'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا، ''ل'' ابتدائیہ تاکیدیہ ''فِي ضَلَالٍ'' ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا ''فِي'' جارہ ''ضَلَالٍ'' مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا

فصل۔۔۔ماولامشبہتان بلیس اورلائے نفی جنس کا بیان

3)۔۔۔ ماولامشبہتان بلیس: یہ "لَیْسَ" والا عمل کرتے ہیں، جیسے "مَازَیدٌ قَائِماً"میں "زَیدٌ"، "مَا" کا اسم اور "قَائِماً" اس کی خبر ہے۔ 4)۔۔۔لائے نفی جنس: اس کا اسم اکثر مضاف منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے ، جیسے "لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ" اور اگر اس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہو گا، جیسے "لَا رَجُلَ فِیْ الدَّارِ" اور اگر "لَا" کے بعد معرفہ ہو تو "لَا" کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہو گا اور اس وقت یہ ملغیٰ از عمل ہو گا، یعنی عمل نہیں کرے گا، جب کہ معرفہ ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہو گا، جیسے "لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو" اور اگر "لَا" کے بعد نکرہ ہو، پھر اس کے بعد دوبارہ نکرہ ہو تو اس میں درج ذیل پانچ صورتیں جائز :۔

مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتٌ" کہ مقدراست بنا بر اختلاف مذہبین۔ "ثَبَتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً، ویا کہ "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر اسمِ "إِنَّ" خود یعمل عملہ فعلہ، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔ باز "ضَلَالٍ" موصوف "مُبِینٍ" صفت است مجرور بالکسرہ لفظا، باز "مُبِینٍ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عملہ فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔

✍ "إِنَّ أَخَوَیْ زَیْدٍ حَاضِرَانِ"

"إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "أَخَوَیْ" اسمش منصوب بالیاء لفظا مضاف "زَیْدٍ" مضاف الیہ مجرور بالکسرہ لفظا، "حَاضِرَانِ" خبرش مرفوع بالالف لفظاً، باز "حَاضِرَانِ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر اسمِ "إِنَّ" خود یعمل عملہ فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم "إِنَّ"۔

✍ "إِنَّ الْمُتَّقِینَ فِي جَنَّاتٍ وَّعُیُوْنٍ":

"إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "الْمُتَّقِینَ" اسمش منصوب بالیاء لفظا "فِي جَنَّاتٍ" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا، باز "فِي" جارہ "جَنَّاتٍ" مجرور بالکسرہ لفظا ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتُوْا" ویا کہ "ثَابِتُوْنَ" مقدراست بناء بر اختلاف مذہبین. "ثَبَتُوْا" صیغہ فعل ماضی معلوم "واؤ" ضمیر غائب فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم "إِنَّ"۔ ویا کہ "ثَابِتُوْنَ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر اسم "إِنَّ" خود یعمل عملہ فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم "إِنَّ"۔ "واؤ" عاطفہ "عُیُونٍ" معطوف، "جَنَّاتٍ" معطوف علیہ اوست۔

(۱۹) اس کی مزید وضاحت یہ ہے کہ جب کلام میں "لَا" تکرار کیساتھ علی سبیل العطف ذکر کیا جائے اور ہر "لَا" کے بعد نکرہ غیر مفصولہ ہو تو اس میں پانچ صورتیں جائز ہیں:۔ 1۔ "إِنَّ" کی طرح دونوں عمل کریں، جیسے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ" 2۔ "لَیْسَ" کی طرح دونوں عمل کریں۔ یا "لَا" مہملہ ہو، اور مابعد مبتداء وخبر ہوں، جیسے "لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰہِ" 3۔ پہلا اسم مفتوح اور دوسرا مرفوع ہو، جیسے "لَاحَوْلَ

(۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بَاللّٰهِ (۲) لَاحَوْلٌ وَلَا قوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ

(۳) "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ (٤) لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(۵) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ

قواعد وفوائد

قاعدہ نمبر ۱: ''مَاوَلَا''مشبہ بلیس مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور انہیں حروف مشبہ بہ ''لَيْسَ'' اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ''لَيْسَ'' کے لفظاً اور معناً مشابہ ہیں، لفظاً اس طرح مشابہ ہیں کہ جس طرح ''لَيْسَ'' رافع الاسم اور ناصب الخبر ہے، اسی طرح یہ بھی رافع الاسم اور ناصب الخبر ہیں اور معناً مشابہت اس طرح ہے کہ دونوں نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: اہل حجاز کے نزدیک ''مَاوَلَا'' دونوں عمل کرتے ہیں، اس لیے اس کو ''مَا'' حجازیہ کہتے ہیں اور بنو تمیم کے نزدیک یہ عمل نہیں کرتے۔ اہل حجاز کا مذہب راجح ہے، کیونکہ یہ قرآن مجید کے موافق ہے، جیسے ''مَاهٰذَابَشَرًا''(یوسف:21) اور ''مَاهُنَّ أُمَّاتِهِمْ''(المجادلہ:2).

قاعدہ نمبر ۳: ''مَا'' معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتی ہے اور ''لَا'' صرف نکرہ پر داخل ہوتی ہے، تاہم اگر ''لَا'' معرفہ پر داخل ہو تو ملغی از عمل ہو گا اور اس کا تکرار واجب ہو گا، جیسے ''لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَاأَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَوَلَااللَّيلُ سَابِقُ النَّهَارِ''(یٰسٓ:40)

قاعدہ نمبر ۴: ''مَا'' کے عمل کے لیے تین شرائط ہیں:۔ 1۔ اس کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہ ہو، جیسے ''مَاقَائِمٌ زَيْدٌ''۔ لیکن اگر خبر ظرف ہو تو اس صورت میں ''مَا'' ملغی از عمل نہ ہو گا، جیسے ''مَاعِنْدِيْ زَادٌ وَلَارَاحِلَةٌ'' وغیرہ۔ 2۔ اس کی خبر پر ''إِلَّا'' داخل نہ ہو، جیسے ''وَمَامُحَمَّدٌإِلَّا رَسُوْلٌ''۔ 3۔ اس کے اسم پر ''إِنْ'' داخل نہ

وَلَاقُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ'' 4۔ پہلا مرفوع ہو، اور دوسرا مفتوح ہو، جیسے ''لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه'' 5۔ پہلا اسم مبنی بر فتحہ ہو، اور دوسرا ''لَا'' کے اسم کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہو، جیسے ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰه''۔ اس کی دیگر مثالیں یہ ہیں۔ لَابَيْعٌ فِيهِ وَلَاخُلَّةٌ وَلَاشَفَاعَةٌ۔(البقرة:254) فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔(البقرة:197) وغیرہ۔

ہو، جیسے ''مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ''۔ اگر مذکورہ تینوں صورتوں میں سے ایک صورت بھی پائی گئی تو اس وقت ''مَا'' ملغی از عمل ہو جائے گا۔

فائدہ نمبر ۱: لائے نفی جنس ناصب الاسم رافع الخبر ہے، جیسے ''لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ''۔

فائدہ نمبر ۲: لائے نفی جنس کے عمل کے لیے چار شرائط ہیں: ۔1۔ ''لَا'' نافیہ ہو، زائدہ نہ ہو۔ اگر زائدہ ہو تو ملغی از عمل

ہوگا، جیسے ''لَاسَعِيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَاخَلِيْلٌ''۔ 2۔ نفی جنس کے لیے ہو، نفی مفرد کے لیے نہ ہو۔ اگر ہو تو ملغی از عمل ہوگا، جیسے ''لَا رَجُلٌ مُسَافِرٌ''۔ 3۔ نفی جنس علی سبیل التنصیص ہو، علی سبیل الاحتمال نہ ہو۔ 4۔ لائے نفی جنس پر حرف جر داخل نہ ہو۔ اگر ہو تو ملغی از عمل ہوگا، جیسے ''سَافَرْتُ بِلَازَادٍ''۔ 5۔ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ ہو۔ اگر معرفہ ہو تو ملغی از عمل ہوگا، جیسے ''لَا الْمُعَلِّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ''۔ 6۔ لائے نفی جنس کا اسم ''لَا'' کیساتھ متصل ہو۔ اگر نہ ہو تو ملغی از عمل ہوگا، جیسے ''لَا فِيْهَا غَوْلٌ''۔

قاعدہ نمبر ۵: لائے نفی جنس کی خبر اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں، اگرچہ جار مجرور کیوں نہ ہو۔

قاعدہ نمبر ۶: لائے نفی کا اسم کبھی مفرد ہوگا، جیسے ''لَا رَيْبَ فِيه''، کبھی مضاف ہوگا، جیسے ''لَا رَجُلَ سَوْءٍ عِنْدَنَا'' اور کبھی مشابہ بالمضاف ہوگا، جیسے ''لَا مُسَافِراً الْيَومَ حاضرٌ'' وغیرہ۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ ''مَا'' کی مثال: مَا هٰذَا بَشَرًا:

''مَا'' حرف از حروف مشبہ بلیس رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد، ''هٰذَا'' اسم اشارہ اسمش مرفوع محلا ''بَشَرًا'' خبرش منصوب بالفتحہ لفظا، باز ''بَشَرًا'' صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر اسم ''مَا'' خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ''مَا''۔

✍ ''لَا'' کی مثال: لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ:

''لَا'' حرف از حروف مشبہ بلیس رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد ''رَجُلٌ'' اسمش مرفوع بالضمہ لفظا ''أَفْضَلَ'' خبر است منصوب بالفتحہ لفظا باز ''أَفْضَلَ'' اسم تفضیل تکیہ گرفتہ بر اسم ''لَا'' خود یعمل عمل فعلہ ضمیر

درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم "لَا"، "مِنْ" جارہ "کاف" ضمیر خطاب مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "أَفْضَلَ" شبہ فعل است۔

سوالات

امثلہ ذیل میں ماولا مشبہ بلیس اور لائے نفی جنس کے عمل میں غور کرکے یہ بتاؤ کہ کس مثال میں کونسی قسم ہے اور ترجمہ و ترکیب کرو؟

لَاعَقْلَ لَه، لَا دِيْنَارَ وَلَادِرهمَ لِزَيْدٍ، لَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِىْ، مَا أَنْتَ بِمُؤمِنٍ، مَا هذَا بَشَرًا، مَا لَكُمْ عِنْدِىْ زَادٌ وَلَا رَاحِلَةٌ، لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا مُرُوْءَةَ لَه، لَاَ فَقْرَ لِلْعَاقِلِ، لَا حُرْمَةَ لِلْفَاسِقِ، لَا رَاحَةَ لِلْحَسُوْدِ، لَا غَمَّ لِلْقَانِعِ، لَا كَرَامَةَ لِلْكَاذِبِ، مَا هُنَّ أَمَّهَاتِهِم، يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَوْمٌ لَّابَيْعٌ فِيْه وَلَاخُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ، لَا مُرُوْءَةَ لِلْمَرْأَةِ، لَاعَقْلَ لِلْكَافِرِ، لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَه، مَا هٰذَا قَوْلَ الْبَشَرِ، مَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ-[20]

---

(۲۰) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ "لَاعَقْلَ لَه":

"لَا" لائے نفی جنس "عَقْلَ" نکرہ مفردہ غیر مفصولہ اسمش مبنی بر فتحہ "لَه" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا، "ل" جارہ "ہ" ضمیر غائبین مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے مذکور ما قبل، جار مجرور متعلق بہ "وُجِدَ" ویا کہ "مَوْجُوْدٌ" کہ مقدر است بنابر اختلاف مذہبین، "وُجِدَ" صیغہ فعل ماضی مجہول ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ "لَا"۔ ویا کہ "مَوْجُوْدٌ" صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر اسمِ "لَا" خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ "لَا"۔

✍ "لَادِيْنَارَوَلَادِرهمَ لِزَيْدٍ":

"لَا" لائے نفی جنس "دِيْنَارَ" نکرہ مفردہ غیر مفصولہ اسمش مبنی بر فتحہ "وَ" عاطفہ "لَادِرْهمَ" معطوف "لَادِيْنَارَ" معطوف علیہ، باز "لَا" زائدہ محضہ از برائے تاکیدِ نفی "دِرْهمَ" نکرہ مفردہ غیر مفصولہ اسمش مبنی بر فتحہ "لِزَيْدٍ" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا "لِ" جارہ "زَيْدٍ" مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "وُجِدَا" ویا کہ "مَوْجُوْدَانِ" کہ مقدر است بنابر اختلاف مذہبین۔ "وُجِدَا" صیغہ فعل ماضی مجہول "الف" ضمیر بارز مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ "لَا"۔ ویا کہ "مَوْجُوْدَانِ" صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر اسم "لَا" خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر است مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ "لَا"۔

✍ "مَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا":

"مَا" حرف از حروف مشبہ بلیس رافع الاسم ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد "أَنْتَ" ضمیر مخاطب اسمش مرفوع محلا "بِمُؤْمِنٍ" ظرف مستقر خبرش منصوب محلا "بِ" زائدہ جارہ "مُؤْمِنٍ" مجرور بالکسرہ لفظا، جار مجرور مستغنی از متعلق است۔ باز "مُؤْمِنٍ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر

اسمِ ''مَا''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعل است مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ ''مَا''۔ ''لِ'' جارہ ''نَا''ضمیر متکلم مع الغیر مجرورومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''مُؤْمِنٍ''شبہ فعل است۔

✍ ''لَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ'':

(الف) ''لَا''لائے نفی جنس''كَيْلَ''نکرہ مفردہ غیر مفصولہ اسمش مبنی بر فتحہ ''لَكُمْ''''لَام'' جارہ ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرورو منصوب محلامفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''كَيْلَ''شبہ فعل است۔''عِنْدِيْ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا''عِنْدِ''ظرف مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ تقدیراًمضاف ''يْ'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا۔ ظرف متعلق بہ ''وُجِدَ''ویاکہ ''مَوْجُوْدٌ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین،''وُجِدَ''صیغہ فعل ماضی مجہول ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلاراجع بسوئے اسمِ ''لَا''۔ویاکہ ''موجود''صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ براسم ''لَا''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتراست مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلاراجع بسوئے اسمِ ''لَا''۔

(ب) ''لَا''لائے نفی جنس''كَيْلَ''نکرہ مفردہ غیر مفصولہ اسمش مبنی بر فتحہ ''لَكُمْ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا،''لام'' جارہ ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرورومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''وُجِدَ ''ویاکہ ''مَوْجُوْدٌ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین،''وُجِدَ''صیغہ فعل ماضی مجہول ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلاراجع بسوئے اسمِ ''لا''۔ویاکہ ''مَوْجُوْدٌ''صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ براسم ''لا''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلاراجع بسوئے اسمِ ''لا''۔''عِنْدَ''ظرف مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ تقدیراًمضاف ''يْ''ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا۔ ظرف متعلق بہ ظرف۔

✍ ''مَا لَكُمْ عِنْدِيْ زَادٌ وَلَا رَاحِلَةٌ'':

اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں:۔**پہلی ترکیب:** ''مَا''حرف از حروف مشبہ بلیس رافع الاسم وناصب الخبر اسم وخبر می طلبد،''لَكُمْ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا،''لام'' جارہ ''كُمْ'' ضمیر مخاطبین مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''وُجِدَا''ویاکہ ''مَوْجُوْدَانِ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین،''وُجِدَا'' صیغہ فعل ماضی مجہول ''الف''ضمیر بارز مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلاراجع بسوئے اسمِ ''ما''مؤخر۔ویاکہ ''مَوْجُوْدَانِ ''صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ براسم ''مَا''مؤخر خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتراست مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ ''مَا''مؤخر۔''عِنْدَ''ظرف مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ تقدیراًمضاف ''ی'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا۔ ظرف متعلق بہ ظرف۔''زَادٌ''اسمش مؤخرش مرفوع بالضمہ لفظاً،''واؤ''عاطفہ''لَا''زائدہ محض ازبرائے تحسین کلام۔''رَاحِلَةٌ''معطوف ''زَادٌ''معطوف علیہ اوست۔ **دوسری ترکیب:** ''مَا''حرف از حروف مشبہ بلیس رافع الاسم وناصب الخبر اسم وخبر می طلبد،''لَكُمْ''''لام'' جارہ ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرور و منصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ظرف۔''عِنْدِيْ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا،''عِنْدَ'' ظرف مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ تقدیراًمضاف ''ی'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا۔ ظرف متعلق بہ ''وُجِدَا'' ویاکہ ''مَوْجُوْدَانِ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین،''وُجِدَا''صیغہ فعل ماضی مجہول ''الف'' ضمیر بارز مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلاراجع بسوئے اسمِ ''مَا''مؤخر۔ویاکہ مَوْجُوْدَانِ''صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ براسم ''مَا''مؤخر،خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ ''مَا''مؤخر۔ ''زَادٌ''اسمش مؤخرش مرفوع بالضمہ لفظاً،''واؤ''عاطفہ ''لا''زائدہ محض ازبرائے تحسین کلام۔''رَاحِلَةٌ''معطوف ''زَادٌ''معطوف علیہ اوست۔

فصل۔۔۔۔حروف نداء کا بیان

✍ "لَا عَقْلَ لِلْكَافِرِ":

"لَا" لائے نفی جنس "عقل" نکرہ مفردہ غیر مفصولہ اسمش مبنی بر فتحہ "لِلْكَافِرِ" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا، "لام" جارہ "کافِرِ" مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتَ" ویاکہ "ثَابِتٌ" مقدراست براختلاف مذہبین، "ثَبَتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسمِ "لا" ویاکہ "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ براسمِ "لا" خودیعملہ عملہ فعلہ، ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئےاسمِ "لا"۔ "الف لام" بمعنی "اَلَّذِیْ" اسم موصول "کافر" صلہ اوست۔ باز "کَافِرِ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصول خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے موصول۔

✍ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ:

"ما" حرف از حروف مشابہ بلیس رافع الاسم و ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد، "هُنَّ" ضمیر غائبات اسمش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورات ماقبل "أُمَّهَاتِ" خبرش منصوب بالکسرہ لفظاً مضاف "هِمْ" ضمیر غائبین مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل۔

✍ يَوْمُ القِيَامَةِ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ:

"یَوْمُ" مبتداءاست مرفوع بالضمہ لفظا مضاف "القیامةِ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا "یَوْمٌ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظاموصوف "لَا بَيْعٌ فِيهِ" جملہ صفت اوست، "لا" لائے نفی جنس ملغی از عمل "بَيْعٌ" مبتداءاست مرفوع بالضمہ لفظا "فِيْهِ" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا "فِي" جارہ "ہ" ضمیر غائب مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے موصوف جار مجرور متعلق با "ثَبَتَ" ویاکہ "ثَابِتٌ" مقدراست بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔ "واو" عاطفہ "لا" زائدہ محض از برائے تاکید نفی "خُلَّةٌ" معطوف "بَيْعٌ" معطوف علیہ است۔ "واو" عاطفہ "لا" زائدہ محض از برائے تاکید نفی "شَفَاعَةٌ" معطوف "خُلَّةٌ" معطوف علیہ قرباً "بَيْعٌ" معطوف علیہ بعداً۔ (بعض حضرات نے "لا" کومشابہ بلیس قراردیاہے، تاہم یہ درست نہیں۔ دیکھئے تفسیر "اللباب لابن عادل الدمشقی": 396/3، "الدر المصون فی علوم الکتاب المکنون": 323/2، اعراب القرآن درویش: 380/1)

✍ مَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ:

"مَا" حرف از حروف مشابہ بلیس رافع الاسم و ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد، "هُمْ" ضمیر غائبین اسمش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ماقبل۔ "بِخَارِجِينَ" خبرش منصوب محلا۔ "ب" زائدہ جارہ "خَارِجِينَ" مجرور بالیا لفظا و منصوب محلا، جار مجرور مستغنی از متعلق است۔ "مِنْ" جارہ "النَّارِ" مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "خَارِجِينَ" شبہ فعل است۔

✍ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ:

"لا" لائے نفی جنس "إِكْرَاهَ" نکرہ مفردہ غیر مفصولہ اسمش مبنی بر فتحہ "فی الدین" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا "فِي" جارہ "الدِّينِ" مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق با "ثَبَتَ" ویاکہ "ثَابِتٌ" مقدراست بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ حروف نداء پانچ ہیں:- ''يَا، وَأَيَا، وَهَيَا، وَأَيْ، وَ هَمْزَه مفتوحہ۔''یہ حروف منادی مضاف کو نصب دیتے ہیں، جیسے ''يَاعَبْدَاللّٰه''- اور مشابہ مضاف کو بھی نصب دیتے ہیں، جیسے ''يَاطَالِعًا جَبَلًا''اور نکرہ غیر معین کو بھی نصب دیتے ہیں، جیسے کوئی اندھا کہے۔''يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ''۔اور منادی مفرد معرفہ مبنی بر رفع ہوگا، جیسے ''يَا زَيْدُ وَيَا زَيْدَانِ وَيَا مُسْلِمُوْنَ وَيَامُوْسىٰ وَيَاقَاضِيْ''.یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ ''أي، وهمزه''نزدیک کے لیے ہیں اور ''يَا، وَهَيَا''دور کے لیے ہیں اور ''يَا''عام ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: حروف نداء کو نداء اس لیے کہتے ہیں کہ نداء لغت میں آواز دینے کو کہتے ہیں اور ان حروف کیساتھ بھی متکلم مخاطب کو آواز دیتا ہے۔واضح رہے کہ جہاں نداء ہو وہاں چار چیزیں ہوں گی:۔ 1۔ منادِی(آواز دینے والا) 2۔ منادیٰ(جس کو آواز دی جائے) 3۔ حرف نداء(جس حرف کیساتھ آواز دی جائے) 4۔ مقصود بالنداء(جس غرض کے لیے آواز دی جائے)۔

قاعدہ نمبر ۲: منادیٰ کی چار قسمیں ہیں:۔ 1۔ مضاف، جیسے ''يَاعَبْدَاللّٰهِ'' 2۔مشابہ مضاف، جیسے ''يَاطَالِعًا جَبَلًا'' 3۔ نکرہ غیر معینہ، جیسے اندھے کا قول ''يَارَجُلًاخُذْبِيَدِيْ''! 4۔ مفرد معرفہ، جیسے ''يَاآدَمُ'' اول الذکر تینوں صورتوں میں منادی منصوب ہوتا ہے اور آخری صورت میں منادی مبنی علی الضم ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: منادیٰ مشابہ بالمضاف اس کو کہتے ہیں کہ منادیٰ مضاف نہ ہو لیکن مضاف کے مشابہ ہو، یعنی جس طرح مضاف کا معنی مضاف الیہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اسی طرح منادیٰ کا معنی دوسرے کلمے کو ملائے بغیر مکمل نہیں ہوتا جیسے ''طَالِعًا''کا معنی ہے چڑھنے والا یہ معنی ''جَبَلًا''کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

فائدہ نمبر ا: مفرد چار چیزوں کے مقابلہ میں آتا ہے:۔(1) مفرد مرکب کے مقابلہ میں۔(2) مفرد تثنیہ اور جمع کے مقابلہ میں۔(3) مفرد مضاف اور مشابہ بالمضاف کے مقابلہ میں۔(4) مفرد جملے کے مقابلے میں۔ یہاں منادی کی بحث میں مفرد مضاف اور مشابہ بالمضاف کے مقابلے میں ہے۔یعنی یہاں مفرد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ منادی مضاف یا مشابہ بالمضاف نہ ہو، آگے عام ہے، خواہ وہ واحد، تثنیہ اور جمع ہو، یہ سب مفرد میں داخل ہے۔

قاعدہ نمبر۴: جب معرف باللام اسم منادی واقع ہوتو اگر اسم مذکر ہو تو حرف نداء اور منادی کے درمیان ”أیُّھَا“ کا فصل اور اگر مؤنث ہو تو ”أَیَّتُھَا“ کا فصل لانا ضروری ہے، جیسے ”یَاأَیُّھَاالْإِنْسَانُ مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ“۔(الانفطار:6)اور ”یَاأَیَّتُھَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ“۔(الفجر:27)

قاعدہ نمبر۵: حروف نداء میں سے صرف ”یَاء“ کو حذف کرنا جائز ہے اور یہ حذف بکثرت پایا جاتا ہے، جیسے ”یُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ ھَذَا“ اور ”رَبِّ أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَیْكَ“ وغیرہ۔

قاعدہ نمبر٦: کبھی ”یَاء“ کے بعد منادیٰ کو حذف کیا جاتا ہے، جیسے ”یَا لَیْتَنِيْ کُنْتُ مَعَھُمْ، فَأَفُوْزَ فَوْزاً عَظِیْمًا“ یہاں منادیٰ ”قَوْمِ“ محذوف ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ”یَاء“ اصل میں نداء کے لیے استعمال ہوتی ہے، اگر اس کے بعد منادیٰ نہ ہو تو یہ حرف تنبیہ ہوگا، جیسے ”یَا لَیْتَ قَوْمِيْ یَعْلَمُوْنَ“ وغیرہ۔

چند حل شدہ تراکیب:

منادیٰ مضاف کی مثال: یَاعَبْدَاللهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ:

”یَا“ حرف ندا قائم مقام ”أَدْعُوْ“ ناصب منادی مضاف یا مشابہ بالمضاف یا نکرہ غیر معینہ ”عَبْدَ“ منادی مضاف منصوب بالفتحہ لفظا، لفظ ”اللهِ“ مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا ”أَقِمِ الصَّلَاةَ“ جملہ مقصود بالنداء است ”أَقِمِ“ صیغہ امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ”الصَّلَاةَ“ مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا۔

منادیٰ مشابہ بالمضاف کی مثال: یَا طَالِعاً جَبَلًا انْظُرْ إِلَيَّ:

”یَا“ حرف ندا قاءم مقام ”أَدْعُوْ“ ناصب منادی مضاف یا مشابہ بالمضاف یا نکرہ غیر معینہ ”طَالِعًا“ منادی مشابہ بالمضاف منصوب بالفتحہ لفظًا باز ”طَالِعًا“ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر موصوف مقدر خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف مقدر کہ ”رَجُلًا“ باشد ”رَجُلاً“ مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا ”انْظُرْ إِلَيَّ“ جملہ مقصود بالندا است، باز ”انْظُرْ“ صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستر فاعلش مرفوع محلا ”إِلٰی“ جار ”يَ“ ضمیر متکلم مجرور منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ”انْظُرْ“ فعل است۔

منادیٰ نکرہ غیر معینہ کی مثال: یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِيْ:

''یا'' حرف ندا قائم مقام ''أدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یا مشابہ بالمضاف یا نکرہ غیر معینہ ''رَجُلًا'' منادی نکرہ غیر معینہ منصوب بالفتحہ لفظًا ''خُذْ بِيَدِيْ'' جملہ مقصود بالنداء است، ''خُذْ'' صیغہ امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا، ''ب'' زائدہ جارہ ''يَد'' مجرور تقدیرًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور مستغنی از متعلق است، باز ''يَد'' مضاف ''ي'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا۔

سوالات

ذیل کی مثالوں میں منادی کی قسمیں بتاؤ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کرو؟

يَا يَحْيٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ، يُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا، يَاأَيُّها الْإِنْسَانُ مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ، يَا عَبْدَاللهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ، يَا ذَالْمَالِ أَنْفِقْ مِنْ مَالِكَ فِي سَبِيْلِ اللهِ، يَا أَيُّهَا الشَّابُ اغْتَنِمْ شَبَابَكَ، يَا ذَالشَّيْبَةِلَا تَذْهلْ عَنِ الْمَوْتِ، أَيُّها الْحَرِيْصُ اِقْنَعْ فَإِنَّ الْقَنَاعَةَ كَنْزٌ لَا يَفْنَىٰ، يَا هٰذَا لَا تَغْفَلْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ، يَا رَحْمٰنُ اِرْحَمْنَا، يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَاأَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ لَا أَعْبُدُمَاتَعْبُدُوْنَ، يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُك الْجَنَّةَ، يَا جَاهِلًا اِجْتهِدْ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، يَا مُتَعَلِّمًا رَاعِ أَدَبَ أُسْتَاذِكَ، تُوْبُوْا إِلَى اللهِ أَيُّها الْمُؤمِنُونَ، أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ أَخْلِصُوْا نِيَّا تِكُمْ فِي التَّعْلِيْمِ، يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِى خَلَقَكُمْ، يَا أَبَانَا اِسْتَغْفِرْلَنَا، يَاأَيُّهَاالدَّاعِى لَاتَتَجَاوَزْ عَنِ الْأَدَبِ فِي دُعَائِكَ۔[۲۱]

---

[۲۱] چند حل شدہ مثالیں:

✍ يَايَحْيٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ:

''یا'' حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ''يَحْيٰ'' منادی مفرد معرفہ مبنی علی مایرفع بہ ''خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ'' جملہ مقصود بالنداء است، ''خُذِ'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا ''الْكِتَابَ'' مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا ''ب'' جارہ، ''قُوَّة'' مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''خُذْ'' فعل است۔

✍ يُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا:

''يُوْسُفُ'' منادی بحذف حرف نداء کہ تقدیرش ''يَا يُوْسُفُ'' باشد، ''یا'' حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ''يُوْسُفُ'' منادی مفرد مبنی علی الضم ''أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا'' جملہ مقصود بالنداست۔ ''أَعْرِضْ'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''عَنْ'' جار ''هٰذَا'' اسم اشارہ مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''أَعْرِضْ'' فعل است۔

✍ يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ:

''يَا'' حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یامشابہ مضاف یانکرہ غیر معینہ ''أَيُّهَا'' منادی مفرد معرفہ مبنی علی الضم موصوف ویاکہ مبدل منہ ''هَا'' حرف تنبیہ ''الْإِنْسَانُ'' صفت، ویاکہ بدل اوست مرفوع بالضمہ لفظا ''مَا غَرَّكَ الخ'' جملہ مقصود بالنداااست۔ ''مَا'' استفہامیہ بمعنی'' أَيُّ شَيْءٍ''، ''أَيُّ'' مبتدا است مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''شَيْءٍ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظاً، ''غَرَّكَ'' جملہ خبرش مرفوع محلا، ''غَرَّ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔ ''كَ'' ضمیر مخاطب مفعول بہ است منصوب محلا، ''ب'' جارہ ''رَبِّ'' مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''غَرَّ'' فعل است، باز ''رَبِّ'' موصوف مضاف ''كَ'' ضمیر مخاطب مضاف الیہ اوست مجرور محلا، ''الْكَرِيمِ'' صفت اوست مجرور بالکسرہ لفظا۔ باز ''الْكَرِيمِ'' صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع راجع بسوئے موصوف۔

✍ يَا ذَاالْمَالِ أَنْفِقْ مِنْ مَالِكَ فِي سَبِيْلِ اللهِ:

''يَا'' حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ، ''ذَا'' منادی مضاف منصوب بالالف لفظا مضاف ''الْمَالِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا ''أَنْفِقْ الخ'' جملہ مقصود بالنداء ''أَنْفِقْ'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''مِنْ'' جارہ ''مَالِ'' مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''أَنْفِقْ'' فعل است۔ ''مَالِ'' مضاف ''كَ'' ضمیر مخاطب مضاف الیہ است مجرور محلا ''فِيْ'' جارہ ''سَبِيْلِ'' مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''أَنْفِقْ'' فعل است۔ ''سَبِيْلِ'' مضاف لفظ ''اللهِ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظاً۔

✍ أَيُّها الْحَرِيْصُ اقْنَعْ فَإِنَّ الْقَنَاعَةَ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى:

''أَيُّها'' منادی بحذف بحرف نداء کہ تقدیرش ''يَا أَيُّها'' باشد، ''يَا'' حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یامشابہ مضاف یانکرہ غیر معینہ ''أَيُّها'' منادی مفرد معرفہ مبنی علی الضم موصوف ویاکہ مبدل منہ ''هَا'' حرف تنبیہ ''الْحَرِيْصُ'' صفت، ویاکہ بدل اوست مرفوع بالضمہ لفظاً ''اِقْنَعْ الخ'' جملہ مقصود بالنداءاست۔ ''اِقْنَعْ'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا ''ف''۔ تعلیلیہ، مابعد جملہ معللہِ ما قبل جملہ معلَلہ، ''إِنَّ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ''الْقَنَاعَةَ'' اسمش منصوب بالفتحہ لفظًا ''كَنْزٌ'' خبرش مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ '' لَا يَفْنٰى'' جملہ صفت اوست مرفوع محلا۔ ''لَا'' نافیہ ''يَفْنٰى'' صیغہ فعل مضاع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیرًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔

✍ ''يَا هٰذَا لَا تَغْفُلْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ'':

''يَا'' حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ''هٰذَا'' منادی مفرد معرفہ مبنی علی ما یرفع بہ ''لَا تَغْفُلْ'' جملہ مقصود بالنداء است۔ ''لَا'' ناہیہ جازمہ جازم المستقبل ''تَغْفَلْ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منہی مجزوم بحذف حرکت، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''عَنْ'' جارہ ''ذكر'' مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''تغفل'' فعل است۔ ''ذِكْرِ'' مضاف ''الله'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظاً۔

✍ ''يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ'':

''یَا''حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ'' ناصب منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ''ذَا''منادی مضاف منصوب بالالف لفظاً''الْجَلَالِ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً''واؤ''عاطفہ '' الْإِکْرَام''معطوف ''الْجَلَالِ'' معطوف علیہ است۔ جملہ مقصود بالنداء محذوف است کہ تقدیریش ''اغْفِرْلَنَا'' باشد۔''اغْفِرْ''صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً''لَ'' جارہ ''نَا''ضمیر متکلم مجرور و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''اغْفِرْ''فعل است۔

✍ یَاأَیُّھَا الْکَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ:

''یَا''حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ''ناصب منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ''أَیُّھَا''منادی مفرد معرفہ مبنی علی الضم موصوف و یا کہ مبدل منہ ''ھَا'' حرفِ تنبیہ ''الْکَافِرُونَ''صفت و یا کہ بدل اوست مرفوع بالواو لفظا، باز''ال'' بمعنی ''الَّذِیْ''اسم موصول ''کافرون''صلہ اوست، ''کَافِرُوْنَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے موصول۔''لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ''جملہ مقصود بالنداء است۔''لَا''نافیہ غیر عاملہ ''أَعْبُدُ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''مَا''موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ صفت خویش مفعول بہ اوست منصوب محلا، باز ''مَا''موصولہ یا موصوفہ ''تَعْبُدُونَ''جملہ صلہ یا صفت اوست، باز''تَعْبُدُونَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا، ''ہ''ضمیر عائد محذوف است۔ باز''ہ''ضمیر مفعول بہ است منصوب محلاراجع بسوئے اسم موصول۔ و یا کہ ''مَا'' مصدریہ ''تَعْبُدُونَ''جملہ بتاویل مصدر مفعول مطلق است کہ تقدیرش ''عِبَادَتَکُمْ'' باشد۔ باز''عبادت''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ''کم''ضمیر مخاطبین مضاف الیہ است مجرور محلاً۔

(دیکھئے اعراب القرآن درویش:601/10، الدر المصون:131/11)

✍ '' یَاآدَمُ اسْکُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ'':

''یَا''حرف نداء قائم مقام ''أَدْعُوْ''ناصب منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ''آدَمُ''منادی مفرد مبنی علی الضم ''اسْکُنْ أَنْتَ الخ''جملہ مقصود بالنداء است ''اسْکُنْ''صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر است فاعلش مرفوع محلا مؤکد ''أَنْتَ''ضمیر مخاطب تاکید اوست ''واؤ'' عاطفہ ''زَوْجُكَ'' معطوف ،ضمیر مستتردر''اسْکُنْ''معطوف علیہ اوست ،باز''زَوْجُ''مضاف''كَ''مضاف الیہ مجرور محلاً''الْجَنَّةَ''مفعول بہ و یا کہ مفعول فیہ منصوب بالفتحہ لفظاً۔ و یا کہ ''واؤ'' عاطفہ ''زَوْجُكَ''جملہ معطوف کہ تقدیرش ''وَلْتَسْکُنْ زَوْجُكَ'' باشد۔ و''اسْکُنْ أَنْتَ''جملہ معطوف علیہ اوست۔''لِتَسْکُنْ''صیغہ فعل امر غائب معلوم مجزوم بحذف حرکت''زَوْجُ'' فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف''كَ''ضمیر مخاطب مضاف الیہ اوست مجرور محلا''الْجَنَّةَ''مفعول بہ است و یا کہ مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔

(دیکھئے الدر المصون:279/1، اعراب القرآن درویش:85/1، تفسیر اللباب:547/1)

✍ ''تُوْبُوْا إِلَی اللهِ أَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ'':

''تُوْبُوْا''صیغہ امر حاضر معلوم ''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ''إلَی'' جارہ ''اللهِ'' مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''تُوْبُوْا'' فعل است ''أَیُّھَا''منادی بحذف حرف نداء کہ تقدیرش ''یَا أَیُّھا'' باشد۔''أَیُّھَا''منادی مفرد معرفہ مبنی علی الضم موصوف و یا کہ مبدل منہ ''ھَا''حرفِ تنبیہ ''الْمُؤْمِنُوْنَ''صفت، و یا کہ بدل اوست مرفوع بالواؤ لفظاً۔ جملہ مقصود بالنداء محذوف کہ دال است براُو جملہ متقدمہ کہ تقدیرش ''أَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ تُوْبُوْا إِلَی اللهِ'' باشد۔

فصل دوم۔۔۔فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کابیان

فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کی دوقسمیں ہیں:۔

1۔حروف ناصبہ 2۔حروف جازمہ

(۳)حروف ناصبہ: وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں،چارہیں:۔اول: ''أنْ''، جیسے''أُرِیْدُ أَنْ تَقُوْمَ''اور ''أنْ'' فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوجاتاہیں،یعنی''أُرِیْدُ قِیَامَكَ''اوراسی وجہ سے''أنْ''کو''أنْ''مصدریہ کہتے ہیں۔دوم: ''لَنْ''، جیسے''لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ''اور لن نفی کی تاکید کیلئے ہے۔سوم: ''کَیْ''، جیسے''أَسْلَمْتُ کَیْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ''.چہارم:''إِذَنْ''، جیسے''إِذَنْ أُکْرِمَكَ''اس شخص کے جواب میں جو کہے۔''أَنَا آتِیْكَ غَدًا''۔

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ درج ذیل چھ حروف کے بعد''أنْ''ناصبہ مقدر ہوتاہےاور فعل مضارع کو نصب دیتاہے:

(۱)۔۔۔'' حَتّٰی ''کے بعد جیسے''مَرَرْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْبَلَدَ''.

(۲)۔۔۔اور لام جحد (وہ ہوتاہے جو''کَانَ''منفی کی خبرپرتاکیدکے لیےداخل ہو)کے بعد جیسے''مَاکَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ''۔

(۳)۔۔۔اس''أوْ''کے بعدجو''إِلٰی أَنْ''یا''إِلَّا أَنْ''کے معنٰی میں ہو،،جیسے''لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْتُعْطِیَنِی حَقِّیْ''.

(٤)۔۔۔''واؤ''صرف کے بعد،جیسے:

''لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَّتَأْتِیَ مِثْلَهُ عَارٌ عَلَیْكَ إِذَا فَعَلْتَ عَظِیْمٌ''

(٥)۔۔۔'' لَام کَیْ''(لام سببیہ)کے بعد،جیسے''أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ''.

(٦)۔۔۔اس''فَاء''کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں ہووہ چھ چیزیں یہ ہیں: (1) امر(2)نہی(3)نفی(4) استفہام(5)تمنی(6)عرض۔

قواعدوفوائد

قاعدہ نمبر ا: ''أَن''مصدریہ فعل کو بتاویل مصدر کر دیتا ہے اور یہ مصدر مؤول کبھی حالت رفعی میں ہوتا ہے، جیسے ''وَأَنْ تَعْفُوْا أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی'' (البقرۃ:237) اور کبھی حالت نصبی میں ہوتا ہے، جیسے ''فأَرَدْتُ أَنْ أَعِيْبَهَا'' (الکھف:69)۔اور ''لَنْ''فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے ''قَالُوْا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ'' (طٰہٰ:91) اور ''كَيْ''سببیہ کا ما قبل مابعد کے لیے سبب ہوتا ہے اور ''إِذَنْ''اس کا مابعد ما قبل کے لیے جزاء اور جواب ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ا: ''فاء'' کے بعد ''أَنْ''مقدر ہوتا ہے، لیکن اس کے لیے دو شرطیں ہیں:۔ 1۔ ''فاء''کا ما قبل مابعد کے لیے سبب ہو۔ 2۔ ''فاء'' سے ما قبل چھ چیزوں (امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض) میں سے کوئی ایک ہو۔ 1۔ امر کی مثال، جیسے ''زُرْنِيْ فَأُكْرِمَکَ'' 2۔ نہی کی مثال، جیسے ''لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ'' (طٰہٰ:61) 3۔ استفہام کی مثال، جیسے ''مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيْراً''(البقرۃ:245) 4۔ تمنی کی مثال، جیسے ''يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزاً عَظِيْماً''(النساء:73) 5۔ نفی کی مثال، جیسے ''مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا'' 6۔ عرض کی مثال، جیسے ''أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْراً''۔

قاعدہ نمبر ۲: اگر ''إِذَنْ''، ''فاء'' عاطفہ اور ''واؤ'' عاطفہ کے بعد واقع ہو تو اس کو عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں، البتہ عمل نہ دینا راجح ہے، جیسے ''إِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيْلاً'' (الاسراء:76) اور ''فَإِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْراً''۔(النساء:153) وغیرہ۔

چند حل شدہ تراکیب:

''أَنْ''کی مثال: أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ:

''أَنْ تَصُوْمُوْا''جملہ بتاویل مصدر مبتداء است مرفوع محلا ''أَنْ''مصدریہ ناصبہ ناصبۂ المستقبل ''تَصُوْمُوْا''صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بحذف نون اعرابی ''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ''خَيْرٌ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا، باز ''خَيْرٌ''صیغہ اسم تفضیل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء ''لام''حرف جارہ ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''خَيْرٌ''شبہ فعل است۔

✍ ''لَنْ''کی مثال: لَنْ يَّجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيْلًا:

''لَنْ''ناصبہ نافیہ تاکیدیہ ناصبۃ المستقبل ''يَجْعَلَ''صیغہ فعل مضارع معلوم منفی منصوب بالفتحہ لفظًا ''اللهُ'' فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا ''لام'' جارہ ''الْكَافِرِيْنَ'' مجرور بالیاء لفظًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''يَجْعَلَ''، فعل منفی است ''ال'' بمعنی ''الذِّيْنَ'' اسم موصول، ''كَافِرِيْنَ'' صلہ اوست ، باز ''كَافِرِيْنَ'' صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم موصول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول ''على'' جارہ ''الْمُؤْمِنِيْنَ'' مجرور بالیاء لفظًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''يَجْعَلَ''، فعل منفی است ''ال'' بمعنی ''الذِّيْنَ'' اسم موصول ''مُؤْمِنِيْنَ'' صلہ اوست باز ''مُؤْمِنِيْنَ'' صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم موصول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول ''سَبِيْلًا'' مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظا۔

✍ ''كَيْ''کی مثال: أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ:

''أَسْلَمْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ''كَيْ'' سببیہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل ''أَدْخُلَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''الْجَنَّةَ'' مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظا۔

✍ ''إِذَنْ''کی مثال: أَنَا اٰتِيْكَ غَدًا إِذَنْ أُكْرِمَكَ:

''أَنَا'' ضمیر مبتداء است مرفوع محلا ''اٰتِيْكَ'' جملہ خبرش مرفوع محلا ''اٰتِيْ'' صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیرا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''كَ'' ضمیر خطاب مفعول بہ است منصوب محلا ''غَدًا'' مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظا ''إِذَنْ'' جزائیہ ناصبۃ المستقبل ''أُكْرِمَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''كَ'' ضمیر خطاب مفعول بہ است منصوب محلا۔

سوالات

امثلہ مذکورہ میں ہر مضارع کا ناصب بتاؤ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب بھی کرو؟

يُرِيْدُ اللهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ، يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ، أَقِمِ الصَّلَاةَ فَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ، لَا تَعْصِ اللهَ فَتُعَذَّبَ، لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ، أَيْنَ الْمَاءُ فَأَشْرَبَهُ، لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ، أَلَا

تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا، يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ ، لاَ تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَّتَأْتِيَ مِثْلَهُ، يُرِيْدُ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِها، لأَجْتَهِدَنَّ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ أَوْ أَفُوْزَ، أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ، مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا، لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ[۲۲].

چند حل شدہ مثالیں:[(۲۲)]

✍ "يُرِيدُ اللهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ":

"يُرِيدُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا، لفظ "الله" فاعلش مرفوع بالضمہ لفظا "لَا" لام زائدہ جارہ "يُبَيِّنَ" جملہ بتقدیر "أَنْ" بتاویل مصدر مجرور ومنصوب محلا، جار مجرور مستغنی از متعلق است۔ باز "أَنْ" مصدریہ ناصبۃ المستقبل "يُبَيِّنَ" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے لفظ "اللهُ"، "لام" جارہ "كُمْ" ضمیر مخاطبین مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "يُبَيِّنَ" فعل است۔ ویا کہ "لام" ناصبہ عندالکوفیین "يُبَيِّنَ" جملہ بتاویل مصدر مفعول بہ است منصوب محلا الخ۔۔۔ ویا کہ "لِيُبَيِّنَ" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا برائے مبتداء محذوف کہ "إِرَادَةُ اللهِ" باشد۔ باز "إِرَادَةُ" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف لفظ "اللهِ" مضاف الله اوست مجرور بالکسرہ لفظاً "لِ" جارہ "يُبَيِّنَ" جملہ بتقدیر "أَنْ" بتاویل مصدر مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتٌ" مقدر است بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔ (دیکھئے الدر المصون: 659/3، تفسیر اللباب: 329/6)

✍ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ:

"يُرِيدُونَ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی "واؤ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل "أَنْ يَخْرُجُوا" جملہ بتاویل مصدر مفعول بہ است منصوب محلا "أَنْ" مصدریہ ناصبہ ناصب المستقبل "يَخْرُجُوا" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بحذف نون اعرابی "واؤ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل "مِنْ" جارہ "النَّارِ" مجرور بالکسرہ لفظا ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "يَخْرُجُوا" فعل است۔ ویا کہ "أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ" جملہ بتاویل مصدر خبرش مرفوع محلا برائے مبتداء محذوف کہ "إِرَادَتُهُمْ" باشد، باز "ارادة" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظا مضاف "هُمْ" ضمیر غائبین مضاف الیہ الخ۔۔۔ (تفسیر الدر المصون: 257/4)

✍ مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ:

"مَا" نافیہ غیر عاملہ "كَانَ" صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر می طلبد لفظ "اللهُ" اسمش مرفوع بالضمہ لفظا "لِيُعَذِّبَهُمْ" جملہ خبرش منصوب محلا "لام" زائدہ جارہ "يُعَذِّبَهُمْ" جملہ بتقدیر "أن" بتاویل مصدر مجرور ومنصوب محلا، جار مجرور مستغنی از متعلق، باز "أن" مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل "يُعَذِّبَ" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے "اللهُ"، "هُمْ" ضمیر غائبین مفعول بہ اوست منصوب محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل۔ ویا کہ "مَا" نافیہ غیر عاملہ "كَانَ" صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم و خبر می طلبد لفظ "اللهُ" اسمش مرفوع بالضمہ لفظا، خبر محذوف کہ "مُرِيْدًا" باشد۔ "لِيُعَذِّبَهُمْ" جار مجرور متعلق بہ "مُرِيْدًا" شبہ فعل است الخ۔۔۔

✍ "ذَرْنِيْ فَأكْرِمَكَ":

"ذَرْنِيْ" صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "ن" وقایہ "یْ" ضمیر متکلم مفعول بہ اوست منصوب محلا "فا" سببیہ عاطفہ "أكْرِمَكَ" جملہ بتقدیر "أن" بتاویل مصدر معطوف، معطوف علیہ محذوف کہ "زِيَارَة" باشد۔ باز "أن" مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل "أكْرِمَكَ" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "ك" ضمیر مخاطب مفعول بہ اوست منصوب محلا۔

✍ "أقِمِ الصَّلَاةَ فَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ":

"أقِمِ" صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "الصَّلَاةَ" مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظا "فا" سببیہ عاطفہ "تَدْخُلَ" جملہ بتقدیر "أن" بتاویل مصدر معطوف، معطوف علیہ محذوف کہ "إقَامَةٌ" باشد۔ باز "أن" مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل "تَدْخُلَ" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "الْجَنَّةَ" مفعول بہ اوست منصوب محلًا۔

✍ "لاَ تَعْصِ اللهَ فَتُعَذَّبَ":

"لا" ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل "تَعْصِ" صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرف علت ضمیر درو مستتر فاعل مرفوع محلا لفظ "اللهَ" مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظاً "فا" سببیہ عاطفہ "تُعَذَّبَ" جملہ بتقدیر "أن" بتاویل مصدر معطوف، معطوف علیہ محذوف کہ "عِصْيَاناً" باشد۔ باز "أن" مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل "تُعَذَّبَ" صیغہ فعل مضارع مجہول منصوب بالفتحہ لفظا ضمیر درو مستتر مفعول مالیسم فاعلہ است مرفوع محلا۔

✍ "أيْنَ الْمَاءُ فَأشْرِبَهُ":

"أيْنَ" ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلا ظرف متعلق بہ "وَجَدَ" ویا کہ "مَوْجُوْدٌ" مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔ "الْمَاءُ" مبتدا موخر اوست مرفوع بالضمہ لفظا "فا" سببیہ عاطفہ "أشْرِبَهُ" جملہ بتقدیر "أن" بتاویل مصدر معطوف، معطوف علیہ محذوف کہ "وِجْدَاناً" باشد۔ باز "أشْرِبَ" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "ہ" ضمیر غائب مفعول بہ است منصوب محلا راجع بسوئے "الماء" مبتدا۔

✍ "لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ كِبْرٌ":

"لَنْ" ناصبہ نافیہ تاکیدیہ ناصبۃ المستقبل "يَدْخُلَ" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا "الْجَنَّةَ" مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظا "مَنْ" موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش فاعلش موخر است مرفوع محلا باز "مَنْ" موصولہ یا موصوفہ "كَانَ الخ۔۔" جملہ صلہ یا صفت اوست، باز "كَانَ" فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "فِيْ قَلْبِهِ" ظرف مستقر خبر مقدم است منصوب محلاً "فِيْ" جارہ "قَلْبِ" مجرور بالکسرہ لفظ ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتًا" مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔ "قَلْبِ" مضاف "ہ" ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاً راجع بسوئے موصول، "كِبْرٌ" اسمش موخر اوست مرفوع بالضمہ لفظاً۔

✍ ألَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا:

"ألَا" عرضیہ حرف تنبیہ "تَنْزِلُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "بِ" جارہ "نَا" ضمیر متکلم مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "تَنْزِلُ" فعل است، "فا" سببیہ عاطفہ "تُصِيْبَ" جملہ بتقدیر "ان" بتاویل

مصدر معطوف، معطوف علیہ محذوف کہ ''نُزُولًا'' باشد۔ باز ''أن'' مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل ''تُصِيْبَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''خَيْرًا'' مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔

✍ لَاتَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَّتَأْتِيَ مِثْلَهُ:

''لَا'' ناہیہ جازیہ جازمۃ المستقبل ''تَنْهَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم مبنی مجزوم بحذف حرف علت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''عَنْ'' جارہ ''خلق'' مجرور بالکسرہ لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرو متعلق بہ ''لَا تَنْهَ'' فعل است ''واؤ'' عاطفہ ''تَأْتِيَ مِثْلَهُ'' جملہ بتقدیر ''أنْ'' بتاویل مصدر معطوف، معطوف علیہ محذوف کہ ''نهيًا'' باشد، باز ''تَأْتِيَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش ''مِثْلَ'' مفعول بہ است بالفتحہ لفظاً مضاف ''ہ'' ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاً راجع بسوئے ''خُلُقٍ''۔

✍ مَاتَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا:

''مَا'' نافیہ غیر عاملہ ''تَأْتِيْ'' صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''نَا'' ضمیر متکلم مع الغیر مفعول بہ اوست منصوب محلاً ''فَا'' سببیہ عاطفہ ''تُحَدِّثَنَا'' جملہ بتقدیراً ''أن'' بتاویل مصدر معطوف، معطوف علیہ محذوف کہ ''إتْيَانًا'' باشد۔ باز ''تُحَدِّثَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاً ضمیر درد مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''نَا'' ضمیر متکلم مع الغیر مفعول بہ اوست منصوب محلاً۔

✍ لَأَجْتَهِدَنَّ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ أَوْأَفُوْزَ:

1۔ ''لام'' ابتدائیہ تاکیدیہ ''أَجْتَهِدَنَّ'' صیغہ فعل مضارع معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''فِيْ'' جارہ ''طَلَبِ'' مجرور بالکسرہ لفظاً منصوب محلاً مفعول غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''لَأَجْتَهِدَنَّ'' فعل است باز ''طَلَبِ'' مصدر مضاف خود یعمل عمل فعلہ ''الْعِلْمِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً منصوب معنا بنابر مفعولیت ''أو'' بمعنی ''إلیٰ أنْ'' جارہ ''أَفُوْزَ'' جملہ بتقدیر ''أنْ'' بتاویل مصدر مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''لَأَجْتَهِدَنَّ'' فعل است۔ باز ''أنْ'' مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل ''أَفُوْزَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔ (اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ ''لَأَجْتَهِدَنَّ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ إِلیٰ أَنْ أَفُوْزَ'')

2۔ ''لام'' ابتدائیہ تاکیدیہ ''أَجْتَهِدَنَّ'' صیغہ فعل مضارع معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''فِيْ'' جارہ ''طَلَبِ'' مجرور بالکسرہ لفظاً ومنصوب محلاً مفعول غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''لَأَجْتَهِدَنَّ'' فعل است باز ''طَلَبِ'' مصدر یعمل عمل فعلہ ''الْعِلْمِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً ومنصوب معنا بنابر مفعولیت ''أو'' بمعنی ''إلَّا أنْ''۔ ''دَائِماً'' مفعول فیہ محذوف است منصوب بالفتحہ لفظاً برائے موصوف مخذوف کہ ''زَمَانًا'' باشد۔ باز ''زَمَانًا'' مستثنیٰ منہ ''أو'' بمعنی ''إلَّا'' حرف استثناء ناصب مستثنیٰ متصل درکلام موجب ''وَقْتَ'' مفعول فیہ مخذوف است منصوب بالفتحہ لفظاً مستثنیٰ ظرف مضاف۔ ''أَفُوْزَ'' جملہ بتقدیر ''أنْ'' بتاویل مصدر مضاف الیہ است مجرور محلاظرف متعلق بہ ''لَأَجْتَهِدَنَّ'' فعل است۔ ویا کہ ''وَقْتَ'' مفعول فیہ مخذوف است منصوب بالفتحہ لفظاً مستثنیٰ مفرغ ظرف مضاف۔ ''أَفُوْزَ'' جملہ بتقدیر ''أنْ'' بتاویل مصدر مضاف الیہ است مجرور محلاظرف متعلق بہ ''لَأَجْتَهِدَنَّ'' فعل است۔ باز ''أنْ'' مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل ''أَفُوْزَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔ (اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ ''لَأَجْتَهِدَنَّ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ زَمَاناً دَائِماً إِلَّا وَقْتَ أَنْ أَفُوْزَ'')

فصل ۔۔۔۔ حروف جازمہ کا بیان

وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں پانچ ہیں :۔

(۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لام أمر (٤) لائے نہی (٥) "إنْ"شرطیہ جیسے "لَمْ يَنْصُرْ، لَمَّا يَنْصُرْ، لِيَنْصُرْ، لَا يَنْصُرْ، إِنْ تَنصُرْ أَنْصُرْ"۔ "إنْ"شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے "إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ"پہلے جملے کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں اور "إِنْ "مستقبل کے لیے آتا ہے، اگرچہ ماضی پر داخل ہو، جیسے "إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ"اور اس جگہ جزم تقدیری ہوتا ہے، کیونکہ ماضی معرب نہیں ہوتا۔ جب شرط کی جزاء جملہ اسمیہ ہو، یا نہی ہو، یا دعا ہو، تو جزاء میں "فاء"کالانا ضروری ہے، جیسے "إِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ، وَإِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ، وَإِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْه، وَإِنْ أَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ الله خَيْرًا"۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر۱: "إِنْ"دو فعلوں پر داخل ہوتا ہے اور انہیں جزم دیتا ہے، پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں، پھر اگر شرط و جزاء دونوں فعل مضارع ہوں، یا فقط شرط فعل مضارع ہوں تو جزم واجب ہو گی، جیسے "إِنْ تَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْكَ، إِنْ تَضْرِبْنِيْ ضَرَبْتُكَ"اور اگر صرف جزاء فعل مضارع ہو تو رفع اور جزم دونوں جائز ہیں، جیسے "إِنْ ضَرَبْتَنِي أَضْرِبْكَ،أَضْرِبُكَ"اور اگر شرط و جزاء فعل ماضی ہو تو وہاں جزم محلی ہو گا، جیسے "إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ"۔اور شرط ہمیشہ مشکوک الوجود ہو گا، لیکن اگر شرط متیقن الوجود ہو تو وہاں "إِنْ" کے بجائے "إِذَا"لایا جائے گا، جیسے "اٰتِيْكَ إِذَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ"۔

فائدہ نمبر۱: "لَمْ"مضارع کی نفی کے لیے آتا ہے اور اس کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے "أُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا"۔ 2۔ "لَمَّا"یہ بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، اس کو "لَمَّا"استغراقیہ کہتے ہیں، جیسے "وَلَمَّايَدْخُلِ الإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ"(الحجرات:14)۔3۔ "لام أمر"مضارع میں طلب اور امر کا معنی پیدا کرتا ہے، جیسے "لِيُنْفِقَ ذُوْسَعَةٍ مِنْ سَعَتِه"(الطلاق:8)۔ پھر یہ طلب عام ہے، خواہ غائب سے ہو، یا مخاطب سے یا متکلم سے ہو۔ اور اگر "لام أمر"، "واؤ، فاء، ثُمَّ" کے بعد واقع ہو تو ساکن ہو گا، جیسے

''فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْراً، ثُمَّ لِيَقْضُوْا''وغیرہ۔ 4۔ ''لائے نہی''مخاطب یاغائب کوکسی کام سے روکنے کے لیے استعمال ہوتاہے،، جیسے ''وَلَا تُصَعِّرْخَدَّكَ''.

فائدہ نمبر ۲: ''لَمَّا''اور''لَمْ''میں فرق یہ ہے کہ ''لَمَّا''ماضی منفی میں استغراق کافائدہ دیتاہے اور''لَمْ''مطلقاً نفی کافائدہ دیتاہےاور''لَمَّا''کے فعل(معمول) کوقرینہ کے وقت حذف کرناجائزہے،جب کہ ''لَمْ''کے فعل کوحذف کرناجائزنہیں، جیسے ''نَدِمَ زَيْدٌوَلَمَّا،أَيْ لَمَّاتَنْفَعُهُ النَّدَامَةُ ''۔نیز''لَمَّا''پرادوات شرط کادخول جائزنہیں، جب کہ ''لَمْ''پر جائزہے۔

چندحل شدہ تراکیب:

✍ ''إِنْ''کی مثال:إِنْ تُقْرِضُوا اللهَ قَرْضًاحَسَنًا يُّضَاعِفْهُ لَكُمْ:

''إِنْ''حرف شرط جازماًلمستقبل ''تُقْرِضُوْا''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجذوم بحذف نون اعرابی ''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ،لفظ ''اللّٰہَ''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً''قَرْضًا''مفعول مطلق اوست منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف ''حَسَنًا''صفت اوست منصوب بالفتحہ لفظاًباز''حَسَنًا''صیغہ صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف '' يُضَاعِفْ''جملہ جزاولش مجذوم محلا، باز ''يُضَاعِفْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت ضمیردرو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے''اللّٰہ''، ''ہُ''ضمیر غائب مفعول بہ است منصوب محلا راجع بسوئے ''قَرْضًا''، ''لام''جارہ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرورو منصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''يُضَاعِفْ''است۔

✍ ''لَم''کی مثال:أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ:

''أ''حرف استفہام ''لَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ''جملہ مستفہمہ است ''لَمْ''جازمہ جحدیہ جازمۃالمستقبل ''يَأْتِ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجذوم بحذف حرف علت ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مفعول بہ مقدم است منصوب محلا''نَذِيْرٌ''فاعلش مؤخراست مرفوع بالضمہ لفظا۔

✍ ''لَا''کی مثال:لَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ:

’’لا‘‘ ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل ’’تَعْثَوْا‘‘ صیغہ فعل مضارع معلوم منہی مجذوم بحذف نون اعرابی ’’واؤ‘‘ ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ذوالحال ’’فِيْ‘‘ جارہ ’’الأَرْضِ‘‘ مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ’’تَعْثَوْا‘‘ فعل است ’’مُفْسِدِيْنَ‘‘ حال اوست منصوب بالیاء لفظا، باز ’’مُفْسِدِيْنَ‘‘ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔

✍ ’’لام‘‘ امر کی مثال: فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا:

’’ف‘‘ کہ حالش از ماقبل معلوم خواہد شد ’’لام‘‘ امریہ جازمہ جازمۃ المستقبل ’’يَضْحَكُوْا‘‘ صیغہ فعل مضارع معلوم مجذوم بحذف نون اعرابی ’’واؤ‘‘ ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ’’قَلِيْلاً‘‘ مفعول مطلق اوست منصوب بالفتحہ لفظًا صفت باعتبار موصوف محذوف کہ ’’ضِحْكاً‘‘ باشد ’’واو‘‘ حرف عاطفہ ’’لِيَبْكُوْا كَثِيْرًا‘‘ معطوف اوست ’’لِيَضْحَكُوْا الخ‘‘ معطوف علیہ است ’’لام‘‘ امریہ جازمہ جازمۃ المستقبل ’’يَبْكُوْا‘‘ صیغہ فعل مضارع معلوم مجذوم بحذف نون اعرابی ’’واو‘‘ ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ’’كَثِيْراً‘‘ مفعول مطلق اوست منصوب بالفتحہ لفظًا باعتبار موصوف محذوف کہ ’’بُكَاءً‘‘ باشد۔

سوالات

امثلہ ذیل میں مضارع کے جازم بتلاؤ اور یہ کہ جزا پر جہاں فاء داخل ہوئی ہے، اسکی وجہ بھی بیان کرو؟

إِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌعَظِيْمٌ، إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيمُ، لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ، أُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا، إِنْ تَنْصُرُوااللهَ يَنْصُرْكُمْ، لاَ تَكْفُرْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ، أَصْلِحْ عَمَلَكَ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ، إِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ، إِنْ جَاؤكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ، إِنْ تَكْفُرُوْا فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ، وَإِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ، إِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ، خَالِفْ نَفْسَكَ تَسْتَرِحْ [۲۳].

---

(۲۳) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ:

’’إِنْ‘‘ حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل ’’تُعَذِّبْ‘‘ صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ’’هُمْ‘‘ ضمیر غائبین مفعول بہٖ است منصوب محلا راجع بسوئے مذکورین ماقبل۔ جزاء محذوف کہ تقدیرش ’’تَعْدِلْ‘‘ ویا کہ ’’أَنْتَ الْعَادِلُ فِيْ

ذٰلِكَ" باشد۔ "ف" تعلیلیہ قائم مقام جزاء است۔ "إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد۔ "هُمْ" ضمیر غائبین اسمش منصوب محلاً "عِبَادُ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظا مضاف "كَ" ضمیر خطاب مضاف الیہ است مجرور محلاً۔ "واؤ" عاطفہ "إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" جملہ معطوف "إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ" جملہ معطوف علیہ اوست۔ "إِنْ" حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل "تَغْفِرْ" صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً "ل" جارہ "هم" ضمیر غائبین مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "تَغْفِرْ" فعل است۔ جزاء محذوف کہ تقدیرش "تَتَفَضَّلْ" ویا کہ "فَذٰلِكَ تَفَضُّلٌ مِّنْكَ" باشد۔ "فَ" تعلیلیہ قائم مقام جزاء است۔ "إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد۔ "ک" ضمیر خطاب اسمش منصوب محلاً موکد "أَنْتَ" تاکید است۔۔۔ ویا کہ "إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد۔ "كَ" ضمیر خطاب اسمش منصوب محلاً "أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ" جملہ خبرش مرفوع محلا، باز "أَنْتَ" ضمیر مرفوع منفصل مبتداء اوست مرفوع محلا "العزیز" خبر اول اوست مرفوع بالضمہ لفظا الخ۔۔۔ ویا کہ "إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد۔ "كَ" ضمیر خطاب اسمش منصوب محلاً "أَنْتَ" ضمیر فصل "الْعَزِيزُ" خبر اول اوست مرفوع بالضمہ لفظا۔ باز "الْعَزِيزُ" صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر اسم "إِنَّ" ویا کہ بر مبتدا خود یعمل عمل فعلہٖ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً "الْحَكِيْم" خبر ثانی اوست مرفوع بالضمہ لفظا۔ باز "الْحَكِيْم" صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر اسم "إِنَّ" ویا کہ بر مبتدا خود یعمل عمل فعلہٖ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً۔۔۔ ویا کہ "الْعَزِيزُ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظا موصوف الخ۔۔ "الْحَكِيْمُ" صفت اوست مرفوع بالضمہ لفظا الخ۔۔۔ (دیکھئے التبیان لابی البقاء: 477/1، تفسیر النسفی: 487/1، الدر المصون: 267/1، تفسیر اللباب: 521/1)

✍ لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوْبِكُمْ:

"لَمَّا" جحدیہ جازمہ جازمۃ المستقبل "يَدْخُلْ" صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت "الْإِيمَانُ" فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً "فِي" جارہ "قُلُوْبِ" مجرور بالکسرہ لفظاً ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "يَدْخُلْ" فعل است۔ باز "قُلُوْبِ" مضاف "كُمْ" ضمیر مخاطبین مضاف الیہ است مجرور محلاً۔

✍ أُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا:

"أُولَئِكَ" اسم اشارہ مبتدا است مرفوع محلاً "لَمْ يُؤْمِنُوا" جملہ خبرش مرفوع محلاً "لَم" جحدیہ جازمہ جازمۃ المستقبل "يُؤْمِنُوا" صیغہ فعل مضارع معلوم مخزوم بحذف نون اعرابی "واؤ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے مبتدا۔

✍ "لَا تَكْفُرْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ:

1۔ "لَا" ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل "تَكْفُرْ" صیغہ فعل مضارع معلوم منہی مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "تَدْخُلِ الْجَنَّةَ" جواب نہی است۔ "تَدْخُلْ" صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "الْجَنَّةَ" مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

2۔ ویا کہ "تَدْخُلِ الْجَنَّةَ" جملہ جزائش مجزوم محلا برائے شرط محذوف کہ تقدیرش "إِنْ لَا تَكْفُرْ" باشد۔ باز "إِنْ" حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل "لَا" نافیہ غیر عاملہ "تَكْفُرْ" صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "تَدْخُلِ

الْجَنَّةَ''جملہ جزائش مجزوم محلا، باز''تَدْخُلِ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''الْجَنَّةَ'' مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ ''أَصْلِحْ عَمَلَكَ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ'':

1۔ ''أَصْلِحْ''صیغہ فعل امر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''عَمَلَ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظا مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف''كَ''ضمیر مخاطب مضاف الیہ است مجرور محلا و منصوب معنا بنا بر مفعولیت''تَدْخُلِ الْجَنَّةَ''جملہ جواب امر است۔''تَدْخُلِ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''الْجَنَّةَ''مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

2۔ ویا کہ ''تَدْخُلِ الْجَنَّةَ''جملہ جزاء است مجزوم محلا برائے شرط محذوف کہ تقدیرش''إِنْ تُصْلِحْ عَمَلَكَ'' باشد۔باز''إِنْ''حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل''تُصْلِحْ''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذفِ حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''عَمَلَ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظا مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف''كَ''ضمیر مخاطب مضاف الیہ است مجرور محلاو منصوب معنابنابر مفعولیت''تَدْخُلِ الْجَنَّةَ''جملہ جزائش مجزوم محلا، باز''تَدْخُلْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''الْجَنَّةَ'' مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ ''خَالِفْ نَفْسَكَ تَسْتَرِحْ'':

1۔''خَالِفْ''صیغہ فعل امر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''نَفْسَ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ مضاف''كَ''ضمیر مخاطب مضاف الیہ است مجرور محلا ''تَسْتَرِحْ''جملہ جواب امر است۔باز''تَسْتَرِحْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔

2۔ ویا کہ ''تَسْتَرِحْ''جملہ جزاء است مجزوم محلا برائے شرط محذوف کہ تقدیرش''إِنْ تُخَالِفْ نَفْسَكَ'' باشد۔باز''إِنْ''حرف شرط جازم المستقبل''تُخَالِفْ'' صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''نَفْسَ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ مضاف''كَ''ضمیر مخاطب مضاف الیہ است مجرور محلا ''تَسْتَرِحْ''جملہ جزائش مجزوم محلا۔باز''تَسْتَرِحْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔

✍ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ:

''إِنْ''حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل''تَصْبِرُوا''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا''و''عاطفہ''تَتَّقُوا''معطوف''تَصْبِرُوا''معطوف علیہ، جزاء محذوف کہ تقدیرش''فَهُوَخَيْرٌلَّكُمْ''ویا کہ''فَقَدْأَحْسَنْتُمْ'' ویا کہ ''أَصَبْتُمْ'' باشد الخ۔''فَ''تعلیلیہ قائم مقام جزاء است''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد۔'' ذٰلِكَ''اسم اشارہ اسمش منصوب محلا''مِنْ عَزْمِ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا، باز''مِنْ''جارہ''عَزْمِ''مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویا کہ''ثَابِتٌ''مقدر است بناء براختلاف مذہبین الخ۔''عَزْمِ''مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف ''الْأُمُورِ''مضاف الیہ او ست مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب معنا بناء بر مفعولیت۔(اعراب القرآن درویش:127/2)

✍ إِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ:

''إِنْ''حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل ''جَاءُوْكَ''فعل ماضی معلوم شرطش مجزوم محلاً''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورین ماقبل''كَ''ضمیر مخاطب مفعول بہ است منصوب محلا''ف''جزائیہ ''احْكُمْ''صیغہ امر حاضر معلوم جزائش مجزوم محلا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''بَيْنَ''مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا مضاف''هُمْ''ضمیر غائبین مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے مذکورین ماقبل۔

✍ إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ:

''إِنْ''حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل''تَكْفُرُوا''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم باسقاط نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا جزاء محذوف کہ تقدیرش''يَعُوْدُ وَبَالُ كُفْرِكُمْ إِلَيْكُمْ لَا إِلَى اللهِ تعالى''باشد۔''ف''تعلیلیہ''إِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ'' قائم مقام جزاء است۔باز''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد،لفظ''اللهَ''اسمش منصوب بالفتحہ لفظا''غَنِيٌّ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظا،باز''غَنِيٌّ''صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر اسم''إِنَّ''خود یعمل عمل فعلہ، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسم''إِنَّ''۔''عَنْ''جارہ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''غَنِيٌّ''شبہ فعل است۔

✍ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ:

''واؤ''عاطفہ''إِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ''جملہ معطوف۔''إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ''جملہ معطوف الیہ است ۔''إِنْ''حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل''تَشْكُرُوْا''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم باسقاط نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا''يَرْضَهُ''جزائش مجزوم بحذف حرف علت،ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع راجع بسوئے''اللهِ''،''ہ''ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اوست منصوب محلاراجع بسوئے مذکور ماقبل۔''ل''جارہ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''يَرْضَهُ''فعل است۔

✍ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ:

''فَ''استنافیہ''إِنْ''حرف شرط جازمہ جازمۃ المستقبل ''لَمْ تَفْعَلُوْا''صیغہ فعل حجد معلوم شرطش مجزوم بحذف نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورین ماقبل۔''وَلَنْ تَفْعَلُوا''جملہ معترضہ بین الشرط والجزاء لا محل لہا من الاعراب۔''وَ''اعتراضیہ''لَنْ''ناصبہ نافیہ تاکیدیہ ناصبۃ المستقبل''تَفْعَلُوا''صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بحذف نون اعرابی''واؤ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا۔''ف''جزائیہ''اتَّقُوا''جملہ جزائش مجزم محلا،باز'' اتَّقُوا''صیغہ فعل امر حاضر معلوم''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا''النَّارَ''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ موصوف ذوالحال''الَّتِي''اسم موصول بمع صلہ صفت خویش صفت اوست منصوب محلا،باز''الَّتِي''اسم موصول''وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ''جملہ صلہ اوست۔''وَقُودُهَا''مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظا مضاف''هَا''ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے اسم موصول''النَّاسُ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظا''واؤ''عاطفہ''الْحِجَارَةُ''معطوف''النَّاسُ''معطوف علیہ اوست۔''أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ''جملہ حال اوست منصوب محلا۔باز''أُعِدَّتْ''صیغہ فعل ماضی مجہول ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہٗ است مرفوع محلاًراجع بسوئے''النَّار''۔''لام''جارہ''الْكَافِرِينَ''مجرور بالیا لفظاً و منصوب محلاً مفعول بہٖ غیر صریح جار مجرور متعلق''أُعِدَّتْ''فعل است۔باز''الف لام''بمعنی''الَّذِيْنَ''اسمِ موصول''كَافِرِيْنَ''صلہ است۔باز''كَافِرِيْنَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصول خود یعمل عمل فعلہٖ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاًراجع بسوئے موصول۔ویا کہ''أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ''جملہ استنافیہ جواب سوال مقدرہ کہ''لِمَنْ

بابِ دوم۔۔۔افعال عاملہ کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ کوئی فعل ایسا نہیں کہ عمل نہ کرتا ہو۔اور عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:۔

1۔ معروف 2۔ مجہول

1۔ فعل معروف کا عمل: فعل معروف فاعل کو رفع دیتا ہے، خواہ لازم ہو، یا متعدی ہو جیسے ''قَا مَ زَيْدٌ وَضَرَبَ عَمْرٌو''۔اور ان چھ اسموں کو نصب دیتا ہے: (1)مفعول مطلق کو، جیسے ''قَا مَ زَيْدٌ قِيَامًا، وَضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا'' (2)مفعول فیہ کو، جیسے ''صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَجَلَسْتُ فَوْقَكَ'' (3)مفعول معہ کو، جیسے ''جَاءَالْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ أَيْ مَعَ الْجُبَّاتِ'' (4)مفعول لہ کو، جیسے ''قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ وَضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا'' (5)حال کو، جیسے ''جَاءَ زَيْدٌ رَّاكِبًا'' (6)تمیز کو، جس وقت فعل کی فاعل کی طرف نسبت میں کوئی ابہام ہو، جیسے ''طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا''۔
بہر حال! فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے، جیسے ''ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا''لیکن فعل لازم یہ عمل نہیں کرتا۔

فصل اول ۔۔۔۔فاعل ا ور منصوبات کا بیان

1- فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے کوئی ایسا فعل ہو جو اس اسم کی طرف اس طور پر منسوب ہو کہ فعل کا قیام اس اسم کی وجہ سے ہو، جیسے ''ضَرَبَ زَيْدٌ'' میں ''زَيْدٌ''فاعل ہے۔

2- مفعول مطلق: ایسا مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنی میں ہو ، جیسے ''ضَرَبْتُ ضَرْبًا ''میں ''ضَرْبًا''اور ''قُمْتُ قِيَامًا'' میں ''قِيَامًا''مفعول مطلق ہے۔

3- مفعول فیہ: وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو اور اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

اور ظرف کی دو قسمیں ہیں:۔ 1۔ظرف زمان، جیسے ''يَوْمَ -صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ'' 2۔ظرف مکان، جیسے ''عِنْدَ- جَلَسْتُ عِنْدَكَ''.

قَالَ''؟باشد۔ویا کہ ''أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ''جملہ صلہ اوست برائے ''الَّتِي'' الخ۔۔(دیکھئے الدرالمصون:206/1، اعراب القرآن درویش:58/1،التبیان لابی البقاء:40/1)

4- مفعول معہ: وہ اسم ہے جو "واؤ" بمعنی "مَعَ" کے بعد مذکور ہو، جیسے "وَالْجُبَّاتِ-جَاءَ الْبَرْدُوَالْجُبَّاتِ، أَيْ مَعَ الْجُبَّاتِ"۔

5- مفعول لہ: وہ اسم ہے جو اس چیز پر دلالت کرے جو چیز فعل مذکور کا سبب ہو، جیسے "إِكْرَامًا -قُمْتُ إِكْرَامًا لِّزَيْدٍ" میں۔

6- حال: وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل کی ہیئت پر دلالت کرے، جیسے "رَاكِبًا -جَاءَ زَيْدٌ رَّاكِبًا" میں یا مفعول کی ہیئت پر دلالت کرے، جیسے "مَشْدُوْدًا -ضَرَبْتُ زَيْدًا مَّشْدُوْدًا" میں۔ یا فاعل و مفعول دونوں کی ہیئت پر دلالت کرے، جیسے "رَاكِبَيْنِ-لَقِيْتُ زَيْدًا رَّاكِبَيْنِ" میں۔ فاعل اور مفعول کو ذوالحال کہیں گے اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور اگر نکرہ ہو تو حال کو مقدم کیا جائے گا، جیسے "جَاءَ نِيْ رَاكِبًا رَّجُلٌ" اور حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے "رَاَيْتُ الْاَمِيْرَ وَهُوَرَاكِبٌ".

7- تمیز: وہ اسم ہے جو ابہام کو دور کرے، خواہ عدد سے ابہام دور کرے، جیسے "عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا "یا وزن سے، جیسے "عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتاً" یا کیل سے، جیسے "عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا" یا مساحت سے، جیسے "مَا فِيْ السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا"

8- مفعول بہ: وہ اسم ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے "ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا".

واضح رہے کہ یہ تمام منصوبات جملہ کے پورے ہونے کے بعد ہوتے ہیں اور جملہ فعل اور فاعل سے پورا ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ "اَلْمَنْصُوْبُ فَضْلَةٌ" یعنی منصوبات زائد چیزیں ہیں۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: مفعول مطلق کو اس لیے مفعول مطلق کہتے ہیں کہ یہ قیودات (بہ، لہ، معہ، فیہ) سے خالی ہوتا ہے، اس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ یہ اکثر فعل مذکور کا مصدر اور ہم معنی ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ا: مفعول مطلق کی چار صورتیں ہیں۔ 1۔ مفعول مطلق اور اس کے فعل کا باب اور مادہ ایک ہو، جیسے "جَلَسْتُ جُلُوْساً" 2۔ معنی ایک ہو، اور مادہ ایک نہ ہو، جیسے "قَعَدَتُّ جُلُوْسًا" 3۔ صرف مادہ ایک ہو، جیسے "وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلاً"۔4۔ مادہ بھی ایک نہ ہو، اور باب بھی ایک نہ ہو، جیسے "فَأَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهِ خِيْفَةً مُّوْسٰى"-

قاعدہ نمبر ۲: مفعول بہ میں اصل یہ ہے کہ اپنے فعل اور فاعل سے مؤخر ہو، اور کبھی کبھی فاعل پر یا فعل دونوں پر مقدم کیا جاتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: بسا اوقات مفعول بہ سے حرف جر کو حذف کیا جاتا ہے، جس کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں، جیسے "أَعَجِلْتُمْ أَمْرَرَبِّكُمْ" (الاعراف: 15) أيْ عَنْ أَمْرِرَبِّكُمْ-

قاعدہ نمبر ۴: جب صرف مفعول کا ذکر کیا جائے تو نحات کے نزدیک اس سے مفعول بہ مراد ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۵: مفعول فیہ ہر وہ اسم منصوب ہے، جو زمانہ یا مکان پر دلالت کرے اور معنیٰ "فِيْ" کو متضمن ہو، جیسے "صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ"-

قاعدہ نمبر ۶: مفعول فیہ مفعول بہ سے رُتبۃً مؤخر ہوتا ہے، لیکن کبھی لفظاً بھی مقدم ہوتا ہے، جیسے "إِذْيَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ"-

قاعدہ نمبر ۷: مفعول لہ ہر وہ مصدر ہے، جو ما قبل کا سبب بیان کرے اور اپنے عامل کیساتھ زمانہ اور فاعلیت میں شریک ہو، اور اپنے عامل سے لفظاً مختلف ہو۔ اس کو مفعول لاجلہ اور مفعول من اجلہ بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۸: مفعول لہ متعدد واقع نہیں ہو سکتے، البتہ عطف بیان اور بدل واقع ہو سکتے ہیں، جیسے "وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا"۔ اس میں "لِتَعْتَدُوْا" دوسرا مفعول لہ نہیں ہے، بلکہ "ضِرَاراً" کیساتھ متعلق ہے۔

قاعدہ نمبر ۹: اگر حال متعدد اور ذو الحال ایک ہو تو اسے حال مترادفہ کہتے ہیں، اور حال ثانی حال اول کی ضمیر سے حال واقع ہو تو اسے حال متداخلہ کہتے ہیں۔

سوالات

امثلہ ذیل میں فاعل، تمام مفاعیل کی قسمیں، حال تمیز، کو بتاؤ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کرو؟

اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا، اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ، لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى، بَشِّرْنَفْسَكَ بِالظَّفَرِبَعْدَالصَّبْرِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ، سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، يَنْصُرَكَ اللهُ نَصْرًا عَزِيزًا، جَاءَ زَيْدٌ بَاكِيًا، اعْلَمُوْا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللهِ، طَلِّقْ دُنْيَاكَ فَإِنَّها زَانِيَةٌ، فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، سِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا، صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ طَلَبًا

لِّلثَّوَابِ، مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ، وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ، أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا، هُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ، رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ، أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا، وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ، يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا، جِئْتُهُ يَوْماً لِّزِيَارَتِهِ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ، سَارَبَكْرٌ سَيْرَالْبَرِيْدِ، أَتَى أَخُوْهُ بَاكِياً، تَجَنَّبَ زَيْدٌعَنْ عَمْرٍومُّعْرِضاًعَنْهُ، جَالَ الْوَلِيْدُجَوْلَانَ الْبَهَائِمِ، جَلَسَ السَّعِيْدُ جِلْسَةَ الْمُؤَدِّبِ، جَلَسَ خَالِدٌ مُّتَّكِئاً، جَلَسَ الرَّشِيْدُ أَمَامَ الْمَامُوْنِ، وَصَلَ زَيدٌمَدِيْنَةَ السَّلامِ يَوْمَ السَّبْتِ[٢٤]۔

---

[٢٤] **چند حل شده مثالیں:**

✍ اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ:

''اتَّقُوا''صیغہ فعل امر حاضر معلوم''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا لفظ''اللّٰهَ''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً''حَقَّ''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف''تُقَاتِ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف''ہِ''ضمیر غائب مضاف الیہ است مجرور محلاً ومنصوب معناً بناء برمفعولیت راجع بسوئے''اللّٰہ''۔ویاکہ''حَقَّ''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظاباعتبار موصوف محذوف کہ تقدیرش''التُّقَاةَ الْحَقَّ''باشد۔باز''التُّقَاةَ''موصوف''الْحَقَّ'' صفت اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔

✍ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى:

''لَا''ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل''تَبَرَّجْنَ''صیغہ فعل مضارع معلوم منہی مجزوم محلاً''ن'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً''تَبَرُّجَ''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف''الْجَاهِلِيَّةِ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف''الْأُوْلٰى''صفت اوست مجرور بالکسرہ تقدیراً۔

✍ طَلِّقْ دُنْيَاكَ فَإِنَّهَازَانِيَةٌ:

''طَلِّقْ''صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''دُنْيَا''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف''كَ''ضمیر خطاب مضاف الیہ است مجرور محلا''ف''جوابیہ تعلیلیہ ماقبل جملہ معللہ مابعد جملہ معللہ''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد''ھا''ضمیر غائبہ اسمش منصوب محلاراجع بسوئے''دُنْيَا''۔''زَانِيَةٌ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظا، باز''زَانِيَةٌ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتدا خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے''دُنْيَا''۔

✍ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ:

''اذْكُرُوا''صیغہ فعل امر معلوم''و''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا''نِعْمَةَ''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا مضاف لفظ''اللّٰہ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا''عَلٰى''جارہ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''اذْكُرُوا''فعل است۔ویاکہ ا''نِعْمَةَ''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ذوالحال لفظ''اللّٰہ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً''عَلَيْكُمْ''ظرف مستقر حال اوست منصوب محلاً''عَلٰى''جارہ''كُمْ''ضمیر مخاطبین مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''ثَابِتَةً''

مقدر است۔ باز "ثَابِتَةً" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر ذوالحال خود یعمل عملہ فعلہ ضمیر در و مستتر فاعلش مرفوع محلا۔ (دیکھئے اعراب القرآن صافی:289/6)

✍ سِيْقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَراً:

"سِيْقَ" صیغہ فعل ماضی مجہول "الَّذِينَ" موصول بمع صلہ خویش مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلاً، باز "الَّذِينَ" اسمِ موصول "اتَّقَوْا" جملہ صلہ است، باز "اتَّقَوْا" فعل ماضی معلوم "واؤ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ذوالحال راجع بسوئے اسمِ موصول "رَبَّ" مفعول بہٖ است منصوب بالفتحہ لفظا مضاف "هُم" ضمیر غائبین مضاف الیہ است مجرور محلا راجع بسوئے اسم موصول "إلى" جارہ "الْجَنَّةِ" مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق "اتَّقَوْا" فعل است "زُمَراً" حال است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا:

"أَنَا" ضمیر واحد متکلم مبتداء است مرفوع محلاً "أَكْثَرُ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا، باز "أَكْثَرُ" صیغہ اسمِ تفضیل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہٖ ضمیر در و مستتر فاعلش مرفوع محلاً "مِنْ" جارہ "ك" ضمیر خطاب مجرور و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "أَكْثَرُ" شبہ فعل است "مَالًا" مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔ ویا کہ "أَكْثَرُ" اسم تام مع التنوین مقدر مبہم ممیز ناصب التمیز "مِنْ" جارہ "ك" ضمیر خطاب مجرور و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "أَكْثَرُ" شبہ فعل است "مَالًا" تمیزش منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ هُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ:

"هُمْ" ضمیر غائبین مبتدا است مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکورین ما قبل "أَحْيَاءٌ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظاً، باز "أَحْيَاءٌ" صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہٖ ضمیر در و مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔ "عِنْدَ" ظرف مضاف "رَبِّ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا، ظرف متعلق بہ "يُرْزَقُونَ" فعل موخر است۔ ویا کہ "عِنْدَ رَبِّهِمْ" ظرف مستقر خبر ثانی است مرفوع محلا باز "عِنْدَ" ظرف مضاف "رَبِّ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا، ظرف متعلق بہ "ثبت" ویا کہ "ثابت" مقدر است بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔ ویا کہ "أَحْيَاءٌ" موصوف "عِنْدَ رَبِّهِمْ" ظرف مستقر صفت است مرفوع محلًا۔ ظرف متعلق "ثَابِتٌ" مقدر است۔ باز "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر در و مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔ "يُرْزَقُونَ" جملہ خبر ثالث مرفوع محلا، باز "يُرْزَقُونَ" صیغہ فعل مضارع مجہول مرفوع باثبات نون اعرابی "واؤ" ضمیر بارز مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلاً ذوالحال راجع بسوئے مبتداء "فَرِحِينَ" حال است منصوب بالیاء لفظاً، باز "فَرِحِينَ" صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہٖ ضمیر در و مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ذوالحال۔ (دیکھئے اعراب القرآن درویش:107/2)

✍ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا:

"أَرْسِلْ" صیغہ فعل امر حاضر معلوم مجزوم بحذف حرکت ضمیر در و مستتر فاعلش مرفوع محلا "ہ" ضمیر غائب مفعول بہٖ است منصوب محلا راجع بسوئے مذکور ما قبل۔ "مع" ظرف مکان مضاف "نَا" ضمیر متکلم مع الغیر مضاف الیہ است مجرور محلا، ظرف متعلق بہ "أَرْسِلْهُ" فعل است۔ "غَدًا" ظرف زمان متعلق بہ "أَرْسِلْهُ" فعل است۔ ویا کہ "غَدًا" مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔ (اعراب القرآن درویش:458/4، اعراب القرآن صافی:389/12)

حکایات ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کرو اور ہر کلمہ کو سولہ اقسام میں سے بتاؤ کہ کونسی قسم ہے؟

حِكَا يَةٌ/١

قِيْلَ لِمَعْرُوْفٍ فِيْ مَرَضِ مَوْتِه: أَوْصِ فَقَالَ:إِذَا مِتُّ فَتَصَدَّقُوْا بِقَمِيْصِيْ، فَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا عُرْيَاناً كَمَا دَخَلْتُهَا عُرْيَاناً[٢٥].

✍ جَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ:

''جَاءَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً ذوالحال راجع بسوئے مذکورین ماقبل ذوالحال ''أَبَا''مفعول بہ است منصوب بالف لفظاً مضاف '' هُمْ''ضمیر غائبین مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے مذکورین ماقبل۔''عِشَاءً''مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظاً''يَبْكُوْنَ''جملہ حال است منصوب محلاً، باز''يَبْكُونَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ماقبل۔

✍ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ:

''مِنَ النَّاسِ''ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلا''مِن''جارہ''النَّاسِ''مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویا کہ''ثَابِتٌ''مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔''مَنْ''موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مبتداء مؤخر او ست مرفوع محلا''يَشْرِيْ''جملہ صلہ یا صفت اوست۔''يَشْرِيْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول'' نَفْسَ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف''هُ''ضمیر غائب مضاف الیہ است مجرور محلا راجع بسوئے مبتداء''ابْتِغَاءَ''مفعول لہ منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف''مَرْضَاتِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ مضاف''اللهِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظاً۔

(٢٥ ''قِيْلَ''صیغہ فعل ماضی مجہول''لِمَعْرُوْفٍ''مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلا''لِ''زائدہ جارہ''مَعْرُوْفٍ''مجرور بالکسرہ لفظاً ومرفوع محلاً مفعول مالم یسم فاعلہ است، جار مجرور مستغنی از متعلق است۔''فِيْ''جارہ''مَرَضِ''مجرور بالکسرہ لفظاً ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''قِيْلَ''فعل است، باز''مَرَضِ'' مضاف''مَوْتِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظا، باز''مَوْتِ''مضاف''ہ''ضمیر غائب مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے''مَعْرُوْفٍ''-''أَوْصِ''جملہ مقولہ قول است،''أَوْصِ''صیغہ امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''فَ''تفریعیہ مابعد جملہ متفرعہ''قَالَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے''مَعْرُوْفٍ''- ''إِذَا مِتُّ

حِكَايَةٌ/٢

حُكِيَ عَنِ السِّرِّيِّ أَنَّهُ قَالَ: مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً أَنَا فِي الْاسْتِغْفَارِ مِنْ قَوْلِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَرَّةً، قِيْلَ: وَ كَيْفَ ذَالِكَ؟ فَقَالَ: وَقَعَ بِبَغْدَادَحَرِيْقٌ، فَلَقِيَنِيْ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ: نَجَا حَانُوْتُكَ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! فَمُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً أَنَا نَادِمٌ عَلى مَا قُلْتُ، لِأَنِّيْ أَرَدْتُ لِنَفْسِيْ خَيْرًا مِمَّا حَصَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمُصِيْبَةِ[26]

فَتَصَدَّقُوْا بِقَمِيْصِيْ''جملہ مقولہ قول است۔''إِذَا''اسم ظرف متضمن بمعنی حرفِ شرط مفعول فیہ مقدم است منصوب محلاً مضاف''مِتُّ''جملہ بتاویل ہذا الترکیب مضاف الیہ است مجرور محلا، باز''مِتُّ''صیغہ فعل ماضی معلوم شرطش مجزوم محلاً ''تُ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً ،''فَ''جزائیہ ''تَصَدَّقُوْا''جملہ جزائش مجزوم محلا، باز''تَصَدَّقُوْا''صیغہ فعل مضارع معلوم امر حاضر معلوم ''وَ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً''ب''زائدہ جارہ''قَمِيْصِ''مجرور بالکسرہ تقدیراً و منصوب محلاً جار مجرور مستغنی از متعلق است، باز''قَمِيْصِ''مضاف''ی''ضمیر متکلم مضاف الیہ است مجرور محلا،''فَ''تعلیلیہ مابعد جملہ معللہ ما قبل جملہ معلَّلہ۔''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد''ی''ضمیر متکلم اسمش منصوب محلا''أُرِيْدُ''جملہ خبرش مرفوع محلا، باز''أُرِيْدُ''صیغہ فعل مضارع معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''أَنْ أَخْرُجَ''جملہ بتاویل مصدر مفعول بہ است منصوب محلاً''أَنْ''مصدریہ ناصبہ ناصب المستقبل''أَخْرُجَ''صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ذوالحال''مِنَ''جارہ''الدُّنْيَا''مجرور بالکسرہ تقدیراً و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''أَخْرُجَ''فعل است۔''عُرْيَاناً''حال است منصوب بالفتحہ لفظاً''كَ''اسم بمعنی''مِثْلَ''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظا باعتبار موصوف محذوف کہ تقدیرش'' خُرُوْجاً''باشد، باز''مِثْلَ''مضاف''مَا''مصدریہ''دَخَلْتُهَا''جملہ بتاویل مصدر مضاف الیہ است مجرور محلاً''دَخَلْتُ''صیغہ فعل ماضی معلوم''تُ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ذوالحال''هَا''ضمیر غائبہ مفعول بہ است منصوب محلا راجع بسوئے''الدُّنْيَا''۔''عُرْيَانًا''حال است منصوب بالفتحہ لفظا۔ ویا کہ''عُرْيَانًا''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظا باعتبار موصوف محذوف کہ تقدیرش''دُخُوْلًا عُرْيَاناً''باشد۔(تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ خُرُوْجِي مِنَ الدُّنْيَا عُرْيَاناً كَدُخُوْلِيْ إِيَّاهَا عُرْيَانًا)۔

(٢٦) ''حُكِيَ''صیغہ فعل ماضی مجہول ''عَنْ''جارہ''السِّرِيِّ''مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''حُكِيَ''فعل است ''أَنَّ''بمع اسم و خبر خویش بتاویل مفرد مفعول مالم یسم فاعلہٗ است مرفوع محلاً، باز''أَنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد''ہ''ضمیر غائب اسمش منصوب محلا راجع بسوئے''السِّرِيِّ''۔''قَالَ''جملہ خبرش مرفوع محلاً، باز''قَالَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے''السِّرِيِّ''۔''مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً''مقولہ قول است۔باز''مُنْذُ''جارہ''ثَلَاثِيْنَ''مجرور بالیا لفظاً و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''الْاسْتِغْفَارِ''شبہ فعل مؤخر است، باز''ثَلَاثِيْنَ''اسم تام مع مشابہ بانون جمع اسم عدد مبہم ممیز ناصب التمیز''سَنَةً''تمیزش منصوب بالفتحہ لفظاً۔''أَنَا''ضمیر واحد متکلم مبتداء است مرفوع محلا''فِي الْاسْتِغْفَارِ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلاً، باز''فِيْ''جارہ''الْاسْتِغْفَارِ''مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویا کہ''ثَابِتٌ''مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین، باز''ثَبَتَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر بارز فاعلش

مرفوع محلا، ویاکہ ''ثَابِتٌ'' صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔ ''مِنْ'' جارہ ''قَوْلِ'' مجرور بالکسرہ تقدیراً ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''الْاسْتِغْفَارِ'' شبہ فعل است۔ باز ''قَوْلِ'' مصدر یعمل عمل فعلہ مبدل منہ مضاف ''یْ'' ضمیر متکلم مضاف الیہ مجرور محلاً ومرفوع معنًا بنا بر فاعلیت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' جملہ بدل است۔ باز ''اَلْحَمْدُ'' مبتدا است مرفوع بالضمہ لفظاً ''لِلّٰہِ'' ظرف مستقر خبرش مرفوع محلاً، باز ''ل'' جارہ لفظ ''اللہ'' مجرور بالکسرہ لفظاً ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ'' ویاکہ ''ثَابِتٌ'' مقدر است بناء براختلاف مذہبین، الخ۔۔۔ ''مرۃ'' مفعول مطلق اوست منصوب بالفتحہ لفظا باعتبار موصوف محذوف کہ ''قولاً'' باشد۔ ''قِیْلَ'' صیغہ فعل ماضی مجہول ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلاً راجع بسوئے ''السِّرِیِّ''۔ ''وَ'' زائدہ محض از برائے تحسین ''کَیْفَ'' ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلاً، ظرف مستقر متعلق بہ ''ثَبَتَ'' ویاکہ ''ثَابِتٌ'' مقدر است بناء براختلاف مذہبین، الخ۔۔۔ ''ذَالِکَ'' اسم اشارہ مبتدا مؤخر است مرفوع محلاً۔ ''فاء'' تفریعیہ مابعد جملہ متفرعہ ''قَالَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''السِّرِیِّ''۔ ''وَقَعَ بِبَغْدَادَ حَرِیْقٌ'' جملہ مقولہ قول است۔ باز ''وَقَعَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''ب'' زائدہ جارہ ''بَغْدَادَ'' مجرور بالکسرہ لفظاً ومنصوب محلاً جار مجرور مستغنی از متعلق است ''حَرِیْقٌ'' فاعل مؤخر است مرفوع بالضمہ۔ ''ف'' تفریعیہ مابعد جملہ متفرعہ ''لَقِیَنِیْ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''ن'' وقایہ ''ی'' ضمیر متکلم مفعول بہ مقدم است منصوب محلاً ''رَجُلٌ'' فاعلش مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظاً۔ ''فاء'' عاطفہ ''قَالَ لِیْ'' جملہ معطوف ''لَقِیَنِیْ رَجُلٌ'' جملہ معطوف علیہ اوست ''قَالَ'' صیغہ فعل ماضی ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''رَجُلٌ''۔ ''ل'' لام جارہ ''یْ'' ضمیر متکلم مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''قَالَ'' فعل است۔ ''نَجَا حَانُوْتُکَ'' جملہ مقولہ قول است۔ ''نَجَا'' فعل ماضی معلوم ''حَانُوْتُ'' فاعلش مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ''کَ'' ضمیر خطاب مضاف الیہ است۔ ''فَ'' عاطفہ ''قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ'' جملہ معطوف ''فَقَالَ لِیْ نَجَا حَانُوْتُکَ'' جملہ معطوف علیہ اوست ''قُلْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!'' جملہ مقولہ قول، باز ''اَلْحَمْدُ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظا ''لِلّٰہِ'' ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا الخ۔۔۔ ''ف'' تفریعیہ ما بعد جملہ متفرعہ ''مُنْذُ'' جارہ ''ثَلَاثِیْنَ'' مجرور بالیا لفظاً ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''نَادِمٌ'' شبہ فعل مؤخر است، باز ''ثَلَاثِیْنَ'' اسم تام مع مشابہ بانون جمع اسم عدد مبہم ممیز ناصب التمیز ''سَنَۃً'' تمیزش منصوب بالفتحہ لفظاً۔ ''أَنَا'' ضمیر واحد متکلم مبتداء است مرفوع ''نَادِمٌ'' خبرش مرفوع بالضمہ لفظا، باز ''نَادِمٌ'' صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''عَلٰی'' جارہ ''مَا'' موصولہ یاموصوفہ بمع صلہ صفت خویش مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''نَادِمٌ'' شبہ فعل است۔ ''مَا'' موصولہ یا موصوفہ ''قُلْتُ'' جملہ صلہ یا صفت است۔ باز ''قُلْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا، عائد محذوف کہ ''إِیَّاہُ'' باشد۔ ''إِیَّاہُ'' مفعول بہ اوست منصوب محلا راجع بسوئے اسم موصول۔ ''ل'' تعلیلیہ جارہ ''أَنَّ'' بمع اسم وخویش مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور بہ متعلق بہ ''نَادِمٌ'' شبہ فعل است، باز ''أَنَّ'' حرف از حروف شبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ''ی'' ضمیر متکلم اسمش منصوب محلا ''أَرَدْتُ'' جملہ خبرش مرفوع محلا باز ''أَرَدْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''تُ'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ''ل'' جارہ ''نَفْسِ'' مجرور بالکسرہ تقدیراً ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''أَرَدْتُ'' فعل است۔ باز ''نَفْسِ'' مضاف ''ی'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلا ''خَیْراً'' مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظاً۔ ''مِن'' جارہ ''مَا'' موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق

حِكَايَةٌ/۲

خَرَجَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهمَ يَوْماً مُتَصَيِّدًا فَأَثَارَثَعْلَبًا وَّأَرْنَبًا، وَّهُوَ فِيْ طَلَبِهِ فَهَتَفَ بِه هَاتِفٌ يَا إِبْرَاهِيْمُ! أَلِهذَا خُلِقْتَ؟![۲۷]

فصل دوم ۔۔۔فاعل کی اقسام

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ فاعل کی دو قسمیں ہیں:۔

به ''خَيْراً''شبہ فعل است، باز''مَا''موصوفہ یاموصولہ ''حَصَلَ''جملہ صلہ یا صفت اوست،''حَصَلَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستترفاعلش مرفوع محلاذوالحال راجع بسوئے اسم موصول۔''ل''جارہ''مُسْلِمِيْنَ''مجرور بالیاء لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''حَصَلَ''فعل است،''مِنَ الْمُصِيْبَةِ''ظرف مستقر حال است منصوب محلاً۔باز''مِن''جارہ ''الْمُصِيْبَةِ''مجرور بالکسرہ لفظا ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''ثَابِتاً''مقدار است۔باز''ثَابِتاً''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے ذوالحال۔

(۲۷ ''خَرَجَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''إِبْرَاهِيْمُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف ذوالحال ''بْنُ''صفت است مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف''أَدْهَمَ''مضاف الیہ اوست مجرور بالفتحہ لفظاً''يَوْماً''مفعول فیہ منصوب بالفتحہ لفظا''مُتَصَيِّداً''حال است منصوب بالفتحہ لفظا،باز''مُتَصَيِّداً''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر ذوالحال خو یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے ذوالحال''ف''تفریعیہ مابعد جملہ متفرعہ''أَثَارَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے''إِبْرَاهِيْمُ''،''ثَعْلَباً''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا''وَ''عاطفہ''أَرْنَباً''معطوف''ثَعْلَباً''معطوف علیہ اوست۔''وَ''حالیہ''هُوَ فِيْ طَلَبِه''جملہ حالِ مترادفہ است منصوب محلاً''هُوَ''ضمیر غائب مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے ذوالحال''فِيْ طَلَبِهِ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا،باز''فِيْ''جارہ'' طَلَبِ''مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویاکہ''ثَابِتٌ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔باز''طَلَبِ''مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف ''ہ''غائب مضاف الیہ است مجرور محلا ومنصوب معنًا بنا بر مفعولیت راجع بسوئے '' ثَعْلَباً وَأَرْنَباً''بتاویل مذکورہ۔''ف''تفریعیہ مابعد جملہ متفرعہ''هَتَفَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''ب''جارہ''ہ''ضمیر غائب مجرور ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے ذوالحال،جار مجرور متعلق بہ''هَتَفَ''فعل اوست''هَاتِفٌ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً۔''یا''حرف نداء قائم مقام''اُدْعُوْا''ناصب منادی مضاف یامشابہ مضاف یانکرہ غیر معینہ ''إِبْرَاهِيْمُ''منادیٰ معرفہ مبنی علی الضم''أَلِهذَاخُلِقْتَ؟''جملہ مقصود اوست''أَ''استفہامیہ مابعد جملہ مستفہمہ''لام ''جارہ''هذَا''اسم اشارہ مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''خُلِقْتَ''فعل مؤخر است۔''خُلِقْتَ'' صیغہ فعل ماضی مجہول''تَ''بارز مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلاً۔

1۔ مظہر: جیسے "ضَرَبَ زَيْدٌ" 2۔ مضمر بارز: جیسے "ضَرَبْتُ" اور مضمر مستتر (یعنی چھپی ہوئی)، جیسے "زَيْدٌ ضَرَبَ"۔ "ضَرَبَ" کا فاعل "هو" ہے، جو "ضَرَبَ" کے اندر چھپا ہوا ہے۔

واضح رہے کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو، یا مؤنث کی ضمیر ہو، تو فعل میں علامت تانیث لانا ضروری ہے جیسے "قَامَتْ هِنْد" ۔اور "هِنْدٌ قَامَتْ" أَيْ هِيَ" اور فاعل مظہر مؤنث غیر حقیقی میں اور مظہر جمع تکسیر مین دو صورتیں جائز ہیں ، جیسے "طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ".

2۔ فعل مجہول کا عمل:

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقیوں کو نصب دیتا ہے ، جیسے "ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهِ تَأْدِيْبًا وَالْخَشَبَةَ" اور فعل مجہول کو فعل مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، صیغہ مبالغہ، اسم تفضیل) کی نسبت اس طور پر ہو کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس کیساتھ قائم ہو۔

نیز فاعل فعل کے لیے بمنزلہ جزء کے ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ فاعل فعل کے بعد متصل ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: فاعل کبھی اسم ظاہر ہو گا اور کبھی اسم ضمیر ہو گا، پھر ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ بارز: وہ ضمیر ہے، جو ظاہر پڑھی جائے، فعل کے لام کلمہ سے ملی ہوئی ہو۔اور اس کے بغیر فعل تام نہ ہو، جیسے "ضَرَبَا،ضَرَبُوْا" میں "الف، و" ضمیر بارز ہیں۔ 2۔ مستتر: وہ ضمیر ہے، جو ظاہر نہ پڑھی جائے، جیسے "ضَرَبَ" میں ضمیر غائب مستتر ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ واحد لایا جائے گا، جیسے "ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرِّجَالُ" اور جب فاعل ضمیر ہو تو فاعل واحد کے لیے فعل واحد، فاعل تثنیہ کے لیے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کے لیے فعل جمع لایا جائے گا، جیسے "الْخَادِمُ ذَهَبَ، الْخَادِمَانِ ذَهَبَا، الْخَادِمُوْنَ ذَهَبُوْا"۔

قاعدہ نمبر ۴: مفعول مالم یسم فاعلہ وہ مفعول ہے، جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو۔اور فاعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مفعول کو ذکر کیا جائے۔اس کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں، یہ فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد تثنیہ جمع میں فاعل کی طرح ہے۔

سوالات

ذیل کے جملوں میں فاعل کی قسمیں اور مفعول مالم یسم فاعلہ کو بتاؤ اور ہر جملہ کی ترکیب و ترجمہ کرو؟

قَالَ نِسْوَةٌ ضَمِنَ اللهُ رِزْقَ كُلِّ أَحَدٍ، ضَاقَتِ الأَرْضُ، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ، يَا أَيُّهَا الذِّيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ، أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اقْتَرَبَ الْوَعْدُالْحَقُّ خَرَّ مُوسٰى صَعِقًا، ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا، يُرَدُّوْنَ إلي أَشَدِّ الْعَذَابِ، يُرِيْدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ[۲۸].

---

(۲۸) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ ''أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ'':

''أُحِلَّ''صیغہ فعل ماضی مجہول''ل''جارہ''كُم''ضمیر مخاطبین مجرورو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''أُحِلَّ''فعل است''لَيْلَةَ''مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا ظرف مضاف''الصِّيَامِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظا ظرف متعلق بہ''أُحِلَّ''فعل است''الرَّفَثُ''مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع بالضمہ لفظا۔ ویا کہ''أُحِلَّ''صیغہ فعل ماضی مجہول''ل''جارہ''كُم''ضمیر مخاطبین مجرورو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''أُحِلَّ''فعل است''لَيْلَةَ''مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا ظرف برائے فعل محذوف کہ تقدیرش''أُحِلَّ لَكُمْ أن تَرْفُثُوْا لَيْلَةَ الصِّيَامِ''باشد''أن تَرْفُثُوْا''جملہ بتاویل مصدر مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلًا۔''أن''مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل''تَرْفُثُوْا''صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بحذف نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل''لَيْلَةَ''مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا ظرف مضاف''الصِّيَامِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظا۔ ظرف متعلق بہ''تَرْفُثُوا''فعل است۔ ویا کہ''أُحِلَّ''صیغہ فعل ماضی مجہول''ل''جارہ''كُم''ضمیر مخاطبین مجرورو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''أُحِلَّ''فعل است''لَيْلَةَ''مفعول فیہ اوست منصوب بالفتحہ لفظا ظرف مضاف''الصِّيَامِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظا ظرف متعلق بہ''الرَّفَثُ''شبہ فعل مؤخر است''الرَّفَثُ''مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع بالضمہ لفظا۔(الدر المصون:292/2،التبیان لابی البقاء:154/1)

✍ ''خَرَّ مُوسٰى صَعِقًا'':

''خَرَّ''صیغہ فعل ماضی معلوم''مُوسٰى''فاعلش مرفوع بالضمہ تقدیرا ذوالحال''صَعِقًا''حال اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔(الدر المصون:451/5، اعراب القرآن صافی:69/9)

✍ ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا:

''ضُرِبَ''صیغہ فعل ماضی مجہول''ابْنُ''مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف''مَرْيَمَ''مضاف الیہ است منصوب بالفتحہ لفظاً''مَثَلًا''مفعول ثانی اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔ویا کہ''ابْنُ مَرْيَمَ''ذوالحال''مَثَلًا''حال اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔ تقدیر عبارت یوں ہو گی۔''أَيْ ذُكِرَ مُمَثَّلًا بِهِ.''(التبیان لابی البقاء:1141/2،اعراب القرآن درویش:98/9)

فصل سوم ۔۔۔ فعل متعدی کی اقسام وانواع

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں:۔

اول: ایک مفعول کی طرف متعدی ہو، جیسے "ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا"۔

دوم: دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو لیکن ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز ہو، جیسے "أَعْطٰی"اور وہ فعل جو اس کے ہم معنی ہو، جیسے "أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهمًا"۔اس جگہ "أَعْطَيْتُ زَيْدًا" کہنا بھی جائز ہے۔

سوم: دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو لیکن ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو۔ یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے ،جیسے "عَلِمْتُ، وَظَنَنْتُ، وَ حَسِبْتُ، وَخِلْتُ، وَزَعَمْتُ، وَرَاَيْتُ، وَوَجَدْ تُ" جیسے "عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا، وَظَنَنْتُ زَيْدًا عَالِمًا"۔

چہارم: تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو، جیسے "أَعْلَمَ، وَأَرٰى، وَأَنْبَأَ، وَأَخْبَرَ، وَخَبَّرَ، وَنَبَّأَ، وَحَدَّثَ" جیسے "أَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا"۔

واضح رہے کہ یہ تمام مفعولات مفعول بہ ہیں اور باب "عَلِمْتُ" میں مفعول دوم کو اور باب "أَعْلَمْتُ" میں مفعول سوم کو اور مفعول لہ اور مفعول معہ کو (نائب فاعل بنانے کی غرض سے) فاعل کی جگہ پر نہیں رکھ سکتے۔اور دوسرے مفعولوں کو رکھ سکتے ہیں البتہ باب "أَعْطَيْتُ" میں مفعول ثانی کے مقابلہ میں مفعول اول کو مفعول مالم یسم فاعلہ کی جگہ پر لانا زیادہ بہتر ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: افعال قلوب کو افعال قلوب اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں یقین اور ظن والا معنی پایا جاتا ہے، جس کا تعلق قلب سے ہوتا ہے۔اور یہ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں، مبتداء کو ان کا مفعول اول اور خبر کو مفعول ثانی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: اگر "ظَنَنْتُ" بمعنی "اتَّهَمْتُ"، "عَلِمْتُ" بمعنی "عَرِفْتُ"، "رَأَيْتُ" بمعنی "أَبْصَرْتُ" اور "وَجَدْتُ" بمعنی "أَصَبْتُ" ہو تو پھر یہ ایک مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

قاعدہ نمبر ۳: افعال قلوب کے دونوں مفعولوں کو بلا قرینہ حذف کرنا جائز نہیں۔

قاعدہ نمبر۴: افعال قلوب میں یہ ضروری نہیں کہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوں، بلکہ کبھی ''أَنَّ'' اور اس کے معمول پر داخل ہوتے ہیں اور یہ بتاویل مصدر ہو کر افعال قلوب کے لیے دو مفعولوں کے قائم مقام ہوتے ہیں، جیسے ''عَلِمْتُ أَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ''۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ ''عَلِمْتُ'' کی مثال: ''عَلِمْتُ زَيْداً عَالِمًا'':

''عَلِمْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد ''ت'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ''زَيْداً'' مفعول بہ اول اوست منصوب بالفتحہ لفظا ''عَالِماً'' مفعول بہ ثانی است منصوب بالفتحہ لفظا، باز ''عَالِماً'' صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مفعول اول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مفعول اول۔

✍ ''رَأَيْتُ'' کی مثال: ''رَأَيْتُ اللهَ أَكْبَرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ'':

''رَأَيْتُ'' صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد ''ت'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا، لفظ ''اللهَ'' مفعول بہ اول اوست منصوب بالفتحہ لفظا، ''أَكْبَرَ'' مفعول بہ ثانی اوست منصوب بالفتحہ لفظا، باز ''أَكْبَرَ'' صیغہ اسم تفضیل تکیہ گرفتہ بر مفعول اول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مفعول اول ''مِنْ'' جارہ ''كُلِّ'' مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''أَكْبَرَ'' است باز ''كُلِّ'' مضاف ''شَيْءٍ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا۔

سوالات

امثلہ ذیل میں فعل متعدی کی قسمیں اور اس کے مفعول بتاؤ؟

لَا تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ، وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ، وَجَدْنَا مَاوَعَدَنَا رَبُّنَا حَقاً، رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجًا، اَللهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ، ظَنَّ زَيْدٌ عَمْرواً عَالِماً، اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً، كَذَبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ، رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ، لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتاً، يَحْسَبُوْنَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا، يُرِيْهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ، رَأَيْتُ

بَكْراً فَاضِلاً، زَعَمْتُه جَاهِلاً، أَرَاكَ صَائِماً، أَخَالُ أَنَّكَ مَرِيْضٌ، لَا تَحْسَبُوْنِيْ كَاذِباً، أُوْتِيَ مُوْسىَ الْكِتَابَ، أُعْطِيَ زَيْدٌ ثَوْبًا، وَجَدُوْامَاعَمِلُوْا حَاضِراً[٢٩].

---

[٢٩] **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ لَا تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ:

" لَا" ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل " تَحْسَبَنَّ" صیغہ فعل مضارع معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ مبنی مجزوم محلاً فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً لفظ "اللهَ" مفعول اول است منصوب بالفتحہ لفظاً "غَافِلًا" مفعول ثانی است منصوب بالفتحہ لفظاً، باز "غَافِلًا" صیغہ اسم فاعل الخ تکیہ کردہ بر مفعول اول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مفعول اول "عَنْ" جارہ "ما" موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ وصفت خویش مجرور و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "غَافِلًا" شبہ فعل است، باز "مَا" موصولہ یا موصوفہ "يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ" جملہ صلہ یا صفت اوست، "يَعْمَلُ" صیغہ فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً "ہ" ضمیر غائب مفعول بہٖ مخذوف است منصوب محلا راجع بسوئے اسمِ موصول "الظَّالِمُونَ" فاعلش مرفوع بالواؤ لفظاً۔ ویا کہ "عَنْ" جارہ "مَا" مصدریہ "يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ" جملہ بتاویل مصدر "عَمَلِهِمْ" مجرور و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ " غَافِلًا" شبہ فعل است، باز "مَا" مصدریہ "يَعْمَلُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا "الظَّالِمُونَ" فاعلش مرفوع بالواؤ لفظاً۔(اعراب القرآن درویش: 204/5)

✍ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا:

" وَجَدْنَا" صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد "نا" ضمیر متکلم مع الغیر فاعلش مرفوع "ما" موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مفعول اول اوست منصوب محلا، باز "ما" موصولہ یا موصوفہ " وَعَدَنَا رَبُّنَا" جملہ صلہ یا صفت اوست " وَعَدَ " صیغہ فعل ماضی معلوم "نا" ضمیر متکلم مع الغیر فاعلش مرفوع محلا عائد مخذوف کہ تقدیرش "إِيَّاهُ" باشد۔ "إِيَّاهُ" مفعول بہ اوست منصوب محلا "رَبُّ" فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف "نا" ضمیر متکلم مع الغیر مضاف الیہ اوست مجرور محلا "حقًّا" مفعول ثانی است منصوب بالفتحہ لفظا، باز " حقًّا " صیغہ مصدر تکیہ کردہ بر مفعول اول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے مفعول اول۔ ویا کہ "وَجَدْنَا" صیغہ فعل ماضی معلوم الخ۔۔۔ "نا" ضمیر متکلم مع الغیر فاعلش مرفوع محلا ذوالحال الخ۔۔۔ "حقًّا" حال اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔(دیکھئے التبیان لابی البقاء: 570/1)

✍ رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا:

" رَأَيْتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد "تَ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً "النَّاسَ" مفعول اول اوست منصوب بالفتحہ لفظًا " يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ" جملہ مفعول ثانی اوست منصوب محلاً۔ ویا کہ " رَأَيْتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم بمعنی "أَبْصَرْتَ"۔ "أَبْصَرْتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم "تَ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا "النَّاسَ" مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا ذو الحال" يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ" جملہ حال اوست منصوب محلاً، باز "يَدْخُلُونَ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی "واؤ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ذوالحال راجع بسوئے مذکورین ما قبل۔ " فِي" جارہ " دِينِ" مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "يَدْخُلُونَ" فعل است، باز" دِينِ" مضاف لفظ "اللهِ" مضاف الیہ مجرور بالکسرہ لفظًا۔" أَفْوَاجًا" حال اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔(دیکھئے اعراب القرآن درویش: 606/10)

✍ اللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ:

''اللّٰهُ'' مبتداء اوست مرفوع بالضمہ لفظاً ''يَعْلَمُ'' جملہ خبرش مرفوع محلاً ''يَعْلَمُ'' صیغہ فعل مضارع معلوم فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد ملغی از عمل بمعنی ''يَعْرِف'' باز ''يَعْرِف'' صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے مبتداء ''إِنَّ'' بمع اسم وخبر خویش مفعول بہٖ است منصوب محلاً ''إِنَّ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ''كَ'' ضمیر مخاطب اسمش منصوب محلاً ''ل'' ابتدائیہ تاکیدیہ ''رَسُولُ'' خبرش مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''ہ'' ضمیر غائب مضاف الیہ است مجرور محلاً راجع بسوئے اللّٰہ۔ (اعراب القرآن صافی: 253/28، اعراب القرآن درویش: 97/10)

✍ رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ:

''رَبُّ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''نَا'' ضمیر متکلم مضاف الیہ است مجرور محلاً ''يَعْلَمُ'' جملہ خبرش مرفوع محلاً، باز ''يَعْلَمُ'' صیغہ فعل مضارع معلوم فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے مبتداء ''إِنَّ'' بمع اسم وخبر خویش قائم مقام ہر دو مفعول بہٖ است منصوب محلاً ''إِنَّ'' حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ''نَا'' ضمیر متکلم اسمش منصوب محلاً ''إِلى'' جارہ ''كُمْ'' ضمیر مخاطبین مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہٖ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''لَمُرْسَلُونَ'' شبہ فعل مؤخر است ''ل'' ابتدائیہ تاکیدیہ ''مُرْسَلُونَ'' خبرش مرفوع بالواؤ لفظاً باز ''مُرْسَلُونَ'' صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر اسم ''إِنَّ'' ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ مرفوع محلاً راجع بسوئے اسم ''إِنَّ'' ۔(اعراب القرآن درویش: 183/8، اعراب القرآن صافی: 298/22)

✍ ''لا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً:

''لا'' ناہیہ جازمہ جازمۃ المستقبل ''تَحْسَبَنَّ'' صیغہ فعل مضارع معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ مبنی مجزوم محلاً فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً ''الَّذِينَ'' اسم موصول بمعہ جملہ صلہ خویش مفعول اول است منصوب محلاً، باز ''الَّذِينَ'' اسم موصول ''قُتِلُوا الخ'' صلہ است، باز ''قُتِلُوا'' صیغہ فعل ماضی مجہول ''واؤ'' ضمیر بارز مفعول لم یسم فاعلہ اوست مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکورین ما قبل ''فِي'' جارہ ''سَبِيلِ'' مجرور بالکسرہ ومنصوب محلاً مفعول بہٖ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہٖ ''قُتِلُوا'' فعل است، باز ''سَبِيلِ'' مضاف ''اللّٰهِ'' مضاف الیہ مجرور بالکسرہ لفظاً ''أَمْوَاتاً'' مفعول ثانی اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔(الدر المصون: 480/3، اعراب القرآن صافی: 370/4)

✍ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا:

''يَحْسَبُونَ'' صیغہ فعل مضارع فعل مرفوع باثبات نون اعرابی فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد ''واو'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکورین ما قبل ''الْأَحْزَابَ'' مفعول اول است منصوب بالفتحہ لفظاً ''لَمْ يَذْهَبُوا'' جملہ مفعول بہٖ ثانی است منصوب محلاً ''لَمْ'' جازمہ جحدیہ جازمۃ المستقبل ''يَذْهَبُوا'' صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم باسقاط نون اعرابی ''واؤ'' ضمیر غائبین فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکورین ما قبل۔(اعراب القرآن درویش: 621/7)

✍ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ:

اگر ''رُؤْيَتْ'' سے ''رُؤْيَتْ بَصَرِیْ'' مراد ہو تو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوگا اور اگر اس سے رؤیت قلبی مراد ہو تو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوگا۔

فصل چہارم ۔۔۔افعال ناقصہ

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ افعال ناقصہ کل سترہ ہیں، جو یہ ہیں:۔

---

(1)۔"یُرِي"صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراًفعل ازافعال قلوب ملغی از عمل"هِم"،ضمیر غائبین مفعول اول اوست منصوب محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل۔"اللهُ"فاعلش مؤخر مرفوع بالضمہ لفظًا"أَعْمَالَ"مفعول بہ ثانی اوست منصوب بالفتحہ لفظًا ذوالحال مضاف"هُمْ"،ضمیر غائبین مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل۔"حَسَرَاتٍ"حال اوست منصوب بالکسرہ لفظًا ،"عَلَى" جارہ"هِم"،ضمیر غائبین مجرور ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،،راجع بسوئے مذکورین ما قبل،جار مجرور متعلق بہ"حَسَرَاتٍ"شبہ فعل است۔ویاکہ"حَسَرَاتٍ"موصوف"عَلَيْهِمْ"ظرف مستقرصفت اوست منصوب محلا"عَلَى"جارہ"هِم"،ضمیر غائبین مجرور ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،راجع بسوئے مذکورین ما قبل،جار مجرور متعلق بہ"ثابتًا"شبہ فعل است۔

(2)۔"یُرِي"صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراًفعل ازافعال قلوب بسہ مفعول می طلبد"هِم"،ضمیر غائبین مفعول اول اوست منصوب محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل۔"اللهُ"فاعلش مؤخر مرفوع بالضمہ لفظاً"أَعْمَالَ"مفعول ثانی اوست منصوب بالفتحہ لفظاًمضاف"هُم"،ضمیر غائبین مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل۔"حَسَرَاتٍ"مفعول ثالث اوست منصوب بالکسرہ لفظاً"عَلَى"جارہ"هِم"،ضمیر غائبین مجرورومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،،راجع بسوئے مذکورین ما قبل،جار مجرور متعلق بہ"حَسَرَاتٍ"شبہ فعل است۔ویاکہ"حَسَرَاتٍ"موصوف"عَلَيْهِمْ"ظرف مستقرصفت اوست منصوب محلا"عَلَى"جارہ"هِم"،ضمیر غائبین مجرورومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،راجع بسوئے مذکورین ما قبل،جار مجرور متعلق بہ"ثابتًا"شبہ فعل است۔(دیکھئے الدر المصون:221/2،اعراب القرآن درویش:232/1)

✍ "وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حاضِرًا":

"وَجَدُوا"صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال قلوب بدو مفعول می طلبد"واؤ"،ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل،"مَا عَمِلُوْا"جملہ بتاویل مصدر مفعول اول اوست منصوب محلا کہ تقدیر یش"أي وَجَدُوْا عَمَلَهُمْ حَاضِرًا"باشد۔باز"مَا" مصدر یہ "عَمِلُوا" صیغہ فعل ماضی معلوم"واؤ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًاراجع بسوئے مذکورین ما قبل"حَاضِرًا"مفعول ثانی است منصوب بالفتحہ لفظاًباز"حَاضِرًا" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مفعول اول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مفعولِ اول۔ویا کہ"ما"موصولہ یا موصوفہ بجع صلہ وصفت خویش مفعول اول است منصوب محلاً،باز"ما" موصولہ یا موصوفہ"عَمِلُوْا" جملہ صلہ یا صفت است،باز"عَمِلُوْا"صیغہ فعل ماضی معلوم"واؤ"،ضمیر بارز فاعلش محلًا مرفوع راجع بسوئے مفعولِ اول۔"حَاضِرًا"مفعول ثانی است منصوب بالفتحہ لفظاًباز"حَاضِرًا" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مفعول اول خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکور ما قبل۔عائد محذوف کہ تقدیر ش"إيّاهُمْ"باشد راجع بسوئے ماموصولہ یا موصوفہ۔(اعراب القرآن درویش:617/5)

(١) كَانَ (٢) صَارَ (٣) ظَلَّ (٤) بَاتَ (٥) اَصْبَحَ (٦) أَضْحَى (٧) أَمْسٰى (٨) عَادَ (٩) آضَ (١٠) غَدَا (١١) رَاحَ (١٢) مَازَالَ (١٣) مَاانْفَكَّ (١٤) مَا بَرِحَ (١٥) مَا فَتِئَ (١٦) مَادَامَ (١٧) لَيْسَ.

یہ افعال صرف فاعل کے ساتھ تام نہیں ہوتے ،بلکہ مزید کسی خبر کے محتاج ہوتے ہیں :اسی وجہ سے ان کوناقصہ کہتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو رفع دیتے ہیں اور مسند کو نصب دیتے ہیں ، جیسے ''كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا'' مرفوع کو ''كَانَ ''کا اسم اور منصوب کو''كَانَ ''کا خبر کہتے ہیں اور باقی افعال کو اسی پر قیاس کر لیجئے۔ ان میں سے بعض افعال بعض اوقات صرف فاعل کے ساتھ تام ہو جاتے ہیں،اس وقت انہیں ناقصہ نہیں،بلکہ تامہ کہتے ہیں، جیسے ''كَانَ مَطَرٌ'' (بارش ہوئی) یہاں''كَانَ ''بمعنی ''حَصَلَ '' ہے،اوربسااوقات ''كَانَ ''زائدہ بھی ہوتا ہے۔

فصل پنجم۔۔۔افعال مقاربہ کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ افعال مقاربہ چار ہیں:۔

(١) عَسٰى (٢) كَادَ (٣) كَرُبَ (٤) أَوْشَكَ.

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں،افعال ناقصہ کی طرح اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں،البتہ ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے کبھی ''أَنْ ''کیساتھ ہوتی ہے۔''عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَّخْرُجَ''اور کبھی بغیر ''أَنْ'' کے ہوتی ہے ، جیسے ''عَسٰى زَيْدٌ يَخْرُجُ''اور کبھی فعل مضارع ''أَنْ'' کے ساتھ ''عَسٰى ''کا فاعل ہوتا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں پڑتی، جیسے ''عَسٰى أَنْ يَّخْرُجَ زَيْدٌ'' یہاں فعل مضارع ''أَنْ'' کے ساتھ رفع کی جگہ میں ہے اور مصدر کے معنی میں ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا :افعال ناقصہ کو ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ افعال اپنے اسم کیساتھ مل کر بھی کلام تام نہیں بنتے،بلکہ خبر کی طرف محتاج رہتے ہیں، لہٰذا اس نقص کی وجہ سے انہیں افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ نیز ان کو افعال ناسخہ بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: اگرافعال ناقصہ کے بعد دواسم ہوں،ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ۔تو معرفہ کو ان کے لیے اسم اور نکرہ خبر بنے گا،کیونکہ اس کا اسم بمنزلہ مبتداء اور خبر بمنزلہ خبر کے ہوتی ہے۔لیکن اگردونوں اسم معرفہ ہوں توپھر اختیار ہے کہ پہلے کو اسم اور دوسرے کو خبر بنادیں۔یا اس کے برعکس کریں۔

فائدہ نمبر ا: ''کَانَ'' کی تین قسمیں ہیں:۔1۔ناقصہ 2۔زائدہ 3۔تامہ

1۔ ''کَانَ''ناقصہ: وہ ہے جو اپنی خبر کو ثابت کرے،پھر خبر عام ہے، ممکن الانقطاع ہو، جیسے ''کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا''،یا ممتنع الانقطاع ہو، جیسے ''کَانَ اللهَ عَلِیْمًاحَکِیْمًا''.

2۔ ''کَانَ'' زائدہ: وہ ہوتا ہے کہ اگر اس کو حذف کیا جائے تو معنی مقصودی میں کوئی خرابی نہ آئے۔یہ چھ مقامات پر واقع ہوتا ہے:

1۔مبتداء اور خبر کے درمیان ''کَانَ'' زائدہ ہوتا ہے، جیسے ''زَیْدٌ کَانَ قَائِمٌ''.

2۔موصول اور صلہ کے درمیان ''کَانَ'' زائدہ ہوتا ہے، جیسے ''کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِيْ الْمَهْدِصَبِیًّا''.

3۔ ''مَا''تعجبیہ اور اس کے فعل کے درمیان ''کَانَ'' زائدہ ہوتا ہے، جیسے ''مَا کَانَ أَحْسَنَ زَیْدًا''.

4۔جار مجرور کے درمیان ''کَانَ'' زائدہ ہوتا ہے، جیسے ''عَلَی کَانَ الْمُسَوَّمَةِ الْعِرَابِ''.

5۔موصوف اور صفت کے درمیان ''کَانَ'' زائدہ ہوتا ہے، جیسے ''جَاءَ رَجُلٌ کَانَ عَالِمٌ''.

6۔افعال قلوب کے دو مفعولوں کے درمیان ''کَانَ'' زائدہ ہوتا ہے، جیسے ''عَلِمْتُ زَیْدًا کَانَ فَاضِلًا''.

3۔ ''کَانَ''تامہ: وہ ہوتا ہے جو فاعل سے مل کر کلام تام ہو۔اور خبر کا محتاج نہ ہو۔اس وقت یہ ''وَجَدَ''یا ''ثَبَتَ'' کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے ''کَانَ اللهُ وَلَمْ یَکُن مَّعَهُ شَيْءٌ''۔

قاعدہ نمبر ۳: افعال مقاربہ مذکورہ چار مشہور اور تین (جَعَلَ،طَفِقَ،أَخَذَ) غیر مشہور ہیں۔جو اپنے اسم کے لیے خبر کو قریب کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔یہ مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ان میں ''کَادَ، کَرُبَ،أَوْشَكَ'' حصولِ خبر کے قرب کے لیے موضوع ہیں۔''عَسٰی'' حصولِ خبر کی اُمید کے لیے موضوع ہیں اور ''جَعَلَ،طَفِقَ'' خبر کے عمل کو شروع کرنے کیلئے موضوع ہیں۔اول کو افعال مقاربہ،دوسری کو افعال رجاء اور تیسری کو افعال شروع کہا جاتا ہے۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ ''كَانَ''ناقصہ کی مثال: ''كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا'':

''كَانَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد ''الله'' اسمش مرفوع بالضمہ لفظا، ''عَلِيْمًا'' خبرش منصوب بالفتحہ لفظا، باز ''عَلِيْمًا'' صیغہ صفت مشبہ تکیہ گرفتہ براسم ''كَانَ''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ''كَانَ''. ''حَكِيْمًا''خبر بعد از خبر اوست منصوب بالفتحہ لفظا، باز ''حَكِيْمًا'' صیغہ صفت مشبہ تکیہ گرفتہ براسم ''كَانَ''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ''كَانَ''.

✍ ''كَانَ''تامہ کی مثال: ''كَانَ اللّٰهُ لَمْ يَكُن مَّعَهُ شَيْءٌ'':

''كَانَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال تامہ ''الله''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظا ذوالحال ''لَمْ يَكُنْ مَعَه'' جملہ حال اوست منصوب محلا ''لَمْ'' جازمہ جحدیہ جازمۃ المستقبل ''يَكُنْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت، باز ''يَكُنْ''فعل افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد ''مَعَه'' ظرف مستقر خبر مقدم است منصوب محلا باز ''مَعَ'' مفعول فیہ منصوب بالفتحہ لفظًا ظرف مضاف ''هُ''ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے ''الله''ظرف متعلق بہ ''ثَبَتَ''ویا کہ ''ثَابِتاً''مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔ ''شَيْءٌ'' اسمش موخر است مرفوع بالضمہ لفظا۔

✍ ''كَانَ''زائدہ کی مثال: ''كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا'':

''كَيْفَ''اسم متضمن بمعنی ''عَلى أَيِّ حَالٍ''مفعول فیہ مقدم است منصوب محلا ''عَلى'' جارہ ''أَيِّ''مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''نُكَلِّمُ''است، باز ''أَيِّ''مضاف ''حَالٍ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظا ''نُكَلِّمُ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''مَنْ'' موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مفعول بہ اوست منصوب محلا ''كَانَ''زائدہ ''فِي الْمَهْدِ''ظرف مستقر صلہ یا صفت اوست ''فِي''جار ہ ''الْمَهْدِ''مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق

بہ ''ثَبَتَ''ویاکہ ''ثَابِتٌ''مقدر است الخ۔۔۔راجع بسوئے موصول ذوالحال ''صَبِيًّا''حال است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ ''أَصْبَحَ''تامہ کی مثال:''أَصْبَحَ زَيْدٌ أَيْ دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ'':

''أَصْبَحَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال تامہ ''زَيْدٌ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا''أَيْ''حرف تفسیر''دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ'' مفسِّر اوست''أَصْبَحَ زَيْدٌ''مفسَّر اوست''دَخَلَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''زَيْدٌ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا''فِيْ'' جارہ ''الصَّبَاحِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''دَخَلَ'' است۔

✍ ''مَا انْفَكَّ''کی مثال:''مَا انْفَكَّ زَيْدٌ جَالِسًا'':

''مَا انْفَكَّ''فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد''مَا''نافیہ غیر عاملہ برائے استمرار وثبوت''زَيْدٌ''اسمش مرفوع بالضمہ لفظًا''جَالِسًا''خبر اوست منصوب بالفتحہ لفظا باز''جَالِسًا''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر اسم'' مَا انْفَكَّ''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم''مَا انْفَكَّ''.

✍ ''لَيْسَ''کی مثال:''أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ'':

''أَ''ہمزہ استفہامیہ''لَيْسَ اللهُ الخ''جملہ مستفہمہ است''لَيْسَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد ''اللهُ''اسمش مرفوع بالضمہ لفظا ''بِأَحْكَمِ''خبر اوست منصوب محلا ''ب''زائدہ جارہ''أَحْكَمِ'' مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا جار مجرور مستغنی از متعلق است باز''أَحْكَمِ''صیغہ اسم تفضیل تکیہ گرفتہ بر اسم''لَيْسَ''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم''لَيْسَ''باز''أَحْكَمِ''مضاف ''الْحَاكِمِينَ''مضاف الیہ اوست مجرور بالیا لفظا، باز''ال'' بمعنی ''الَّذِيْنَ'' اسم موصول ''حَاكِمِيْنَ''صلہ اوست باز''حَاكِمِيْنَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم موصول یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول ۔

✍ ''مَادَامَ''کی مثال:''اجْلِسْ مَادَامَ الْأَمِيْرُ جَالِسًا'':

''اجْلِسْ''صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''مَادَامَ الْأَمِیْرُ جَالِسًا'' جملہ بتاویل مصدر بمعنی''وَقْتَ جُلُوْسِ الْأَمِیْرُ''مفعول فیہ اوست منصوب محلا''مَا''مصدریہ حینیہ''مَادَامَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد''الْأَمِیْرُ''اسمش مرفوع بالضمہ لفظا''جَالِسًا''خبر اوست منصوب بالفتحہ لفظا باز''جَالِسًا''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر اسم''مَادَامَ''خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم''مَادَامَ''۔

✍ ''کَادَ''کی مثال:'' کَادَ زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ'':

''کَادَ''فعل از افعال مقاربہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد''زَیْدٌ''اسمش مرفوع بالضمہ لفظا،''أَنْ یَّخْرُجَ''بتاویل مصدر خبر است منصوب محلا''أَنْ'' مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل''یَخْرُجَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم''کَادَ''.

✍ ''عَسٰی''کی مثال:''عَسٰی اللّٰہُ أَن یَّنْفَعَنَا'':

''عَسٰی''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال مقاربہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم خبر خویش می طلبد،لفظ''اللّٰہ'' اسمش مرفوع بالضمہ لفظا''أَنْ یَنْفَعَنَا''جملہ بتاویل مصدر خبر اوست منصوب محلا''أَنْ''مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل''یَنْفَعَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظا،ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم''عَسٰی''.
''نَا'' ضمیر متکلم مفعول بہ اوست منصوب محلا۔

سوالات

ذیل کے جملوں میں افعال کے اسم وخبر کو بتاؤ اور افعال مقاربہ کے اسم وخبر کو بھی بیان کرو اور ہر جملہ کی ترکیب وترجمہ کرو؟

کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْماً، أَصْبَحَ زَیْدٌ ذَاکِرًا، مَاکَادُوْا یَفْعَلُوْنَ، وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ، کُوْنُوْا عِبَادَاللّٰہِ إِخْوَانًا، لَا تَکُنْ مِنَ الْقَانِطِیْنَ، کُوْنُوْا أَنْصَارَ اللّٰہِ، أَصْبَحُوْا نَادِمِیْنَ، أَمْسٰی زَیْدٌ قَارِئًا، لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ، أَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ، عَسٰی أَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ، لَاتَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا، مَا کَانُوْا أَوْلِیَائَہُ، أَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ إِخْوَانًا، لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ، ظَلَّ زَیْدٌ مُصَلِّیًا، یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا، ظَلَّتْ أَعْنَاقُھُمْ لَھَا خَاضِعِیْنَ، لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا أَحَدٌ، طَفِقَا

يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ، يُوْشِكُ زَيْدٌ أَنْ يَّدْخُلَ الْمَسْجِدَ، عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ، مَا زَالَ عَمْرٌو فَاضِلًا، اجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ قَائِمًا، مَازِلْتُ قَاعِدًا، مَا انْفَكَّ غُلَامُ بَكْرٍ مُطِيْعاً، لَاتَفْتَؤُا ذَاكِرًا[٣٠].

---

(٣٠) **چند حل شده مثالیں:**

✍ كُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَاناً:

"كُونوا" صیغه فعل امر حاضر معلوم فعل از افعال ناقصه رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "واؤ" ضمیر بارز اسمش مرفوع محلاً "عِبَادَ" منادی بحذف حرف نداء که تقدیرش "يَاعِبَادَاللهِ" باشد، باز "يا" حرف ندا قائم مقام "أَدْعُوْ" ناصب منادی مضاف یا مشابه مضاف یا نکره غیر معینه "عِبَادَ" منادی مضاف منصوب بالفتحه مضاف لفظ "الله" مضاف الیه است مجرور بالکسره لفظاً جمله مقصود بالنداء محذف که دال است برأو جمله متقدمه۔ "إِخْوَاناً" خبرش منصوب بالفتحه۔

✍ لَسْتُمْ بِآخِذِيْهِ:

"لَسْتُمْ" صیغه فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصه رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "تم" ضمیر بارز اسمش مرفوع محلاً "بِآخِذِيْهِ" خبرش منصوب محلًا "ب" زائده جاره "آخِذِيْ" مجرور بالیاء لفظًا ومنصوب محلاً، جار مجرور مستغنی از متعلق است "آخِذِي" مضاف "ہ" ضمیر غائب مضاف الیه است مجرور محلاً راجع بسوئے مذکور ما قبل۔ (اعراب القرآن درویش:417/1)

✍ "لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ":

"لَسْتَ" صیغه فعل ماضی معلوم فعل ازافعال ناقصه رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "تَ" ضمیر بارز اسمش مرفوع محلاً "عَلٰى" جاره "هِمْ" ضمیر غائبین مجرور ومنصوب محلامفعول به غیر صریح جارمجرور متعلق به "مُصَيْطِرٍ" شبه فعل مؤخراست۔ "بِمُصَيْطِرٍ" خبرش منصوب محلا "ب" زائده جاره "مُصَيْطِرٍ" مجرور بالکسره لفظاً ومنصوب محلا، جار مجرور مستغنی از متعلق است۔ (اعراب القرآن درویش:459/10)

✍ "عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ":

"عَسٰى" صیغه فعل ماضی معلوم فعل از افعال مقاربه تامه "أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ" جمله بتاویل مصدر فاعلش مرفوع محلاً "أَنْ" مصدریه ناصبه ناصبۂ المستقبل "يَكُنَّ" صیغه فعل مضارع معلوم منصوب محلاً باز "يَكُنَّ" صیغه فعل مضارع معلوم فعل ازافعال ناقصه رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "ن" ضمیر بارز اسمش مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکورین ما قبل "خَيْرًا" خبرش منصوب بالفتحه لفظًا، "خَيْرًا" صیغه اسم تفضیل تکیه کرده براسم "يَكُنَّ" خود یعمل عمل فعله ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع راجع بسوئے اسم "يَكُنَّ"، "مِنْ" جاره "هُنَّ" ضمیر غائبات مجرور ومنصوب محلاً مفعول به غیر صریح راجع بسوئے مذکورات ما قبل، جار مجرور متعلق به "خَيْرًا" شبه فعل است۔

✍ "يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا:

"يَبِيتُونَ" صیغه فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی فعل ازافعال ناقصه رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "واؤ" ضمیر بارز اسمش مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکورین ما قبل "لام" جاره "رَبِّ" مجرور بالکسره لفظًا ومنصوب محلامفعول به غیر صریح جار مجرور متعلق

بہ ''سُجَّدًا''شبہ فعل مؤخراست باز''رَبِّ''مضاف ''هِمْ''ضمیر غائبین مضاف الیہ است مجرور محلاراجع بسوئے مذکورین ماقبل ''سُجَّدًا''خبرش منصوب بالفتحہ لفظًا،باز''سُجَّدًا'' صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ براسم ''يَبِيتُ'' خود یعمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسم ''يَبِيتُ''۔ ویاکہ ''يَبِيتُوْنَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبراسم وخبر خویش می طلبد ملغی ازعمل تامہ''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً ذوالحال راجع بسوئے مذکورین ماقبل''لام ''جارہ ''ربّ''مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''سُجَّدًا''شبہ فعل مؤخراست باز''رَبِّ''مضاف''هِمْ''ضمیر غائبین مضاف الیہ مجرور محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل''سُجَّدًا''حال اوست منصوب بالفتحہ لفظًا،باز''سُجَّدًا'' صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ برذوالحال خود یعمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے ذوالحال۔ (اعراب القرآن درویش:39/1،اعراب القرآن صافی:40/19)

✍ ظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ:

''ظَلَّتْ''صیغہ فعل ماضی فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبراسم وخبر خویش می طلبد'' أَعْنَاقُ''اسمش مرفوع بالضمہ لفظاًمضاف''هُمْ''ضمیر غائبین مضاف الیہ اوست مجرور محلا''لَ'' جارہ ''ها''ضمیر غائبہ مجرور ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''خَاضِعِينَ''شبہ فعل مؤخر است،''خَاضِعِينَ''خبرش منصوب بالیاء لفظاً''خَاضِعِينَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ براسم''ظَلَّتْ''خود یعمل عمل فعلہ، ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسم''ظَلَّتْ''۔(دیکھئے اعراب القرآن درویش:53/7)

✍ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ:

''لَمْ''حجدیہ جازمہ جازمۃ المستقبل''يَكُنْ''فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبراسم وخبر خویش می طلبد

''لَهُ''لام جارہ''ہ''ضمیر غائب مجرور ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے اللہ کہ منقوش است بردلِ مؤمناں جار مجرور متعلق بہ''كُفُوًا''شبہ فعل است''كُفُوًا ''خبر مقدم است منصوب بالفتحہ لفظاً''أَحَدٌ''اسم مؤخر اوست مرفوع بالضمہ لفظاً۔ویاکہ ''لَمْ''حجدیہ جازمہ جازمۃ المستقبل''يَكُنْ''فعل مضارع معلوم الخ۔۔۔''لَهُ''ظرف مستقر حال مقدم است منصوب محلاباز''لام ''جارہ''ہ''ضمیر غائب مجرور ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے اللہ کہ منقوش است بردلِ مؤمناں جار مجرور متعلق بہ''ثَابِتًا''مقدراست،باز'' ثَابِتًا''صیغہ اسم فاعل تکیہ برذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع ذوالحال''كُفُوًا''خبر مقدم است منصوب بالفتحہ لفظاًذوالحال مؤخر''أَحَدٌ''اسم مؤخراوست مرفوع بالضمہ لفظاً۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ كُفُوًا لَهُ)۔ویاکہ ''لَمْ''حجدیہ جازمہ جازمۃ المستقبل ''يَكُنْ''فعل مضارع معلوم الخ۔۔۔''لَهُ''ظرف مستقر خبرمقدم اوست منصوب محلا الخ۔۔۔ ''أَحَدٌ''اسم مؤخر اوست مرفوع بالضمہ لفظاًذوالحال'' كُفُوًا ''حال مقدم اوست منصوب بالفتحہ لفظاً(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَحَدٌ كُفُوًا)۔(التبیان لابی البقاء:1309/2،اعراب القرآن درویش:617/10)

✍ ''طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ'':

'' طَفِقَا''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال مقاربہ رافع الاسم ناصب الخبراسم وخبر خویش می طلبد''الف''ضمیر غائبین اسمش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورَین ماقبل'' يَخْصِفَانِ''جملہ خبرش منصوب محلا''يَخْصِفَانِ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون

فصل ششم ۔۔۔۔افعال مدح وذم کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ افعال مدح وذم چار ہیں:-(۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا:(یہ دونوں مدح کے لیے استعمال ہوتے ہیں) (۳)بِئْسَ (٤) سَاءَ: اول الذکر دونوں مدح اورثانی الذکر دونوں ذم کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور جو چیزان کے فاعل کے بعد ہو اسے مخصوص بالمدح، یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔اور افعال مدح وذم کی شرط یہ ہے کہ ان کا فاعل معرف باللام ہو، جیسے "نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ"، یا ان کا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو ،جیسے "نِعْمَ صَا حَبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ"،یاان کافاعل ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ کے ساتھ لائی گئی ہو ،جیسے "نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ"، "نِعْمَ" کا فاعل "هُوَ" ہے جو نعم میں پوشیدہ ہے اور "رَجُلًا " تمیز ہونے کی بناپر منصوب ہے، کیونکہ "هُوَ"مبہم ہے ۔اور "حَبَّذَا زَيْدٌ" "حَبَّ" فعل مدح ہے اور "ذَا"فاعل ہے۔"زَيْدٌ" مخصوص بالمدح ہےاوراسی طرح "بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَسَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو" ہے۔

اعرابی "الف"،ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل ذوالحال "عَلَيْهِمَا"،ظرف مستقرحال اوست منصوب محلا "عَلٰى" جارہ "هِمَا"،ضمیرغائبین مجرورومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "ثَابِتَيْنِ"مقدراست الخ۔۔۔" مِنْ"جارہ "وَرَقِ" مجرور بالکسرہ لفظاًومنصوب محلامفعول بہ غیرصریح جارمجرور متعلق بہ" يَخْصِفَانِ"،فعل است" وَرَقِ "مضاف"الْجَنَّةِ" مضاف اوست مجرور بالکسرہ لفظاً۔(اعراب القرآن درویش:324/3)

✍ اجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ قَائِماً:

"اجْلِسْ"،صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلا" مَادَامَ زَيْدٌ قَائِمًا"جملہ بتاویل مصدر بمعنٰی "وَقْتَ قِيَامِ زَيْدٍ" مفعول فیہ است منصوب محلاً باز "مَا"،مصدر یہ حینیہ "دَامَ"،صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعالِ ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "زَيْدٌ"،اسمش مرفوع بالضمہ لفظًا"قَائِماً"،خبر ش منصوب بالفتحہ لفظًا،باز"قَائِماً"،صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ براسم "مَادَامَ"،خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسم "مَادَامَ۔

✍ "لَا تَفْتَؤُ ذَا كِرًا":

"لَا"،نافیہ غیر عاملہ از برائے استمرار"تَفْتَؤُ" صیغہ فعل مضارع معلوم، فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبرخویش می طلبد ضمیردرو مستتراسمش مرفوع محلا"ذا كراً"،خبر ش منصوب بالفتحہ لفظاً باز"ذا کر اً"صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ براسم"لَا تَفْتَؤُ "،خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلا۔

فصل ہفتم ۔۔۔ افعال تعجب کا بیان

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ ثلاثی مجرد کے ہر مصدر سے فعل تعجب کے دو صیغے آتے ہیں:۔

اول۔۔۔"مَا أَفْعَلَهُ": جیسے"مَا أَحْسَنَ زَيْدًا"(زید کیا ہی اچھا ہے)اس کی تقدیری عبارت "أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا" ہے یہاں"مَا "، "أَيُّ شَيْءٍ" کے معنی میں ہے اور ابتداء کی وجہ سے محلِ رفع میں واقع ہے اور "أَحْسَنَ" محل رفع میں ہے اور مبتداء کی خبر ہے اور "أَحْسَنَ"کا فاعل "هُوَ"ضمیر ہے ،جو اس میں مستتر ہے ۔اور "زَيْدًا"اس کے لیے مفعول بہ ہے۔

دوم۔۔۔۔۔"أَفْعِلْ بِه": جیسے"أَحْسِنْ بِزَيْدٍ"،"أَحْسِنْ"امر کا صیغہ ہے، خبر کے معنی میں ہے،اس کی تقدیری عبارت "أَحْسَنَ زَيْدٌ" ہے یعنی "صَارَ ذَاحُسْنٍ "اور "بِزَيْدٍ"میں باء زائد ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: افعال مدح اور ذم وہ افعال ہیں، جو علی سبیل المبالغہ انشاء مدح وذم کے لیے وضع کیے گئے ہیں، ان میں زمانہ ملحوظ نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے ان کا تثنیہ اور جمع نہیں آتی۔

قاعدہ نمبر ۲: مخصوص بالمدح والذم کا اعراب تین طرح آتا ہے:۔ 1۔ یہ مبتداء مؤخر ہوں اور ما قبل جملہ خبر مقدم ہو، جیسے "نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ"میں "زَيْدٌ"مبتداء مؤخر اور "نِعْمَ الرَّجُلُ"جملہ خبر مقدم ہے۔ 2۔ یہ مبتداء محذوف "هُوَ" کے لیے خبر ہوں۔ 3۔ یہ مبتداء ہوں اور ان کی خبر "مَمْدُوْحٌ"یا"مَذْمُوْمٌ" محذوف ہوں۔ 4۔ یہ عطف بیان ہوں اور ما قبل فاعل مبین ہوں۔

قاعدہ نمبر ۳: کبھی مخصوص بالمدح والذم کو حذف کیا جاتا ہے، قرآن مجید میں اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں، جیسے "إِنَّاوَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ"(ص:38)، "أيْ أَيُّوْبُ" اور "حَسْبُنَااللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"(آل عمران:173) "أي هُوَ".

قاعدہ نمبر ۴: "حَبَّذَا"انشاء مدح میں "نِعْمَ"کی مانند ہے اور یہ "حَبَّ"فعل ماضی اور "ذَا"اسم اشارہ سے مرکب ہے اور یہی ہمیشہ "ذَا"اس کا فاعل ہے اور اس کے بعد منصوب اسم اسم اشارہ سے تمیز ہو گا، جیسے "حَبَّذَا رَجُلًاخَالِدٌ".

فائدہ نمبر ۱: بعض حضرات نے ''فَعُلَ'' کا صیغہ بھی تعجب میں داخل کیا ہے، تاہم ان صیغوں کے علاوہ تعجب کے لیے دیگر صیغے بھی استعمال ہوتے ہیں، جو بلاوضع تعجب کے تعجب پر دلالت کرتے ہیں، مثلاً ''کَیْفَ''، جیسے ''کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ أَمْوَاتًا'' اور ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' وغیرہ۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ ''نِعْمَ'' کی مثال: ''نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْدٌ'': (جب اس کا فاعل اسم جنس معرف باللام کی طرف مضاف ہو):

''نِعْمَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از مدح رافع اسم جنس معرف باللام یا مضاف بسوئے اسم جنس معرف باللام یا ضمیر مبہم ''صَاحِبُ'' مضاف بسوئے اسم جنس معرف باللام فاعل اوست مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''الرَّجُلِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا ''زَیْدٌ'' مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا ''نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ'' جملہ خبر مقدم است مرفوع محلا۔ ویا کہ ''زَیْدٌ'' خبر اوست مرفوع بالضمہ لفظًا برائے مبتداء محذوف کہ ''ھُوَ'' باشد۔ ''ھُوَ'' ضمیر مبتداء مرفوع محلا راجع بسوئے ''صَاحِبُ الرَّجُلِ''۔ ویا کہ ''زَیْدٌ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا برائے خبر محذوف کہ ''مَمْدُوْحٌ'' باشد۔ ''مَمْدُوْحٌ'' صیغہ اسم مفعول تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول ما لم یسم فاعلہ است مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء ویا کہ ''صَاحِبُ الرَّجُلِ'' مبین ''زِیْدٌ'' مخصوص بالمدح عطف بیان اوست مرفوع بالضمہ لفظًا۔

✍ ''نِعْمَ'' کی مثال: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (جب اس کا فاعل اسم جنس معرف باللام ہو)

''نِعْمَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع اسم جنس معرف باللام یا مضاف بسوئے اسم جنس معرف باللام یا ضمیر مبہم ''الرَّجُلُ'' اسم جنس معرف باللام فاعل اوست مرفوع بالضمہ لفظًا ''زَیْدٌ'' مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا ''نِعْمَ الرَّجُلُ'' جملہ خبر مقدم است مرفوع محلا ویا کہ ''زَیْدٌ'' مخصوص بالمدح خبر است مرفوع بالضمہ لفظًا برائے مبتداء محذوف کہ ''ھُوَ'' باشد ''ھُوَ'' ضمیر غائب مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے ''الرَّجُلُ''۔ ویا کہ ''زَیْدٌ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا برائے خبر محذوف کہ ''مَمْدُوْحٌ'' باشد۔ باز ''مَمْدُوْحٌ'' صیغہ اسم مفعول تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر

مفعول مالم یسم فاعلہ است راجع بسوئے مبتداء ویا کہ ''الرَّجُلُ''مبین ''زِیْدٌ''مخصوص بالمدح عطف بیان اوست مرفوع بالضمہ لفظًا۔

✍ ''نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ'':(جب اس کا فاعل اسم ضمیر ہو):

''نِعْمَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع اسم جنس معرف باللام یا مضاف بسوئے اسم جنس معرف باللام یا ضمیر مبہم،ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ضمیر مبہم ممیز ناصب التمیز راجع بسوئے معہود فی الذہن ''رَجُلًا''،تمیزش منصوب بالفتحہ لفظًا''زَیْدٌ''مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا''نِعْمَ رَجُلًا'' جملہ خبر مقدم است مرفوع محلا ویا کہ ''زَیْدٌ''خبر است مرفوع بالضمہ برائے مبتداء محذوف کہ ''هُوَ'' باشد۔''هُوَ''ضمیر غائب مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے ضمیر مبہم۔ویا کہ ''زَیْدٌ''مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا برائے خبر محذوف کہ ''مَمْدُوْحٌ''باشد۔باز''مَمْدُوْحٌ''صیغہ اسم مفعول تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول ما لم یسم فاعلہ است مرفوع محلًا راجع بسوئے مبتداء۔ ویا کہ ضمیر مبہم مبین ''زِیْدٌ''،مخصوص بالمدح عطف بیان اوست مرفوع بالضمہ لفظًا۔

✍ ''حَبَّذَا''کی مثال:''حَبَّذَا زَیْدٌ'':

''حَبَّ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع کہ فاعل ہمیشہ ''ذَا''باشد۔''ذَا''اسم اشارہ فاعل اوست مرفوع محلا ''زَیْدٌ'' مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا''حَبَّذَا''جملہ خبر مقدم است مرفوع محلا۔ ویا کہ ''زَیْدٌ'' خبر اوست مرفوع بالضمہ لفظًا برائے مبتداء محذوف کہ ''هُوَ''باشد۔''هُوَ''ضمیر مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے اسم اشارہ۔ ویا کہ ''زَیْدٌ''مبتداء است برائے خبر محذوف کہ ''مَمْدُوْحٌ''باشد مرفوع بالضمہ لفظًا۔باز''مَمْدُوْحٌ''صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔ ویا کہ ''ذَا''اسم اشارہ مبین ''زَیْدٌ''عطف بیان اوست مرفوع بالضمہ لفظًا۔

سوالات

امثلہ ذیل میں افعال مدح وذم اور افعال تعجب کو بتاؤ اور ترجمہ وترکیب کرو؟

نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوْبُ، نِعْمَتِ الصَّلَاةُ هذِهِ، بِئْسَ الْمِهَادُ جَهَنَّمُ، أَبْصِرْبِهِ وَأَسْمِعْ، مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، مَا أَحْسَنَ الدِّيْنُ وَالدُّنْيَا إِذَااجْتَمَعَا، سَاءَ الرَّجُلُ تَارِكُ الصَّلَاةِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَغَا، بِئْسَتِ الْمَرْأَةُ نَاشِزَةُ الزَّوْجِ، حَبَّذَا زَيْدٌ رَّاكِبًا، مَا أَحْلَمَ زَيْدًا، مَا أَقْنَعَ عَمْرًوا، نِعْمَ الْعَابِدُ زَيْدٌ، نِعْمَتِ الشَّابَةُ هِنْدٌ، بِئْسَ الْعَالِمُ غَيْرُ عَامِلٍ عَلَى عِلْمِهِ، بِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ، نِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ، سَاءَتِ الْمَرْأَةُ حَرِيْصَةُ الْمَالِ[۳۱].

---

(۳۱) **چند حل شده مثالیں:**

✍ "نِعْمَتِ الصَّلَاةُ هذِهِ":

"نِعْمَتِ" صیغه فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع الاسم جنس معرف باللام یا مضاف بسوئے اسم جنس معرف باللام یا ضمیر مبهم "الصَّلَاةُ" اسم جنس معرف باللام فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا "هٰذِهِ" اسم اشاره مخصوص بالمدح مبتدا مؤخراست مرفوع محلا "نِعْمَتِ الصَّلَاةُ" جمله خبر مقدم است مرفوع محلاً۔ ویا که "هٰذِهِ" اسم اشاره مخصوص بالمدح خبرش مرفوع محلاً برائے مبتدا مخذوف که "هِيَ" باشد، باز "هِيَ" ضمیر غائبه مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے "الصَّلَاةُ"۔ ویا که "هٰذِهِ" اسم اشاره مخصوص بالمدح مبتداءاست مرفوع محلا برائے خبر مخذوف که "مَمْدُوْحَةٌ" باشد، باز "مَمْدُوْحَةٌ" صیغه اسم مفعول تکیه کرده بر مبتدا خود یعمل عمله فعله ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعله اوست مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔ ویا که "الصَّلَاةُ" مبین "هٰذِهِ" اسم اشاره مخصوص بالمدح عطف بیان است مرفوع محلاً۔

✍ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ:

" أَبْصِرْ" صیغه فعل امر حاضر معلوم بمعنی "أَبْصَرَ"، " أَبْصَرَ" صیغه ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً "ب" زائده جاره "ه" ضمیر غائب مجرور و مرفوع محلاً راجع بسوئے فلاں جار مجرور مستغنی از متعلق است "واؤ" عاطفه " أَسْمِعْ" معطوف " أَبْصِرْ" معطوف الیه است۔

✍ "مَا أَحْسَنَ الدِّيْنَ وَالدُّنْيَا إِذَا اجْتَمَعَا":

1۔ "مَا" استفهامیه بمعنی "أَيُّ شَيْءٍ" (عند الامام فراء)، "أَيُّ" مبتداءاست مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "شَيْءٍ" مضاف الیه مجرور بالکسره لفظًا "أَحْسَنَ الدِّيْنَ وَالدُّنْيَا" جمله خبرش مرفوع محلا "أَحْسَنَ" صیغه فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش محلا راجع بسوئے مبتداء۔ "الدِّيْنَ" مفعول بہٖ است منصوب بالفتحہ لفظًا "واؤ" عاطفه "الدُّنْيَا" معطوف "الدِّيْنَ" معطوف علیه۔

2۔ "مَا" بمعنی "شَيْءٌ" (عند سیبویه)، "شَيْءٌ" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا "أَحْسَنَ الدِّيْنَ وَالدُّنْيَا" جمله خبرش مرفوع محلا "أَحْسَنَ" صیغه فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش محلا راجع بسوئے مبتداء۔ "الدِّيْنَ" مفعول بہٖ است منصوب بالفتحہ لفظاً "واؤ" عاطفه "الدُّنْيَا" معطوف "الدِّيْنَ" معطوف علیه۔

3۔ "مَا" موصوله بمع صله خویش مبتداءاست مرفوع محلا، باز "مَا" موصوله "أَحْسَنَ الدِّيْنُ وَالدُّنْيَا" جمله صله است، باز "أَحْسَنَ" صیغه فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش محلا راجع بسوئے مبتداء۔ "الدِّيْنَ" مفعول بہٖ است منصوب بالفتحہ لفظًا "واؤ" عاطفه "الدُّنْيَا" معطوف "الدِّيْنَ" معطوف علیه۔ برائے خبر مخذوف که "شَيْءٌ عَظِيْمٌ" باشد۔ "شَيْءٌ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا موصوف "عَظِيْمٌ" صفت اوست

مرفوع بالضمہ لفظًا۔باز ''عَظِیْمٌ''صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ برموصوف خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرومستترفاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔''إِذَا ''اسم ظرف متضمن بمعنٰی حرف شرط مفعول فیہ مقدم است منصوب محلاً''اجْتَمَعَا''جملہ شرطش مجزوم محلاً''اجْتَمَعَا''صیغہ فعل ماضی معلوم''الف''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاًراجع بسوئے''الدِّیْنُ وَالدُّنْیَا''۔جزاء محذوف کہ دال است براُوجملہ متقدمہ۔

✍ ''حَبَّذَا زَیْدٌ رَّاکِبًا'':

''حَبَّذَا ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع کہ فاعل او ہمیشہ''ذا'' باشد، ''ذا''اسم اشارہ فاعلش مرفوع محلاً''زَیْدٌ''مخصوص بالمدح مبتداء مؤخراست مرفوع بالضمہ لفظًا ذوالحال ''رَاکِبًا''صیغہ حال است منصوب بالفتحہ لف لفظًا،باز''رَاکِبًا'' اسم فاعل تکیہ کردہ برذوالحال خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ذوالحال''حَبَّذَا''جملہ خبر مقدم است مرفوع محلاً۔ویاکہ ''زَیْدٌ'' مخصوص بالمدح خبراست مرفوع بالضمہ لفظًا ذوالحال برائے مبتداء محذوف کہ''ھو ''باشد ''هُوَ''ضمیر غائب مبتداء است مرفوع محلاً راجع بسوئے''ذَا''اسم اشارہ۔ویاکہ ''زَیْدٌ'' مخصوص بالمدحہ مبتداءاست مرفوع بالضمہ لفظًا ذوالحال برائے خبر محذوف کہ''مَمْدُوْحٌ''باشد باز''مَمْدُوْحٌ'' صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ برمبتداخودیعمل عملہ فعلہ ضمیردرو مستترمفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع محلاراجع بسوئے مبتداء''رَاکِبًا''حال است منصوب بالفتحہ لفظًا،باز''رَاکِبًا'' اسم فاعل تکیہ کردہ برذوالحال خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے ذوالحال۔ویاکہ''ذَا''اسم اشارہ مبین ''زَیْدٌ''مخصوص بالمدح عطف بیان اوست مرفوع بالضمہ لفظًا۔

✍ ''نِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ'':

1۔ ''نِعْمَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع الاسم جنس معرف باللام یا مضاف بسوئے اسم جنس معرف باللام یا ضمیر مبہم''الْمَاهِدُوْنَ''اسم جنس معرف باللام فاعلش مرفوع بالواو لفظًا''الف لام''بمعنٰی''الَّذِیْنَ''اسم موصول''مَاهِدُوْنَ''صلہ است،باز''مَاهِدُوْنَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ براسم موصول خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرومستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسم موصول۔مخصوص بالمدح محذوف کہ''نَحْنُ'' باشد۔''نَحْنُ''مخصوص بالمدح مبتداء مؤخراست مرفوع محلا''نِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ''جملہ خبرمقدم است مرفوع محلاً۔ 2۔ ویاکہ''نَحْنُ''مخصوص بالمدح خبرش مرفوع محلاً برائے مبتداء محذوف کہ''هُمْ''باشد۔''هُمْ''ضمیر جمع مذکرغائبین مبتداء است مرفوع محلاراجع بسوئے''الْمَاهِدُوْنَ''۔ 3۔ ویاکہ''نَحْنُ''مخصوص بالمدح مبتداء است مرفوع محلابرائے خبرمحذوف کہ''مَمْدُوْحُوْنَ''باشد۔باز''مَمْدُوْحُوْنَ''صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر مبتداء خودیعمل عمل فعلہ ضمیردرو مستترمفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلا۔4۔ویاکہ''الْمَاهِدُوْنَ''مبین''نَحْنُ''مخصوص بالمدح عطف بیان اوست مرفوع محلاً۔

✍ ''بِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ'':

1۔ ''بِئْسَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ذم رافع الاسم جنس معرف باللام یا مضاف بسوئے اسم جنس معرف باللام یا ضمیر مبہم''مَثْوَى''مضاف بسوئےاسم جنس معرف باللام فاعلش مرفوع بالضمہ تقدیراًمضاف''الْمُتَكَبِّرِيْنَ''مضاف الیہ است مجرور بالیاء لفظًا۔باز''الف لام''بمعنٰی''الَّذِيْنَ''اسم موصول''مُتَكَبِّرِيْنَ''صلہ است۔باز''مُتَكَبِّرِيْنَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ برمبتداءخودیعمل عمل فعلہ ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئےاسم موصول مخصوص بالذم محذوف کہ''جَهَنَّمُ'' باشد۔باز''جَهَنَّمُ''مخصوص بالذم مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا''بِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ''جملہ خبر مقدم است مرفوع محلاً۔ 2۔ ویاکہ''جَهَنَّمُ''مخصوص بالذم خبراست مرفوع

باب سوم۔۔۔اسماء عاملہ کا بیان

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں:۔

1۔۔۔اسماء شرطیہ 2۔۔۔اسماء افعال بمعنی امر حاضر 2۔۔۔اسماء افعال بمعنی فعل ماضی

1۔۔۔اسماء شرطیہ: جو ''إِنْ'' شرطیہ کے معنی میں ہوتے ہیں۔اور وہ نو ہیں:۔(۱) مَنْ (۲) مَا (۳) أَيْنَ (٤) مَتٰی (٥) أَيُّ (٦) أَنّٰی (٧) إِذْمَا (٨) حَيْثُمَا (٩) مَهْمَا، یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، جیسے ''مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ, مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ, أَيْنَ تَذْهَبْ أَذْهَبْ, مَتٰی تَقُمْ أَقُمْ, أَيُّ شَيْءٍ تَأْكُلْ اٰكُلْ, أَنّٰی تَكْتُبْ أَكْتُبْ, إِذْ مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ, حَيْثُمَا تَقْصُدْ أَقْصُدْ, مَهمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ''.

2۔۔۔اسماء افعال: جو ماضی کے معنی میں ہوں، جیسے ''هَيْهاتَ, شَتَّانَ, سَرْعَانَ'' یہ افعال اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیتے ہیں، جیسے ''هَيْها تَ يَوْمُ الْعِيْدِ, أَيْ بَعُدَ''.

3۔۔۔اسماء افعال: جو امر حاضر کے معنی میں ہوں، جیسے ''رُوَيْدَ, بَلْهَ, حَيَّهلْ, عَلَيْكَ, دُوْنَكَ, ها'' یہ افعال اسم کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں، جیسے ''رُوَيْدَ زَيْدًا، أَيْ أَمْهِلْهُ''.

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: اسمائے شرطیہ نو ہیں، جو ''إِن'' شرطیہ کے معنی کو شامل ہونے کی وجہ سے مضارع کو جزم دیتے ہیں اور ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلا جملہ شرط اور دوسرا جزاء ہوتا ہے اور ان اسماء شرط میں شرط کے معنی نہ پائے جائیں تو اس وقت یہ عمل نہیں کریں گے اور فعل مضارع کو جزم نہیں دیں گے، جیسے ''مَنْ'' جب استفہام کے لیے ہو، جیسے ''مَنْ تَضْرِبُ''؟

فائدہ نمبر ا: شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے کیونکہ شرط میں تعلیق ہوتی ہے اور تعلیق زمانہ میں پائی جاتی ہے اور زمانہ فعل میں ہوتا ہے، اس لیے شرط ہمیشہ فعل ہوتا ہے، لیکن جزاء کبھی جملہ اسمیہ ہوگا اور کبھی جملہ فعلیہ ہوگا،

بالضمہ لفظًا برائے مبتدا محذوف کہ ''هِيَ'' باشد۔باز ''هِيَ'' ضمیر واحدہ مؤنث غائبہ مبتدا است مرفوع محلاً راجع بسوئے ''مَثْوٰی''۔ 3۔ ویا کہ ''جَهَنَّمُ'' مخصوص بالذم مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا برائے خبر محذوف کہ ''مَذْمُوْمَةٌ'' باشد۔ ''مَذْمُوْمَةٌ'' صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔4۔ویا کہ ''مَثْوٰی'' مبین ''جَهَنَّمُ'' مخصوص بالذم عطف بیان است مرفوع بالضمہ لفظًا۔

خواہ جزاء مذکور ہو یا محذوف ہو۔

فائدہ نمبر۲: جزاء پر "ف" کا داخل کرنا دس مقامات پر واجب، دو مقامات پر جائز اور دو جگہ منع ہے، جن دس مقامات پر "ف" کا داخل کرنا واجب ہے وہ یہ ہیں:۔ 1۔ جزاء جملہ اسمیہ ہو، جیسے "فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (سورة المؤمنون:102) 2۔ جزاء امر ہو، جیسے "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوهَكُمْ" (سورة المائدۃ:6) 3۔ جزاء نہی ہو، جیسے "فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ" (سورة الممتحنہ:10) 4۔ جزاء جملہ دعائیہ ہو، جیسے "إِنْ أَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللهُ خَيْراً" 5۔ جزاء پر "قَدْ" داخل ہو، جیسے "فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ" (سورة ال عمران:184) 6۔ جزاء ماضی کا وہ صیغہ ہو، جس کے شروع میں حرف نفی ہو، جیسے "وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ" (سورة المائدۃ:67) 7۔ جزاء مضارع کا وہ صیغہ ہو، جس کے شروع میں "سین" ہو، جیسے "وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى" (سورة الطلاق:6) 8۔ جزاء مضارع کا وہ صیغہ ہو، جس کے شروع میں "سوف" ہو، جیسے "فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي" (سورة الاعراف:143) 9۔ جزاء مؤکد بہ "لن" ناصبہ ہو، جیسے "وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ" (سورة ال عمران:85) 10۔ جزاء فعل غیر متصرف ہو، جیسے "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَاالسَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا".

اور جن دو مقامات پر شرط کی جزاء پر "ف" کا داخل کرنا جائز ہے وہ یہ ہیں:۔1۔ جزاء مضارع مثبت ہو۔2۔ جزاء مضارع منفی ہو۔اس کی چار صورتیں بنتی ہیں:۔ 1۔ جزاء مضارع مثبت ہو اور اس پر "ف" داخل ہو، جیسے "وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا" (سورة البقرۃ:126) 2۔ جزاء مضارع مثبت ہو اور اس پر "ف" داخل نہ ہو، جیسے "إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ" (سورة محمد:7) 3۔ جزاء مضارع منفی ہو اور اس پر "ف" داخل ہو، جیسے "وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا" (سورة الانعام:160) 4۔ جزاء مضارع منفی ہو اور اس پر "ف" داخل نہ ہو، جیسے "وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَتَّبِعُوكُمْ" (سورة الاعراف:193)

اور جن دو مقامات پر میں جزاء پر ''ف''کا داخل کرنا منع ہے وہ یہ ہیں :۔1۔ جزاء ماضی مثبت بغیر ''قَدْ'' کے ہو، جیسے ''إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ'' (سورۃ الاسراء:7) 2۔ جزاء فعل حجد بہ ''لَمْ''کا صیغہ ہو، جیسے ''مَنْ لَمْ يَشْكُرِالنَّاسَ لَمْ يَشْكُرِاللّٰهَ''۔

فائدہ نمبر۳:اسمائے شرطیہ کو کَلِمِ المجازات بھی کہتے ہیں،یعنی جزاء کو چاہنے والے کلمات،چونکہ یہ کلمات جزاء کو چاہتے ہیں،اس لیے انہیں کَلِمُ المجازات کہتے ہیں۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ ''مَنْ'' شرطیہ کی مثال:مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ:

''مَنْ''اسم متضمن بمعنی حرف شرط جازمۃ المستقبل مبتداء است مرفوع محلا ''يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ'' ہر دو خبر او ست مرفوع محلًا ۔ویا کہ ''يَعْمَلْ'' تنہا خبر اوست مرفوع محلا۔ویا کہ ''يُجْزَ''تنہا خبر اوست مرفوع محلا۔ویا کہ ہیچ خبر نیست برائے اُو،''يَعْمَلْ''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء، ''سُوءًا''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا۔ویا کہ ''سُوءًا''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظًا باعتبار موصوف محذوف کہ عملا باشد، ''يُجْزَ''صیغہ فعل مضارع مجہول جزائش مجزوم بحذف حرف علت ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء ''ب''حرف جارہ ''ہ''ضمیر غائب مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے ''سُوءًا'' جار مجرور متعلق بہ ''يُجْزَ''فعل است۔

✍ ''أَيّ'' شرطیہ کی مثال:أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى:

'' أَيًّا''اسم متضمن بمعنی حرف شرط جازمۃ المستقبل مفعول بہ مقدم است منصوب محلا، ''مَا'' زائدہ ''تَدْعُوا''صیغہ فعل مضارع معلوم مؤخر شرطش مجزوم بحذف نون اعرابی ''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا ''فا'' جزائیہ ''لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى''جملہ جزائش مجزوم محلا ''لَهُ'' ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلا، ''لام''جارہ ''ہ''ضمیر غائب مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے مذکور ماقبل،یعنی ''اللہ'' کہ منقوش است بر دل مومناں، جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ''ویا کہ ''ثَابِتٌ''مقدر است بنابر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔''الْأَسْمَاءُ''

مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا موصوف''الْحُسْنٰى''صفت اوست مرفوع تقدیرا، باز''الْحُسْنٰى''صیغہ اسم تفضیل تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔

✍ ''مَتٰى''استفہامیہ کی مثال:''مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ''

''مَتٰى''ظرف مستقر اسم متضمن بمعنی حرف استفہام خبر مقدم است مرفوع محلا ظرف متعلق بہ''ثَبَتَ'' ویا کہ''ثَابِتٌ''مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔''نَصْرُ''مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظا مضاف لفظ ''اللّٰهِ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا۔

✍ ''أَيُّ''استفہامیہ کی مثال:''أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا'':

''أَيُّ''اسم متضمن بمعنی حرف استفہام مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف''كُمْ''ضمیر مخاطبین مضاف الیہ اوست مجرور محلا''زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا''جملہ خبرش مرفوع محلا''زَادَتْ''صیغہ فعل ماضی معلوم''هُ'' ضمیر مفعول بہ مقدم است منصوب محلا راجع بسوئے مبتداء '' هَذِهِ''فاعلش مؤخر است مرفوع محلا''إِيمَانًا''تمیز است منصوب بالفتحہ لفظًا از نسبت فعل بسوئے مفعول۔

✍ ''أَنّٰى''استفہامیہ کی مثال:''أَنّٰى لَكِ هَذَا'':

''أَنّٰى''اسم متضمن بمعنی حرف استفہام مفعول فیہ مقدم است منصوب محلًا''لَكِ''ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلا ''لَ''جارہ''كِ'' ضمیر خطاب مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ'' ویا کہ''ثَابِتٌ''مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔ ''هَذَا''اسم اشارہ مبتداء مؤخر است مرفوع محلا۔

✍ ''حَيْثُمَا''شرطیہ کی مثال:''حَيْثُمَا تَجْلِسْ أَجْلِسْ'':

''حَيْثُمَا''اسم ظرف متضمن بمعنی حرف شرط مفعول فیہ مقدم است منصوب محلا''تَجْلِسْ''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''أَجْلِسْ''صیغہ فعل مضارع معلوم جزائش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا، مفعول فیہ محذوف است کہ''فِيْهِ''باشد''فِيْ''جارہ''ہ'' ضمیر غائب مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''أَجْلِسْ''فعل است۔

✍ امر کی مثال:''رُوَيْدَ زَيْداً أَيْ أَمْهِلْهُ'' :

''رُوَيْدَ''اسم فعل بمعنی ''أَمْهِلْ''ناصب ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''زَيْدًا''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا''أَيْ'' حرف تفسیر'' أَمْهِلْ زَيْدًا''مُفَسِّر''رُوَيْدَزَيْدًا''مفَسَّر اوست ''أَمْهِلْ''صیغہ امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''زَيْدًا''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ فعل ماضی کی مثال: ''هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ أَيْ بَعُدَ'':

''هَيْهَاتَ''اسم فعل بمعنی ''بَعُدَ''رافع ''يَوْمُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''الْعِيْدِ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا''أَيْ'' حرف تفسیر'' بَعُدَ يَوْمُ الْعِيْدِ''مُفَسِّر اوست''هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ''مفَسَّر اوست ''بَعُدَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''يَوْمُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''الْعِيْدِ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا۔

سوالات

امثلہ ذیل کی ترکیب وترجمہ کرو؟ اور شرط وجزاء کو بتاؤ؟اور اسمائے شرطیہ کا عمل بتاؤ؟اور اسماء افعال کی اقسام بتاؤ؟

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا، مَاتُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ خَطَائُهُ، مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِأَخِيْهِ وَقَعَ فِيْهَا، مَنْ أَبْصَرَ عَيْبَ نَفْسِه شَغَلَ عَنْ عَيْبِ غَيْرِهِ، مَنْ قَنَعَ شَبِعَ، مَنْ سَكَتَ سَلِمَ، مَتٰى تَعْصِ اللهَ يَسْوَدُّ قَلْبُكَ، أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللهُ، أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ، حَيْثُمَا تَذْهَبُوْا يَعْلَمْكُمُ اللهُ، مَهْمَا تَخْفُوْا يَحْضُرْكُمُ اللهُ، أَيْنَمَاتُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ، أَنّٰى لَكِ هٰذَا، أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ، أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهِيْ، عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ، شَتَّانَ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو، حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ، يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ[۳۲].

---

(۳۲) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ:

''مَنْ''اسم متضمن بمعنٰی حرف شرط جازمۃ للمستقبل مبتداء است مرفوع محلاً''يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ'' ہر دو خبر است مرفوع محلاً۔ ویا کہ '' يُطِعِ الرَّسُولَ''تنہا خبر است مرفوع محلاً۔ویا کہ'' فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ'' تنہا خبر اوست مرفوع محلاً۔ ویا کہ ہیچ خبر نیست برائے او''يُطِعِ''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے مبتداء''الرَّسُولَ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظًا''ف'' جزائیہ مابعد جملہ جزاء است مجزوم محلاً''قَدْ'' حرف تحقیق مع التقریب ''أَطَاعَ''صیغہ فعل ماضی معلوم محقق مقرب ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء لفظ''اللهَ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ مَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ:

''مَا''اسم متضمن بمعنی حرف شرط جازمۃ المستقبل مفعول بہ مقدم است منصوب محلا''تُنْفِقُوا''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف نون اعرابی ''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً ذوالحال''مِنْ خَيْرٍ''ظرف مستقر حال است منصوب محلاً''مِنْ'' جارہ''خَيْرٍ''مجرور بالکسرہ لفظاً ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ'' ثَابِتًا''مقدراست،باز''ثَابِتًا''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے ذوالحال''ف ''جزائیہ مابعد جملہ جزاء است مجزوم محلاً''لِأَنْفُسِكُمْ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا برائے مبتدا محذوف کہ''ھو''باشد ،باز''لام ''جارہ''اَنْفُسْ''مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویاکہ''ثَابِتٌ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔ باز''اَنْفُسْ''مضاف''كُمْ'' ضمیر مخاطبین مضاف الیہ است مجرور محلًا(اعراب القرآن درویش:422/1)

مَتٰى تَعْصِ اللّٰهَ يَسْوَدُّ قَلْبُكَ:

''مَتٰى''اسم ظرف متضمن بمعنیٰ حرف شرط جازمۃ المستقبل مفعول فیہ مقدم است منصوب محلاً''تَعْصِ''صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرف علت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً لفظ''اللہ''مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظًا''يَسْوَدُّ قَلْبُكَ''جملہ جزاء است مجزوم محلا''يَسْوَدُّ''صیغہ فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرکت''قَلْبُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف''كَ''ضمیر خطاب مضاف الیہ مجرور محلاً۔

أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ:

''أَيْنَمَا''اسم ظرف متضمن بمعنیٰ حرف شرط جازمۃ المستقبل مفعول فیہ مقدم است منصوب محلاً''تُوَلُّوا''صیغہ فعل مضارع مجہول شرطش مجزوم بحذف نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلاً''ف ''جزائیہ''ثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ'' جملہ جزاء است مجزوم محلاً''ثَمَّ ''ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلاً ظرف متعلق بہ''ثَبَتَ''ویاکہ''ثَابِتٌ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔''وَجْهُ''مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف لفظ''اللہ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا۔

''أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهِيْ'':

''أَيَّ'' اسم متضمن بمعنی حرف استفہام مفعول بہ مقدم است منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ''شَيْءٍ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظاً''تَشْتَهِيْ''صیغہ فعل مضارع معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔

''عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ:

''عَلَيْكَ''اسم فعل بمعنی''أَلْزِمْ''،''أَلْزِمْ''صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً''ب''جارہ''الصَّبْرِ''مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''أَلْزِمْ''فعل است۔

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ:

''يَقُوْلُوْنَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی''واؤ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع راجع بسوئے مذکورین ما قبل''مَتٰى هُوَ''جملہ مقولہ قول است''مَتٰى''ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلاً، ظرف متعلق بہ''ثَبَتَ''ویاکہ''ثَابِتٌ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔'' هُوَ''ضمیر غائب مبتداء مؤخر است مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکور ما قبل۔

فصل۔۔اسم فاعل،اسم مفعول،صفت مشبہ،اسم تفصیل،

مصدر اور اسم مضاف کا بیان

4۔۔۔اسم فاعل : جب حال ،یا استقبال کے معنی میں ہو، فعل معروف والا عمل کرتا ہے،بشر طیکہ اسم فاعل نے اس لفظ

پر تکیہ لگایا ہو،جو اس سے پہلے ہو اور وہ لفظ یا تو مبتداء ہو گا، فعل لازم کی مثال, جیسے ''زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ''اور فعل متعدی کی مثال, جیسے ''زَيْدُ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا''.یا موصوف ہو گا ،جیسے ''مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ بَكْرًا''- یا موصول ہو گا، جیسے ''جَاءَنِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ''،''جَاءَ نِي الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرًوا''-یا ذوالحال ہو گا، جیسے ''جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًاغُلَامُهُ فَرَسًا''-یا ہمزہ استفہام ہو گا، جیسے ''أَضَارِبٌ زَيْدٌعَمْرًوا''-یا حرف نفی ہو گا ،جیسے ''مَا قَا ئِمٌ زَيْدٌ''-جو عمل ''قَامَ وَ ضَرَبَ''کرتے ہیں،وہ ''قَائِمٌ وَّضَارِبٌ''بھی کرتے ہیں۔

5۔۔۔اسم مفعول :جو حال یا استقبال کے معنی میں ہو،وہ فعل مجہول والا عمل کرتا ہے،اس اعتماد کی شرط کے ساتھ جس کا اسم میں ذکر ہوا، جیسے ''زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ, عَمْرٌو مُعْطَى غُلَامُهُ دَرْهمًا, بَكْرٌ مَعْلُوْمٍ ابْنُهُ فَاضِلًا, خَالِدٌ مُخْبَرُنِ ابْنُهُ عَمْرًوا فَاضِلًا ''جو عمل ''ضُرِبَ، أُعْطِيَ, عُلِمَ, أُخْبِرَ''کرتے ہیں،وہی عمل ''مَضْرُوْبٌ, مُعْطًى, مَعْلُوْمٌ , مُخْبَرٌ''بھی کرتے ہیں۔

6۔۔۔صفت مشبہ :اپنے فعل والا عمل کرتی ہیں،اس شرط کے ساتھ جس کا اسم فاعل میں ذکر ہوا، جیسے ''زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ ''جو عمل ''حَسُنَ''کرتا ہے،وہی عمل ''حَسَنٌ''بھی کرتا ہے۔

7۔۔۔اسم تفضیل:اس کا استعمال تین طریقوں پر ہے:۔1۔''مِنْ''کیساتھ ،جیسے ''زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو''- 2۔یا الف ولام کیساتھ ،جیسے ''جَاءَ زَيْدٌالْأَفْضَلُ''- 3۔یا اضافت کے ساتھ ،جیسے ''زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ''اس کا عمل فاعل میں ہوتا ہے،اور وہ ''هُوَ''جو کہ ''أَفْضَلُ''میں پوشیدہ ہے۔

8۔۔۔مصدر:اپنے فعل والا عمل کرتا ہے،بشر طیکہ وہ مفعول مطلق نہ ہو،جیسے ''أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًوا''.

9۔۔۔اسم مضاف:جو مضاف الیہ کو جر دیتا ہے، جیسے ''جَاءَ نِيْ غُلَامُ زَيْدٍ'' یہاں حقیقت میں لام مقدر ہے،کیونکہ اس کی تقدیر ''غُلَامٌ لِّزَيْدٍ''ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے، جو ایسی ذات پر دال ہو، جس کیساتھ فعل بطریق حدوث اور تجدد کے قائم ہو، جیسے "قَائِمٌ، ضَارِبٌ"۔

اور یہ فعل معروف والا عمل کرتا ہے، اگر فعل لازمی ہو تو اسم فاعل صرف فاعل کو رفع دے گا اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دے گا۔

فائدہ نمبر ۱: اسم فاعل کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں:۔ 1۔ حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔ 2۔ ان چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر تکیہ لگایا ہو۔ 1۔ مبتداء پر، جیسے "فَإِنَّهُ اٰثِمٌ قَلْبُهُ" (البقرۃ:283) 2۔ موصوف پر، جیسے "شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ" (النحل:69) 3۔ موصول پر، جیسے "وَالْقَاسِيَةُ قُلُوْبُهُمْ" (الزمر:22) 4۔ ذوالحال پر، جیسے "وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ" (الانبیاء:3) 5۔ نفی پر، جیسے "مَاقَائِمٌ زَيْدٌ" 6۔ استفہام پر، جیسے "أَقَائِمٌ زَيْدٌ".

فائدہ نمبر ۲: امام کسائیؒ اور علامہ ابن ہشامؒ کے نزدیک اسم فاعل کے عمل کے لیے زمانہ حال اور استقبال شرط نہیں، بلکہ ان کے نزدیک زمانہ ماضی میں ہوتے ہوئے بھی اسم فاعل عمل کرتا ہے، جیسے "وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ" (الکہف:18)۔

قاعدہ نمبر ۲: اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہو۔ اور اس ذات پر دال ہو جس پر فعل واقع ہو، جیسے "مَضْرُوْبٌ، مَنْصُوْرٌ"۔ اسم مفعول کے عمل کے وہی شرائط ہیں، جو اسم فاعل کے لیے ہیں، تاہم یہ فاعل کے بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: مصدر وہ اسم ہے، جو ایسے معنی پر دال ہو جو قائم بالغیر ہو، اور زمانہ سے خالی ہو۔ مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے، اگر فعل لازمی ہو تو مصدر صرف فاعل کو رفع دے گا، جیسے "أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ"۔ اور اگر مصدر فعل متعدی کا ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا، جیسے "سَاءَنِيْ عِصْيَانُكَ إِيَّايَ".

فائدہ نمبر ۳: مصدر کے عمل کے لیے چھ شرطیں ہیں:۔ 1۔ مصغر نہ ہو۔ 2۔ مفعول مطلق نہ ہو۔ 3۔ ضمیر نہ ہو۔ 4۔ خبر نہ ہو۔ 5۔ تائے وحدت نہ ہو۔ 6۔ فاصلہ نہ ہو۔

قاعدہ نمبر۴: صفت مشبہ وہ اسم ہے، جو ایسی ذات کے لیے موضوع ہو، جس کیساتھ معنی حدوثی علی سبیل الدوام والثبوت قائم ہو، جیسے ''کَرِیْمٌ، شَرِیْفٌ''۔ صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم والا عمل کرتا ہے، اس لیے یہ فعل لازمی سے مشتق ہوتا، فعل متعدی سے صفت مشبہ نہیں آتی۔ اور اس میں زمانہ کی شرط بھی نہیں، کیونکہ زمانہ حادث ہے اور جب کہ اس میں ثبوت اور استمرار کا معنی ہوتا ہے۔ باقی اس کے لیے یہ شرط ہے کہ مذکورہ چھ چیزوں میں سے اسم موصول کے علاوہ باقی پانچ چیزوں پر تکیہ لگایا ہو، کیونکہ الف لام بمعنی ''الذِّیْ'' اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ خاص ہے۔ اور اس کا الف لام اسم موصول والا نہیں ہوتا۔

فائدہ نمبر۴: اضافت کی دو قسمیں ہیں: 1۔ اضافت لفظیہ 2۔ اضافت معنویہ

1۔ اضافت لفظیہ: وہ ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول (فاعل، مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو، جیسے ''ضَارِبُ زَیْدٍ''۔ اس کو اضافت غیر محضہ، اضافت مجازیہ اور اضافت منفصلہ بھی کہتے ہیں۔

2۔ اضافت معنویہ: وہ ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو، جو اپنے معمول (فاعل، مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو، جیسے ''غُلَامُ زَیْدٍ''. پھر اضافت معنویہ کی تین قسمیں ہیں:۔ 1۔ اضافت لامیہ 2۔ اضافت بیانیہ 3۔ اضافت فویہ۔

1۔ اضافت لامیہ: وہ ہے جس میں مضاف الیہ نہ تو مضاف کی جنس سے ہو اور نہ ہی مضاف کے لیے ظرف ہو، جیسے ''غُلَامُ زَیْدٍ''، ''أَيْ غُلَامٌ لِزَیْدٍ'' یہ اضافت بتقدیر ''لام'' ہوتی ہے۔

2۔ اضافت بیانیہ: وہ ہے جس میں مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو، جیسے ''خَاتِمُ فِضَّةٍ، أَيْ خَاتِمٌ مِنْ فِضَّةٍ'' یہ اضافت بتقدیر ''مِنْ'' ہوتی ہے۔

3۔ اضافت فویہ: وہ ہے جس میں مضاف الیہ ظرف ہو، خواہ ظرف زمان ہو، یا ظرف مکان ہو، جیسے ''مَکْرُ الْلَیْلِ، صَاحِبِ السَّجْنِ، أَيْ مَکْرٌ فِي الْلَیْلِ، أَيْ صَاحِبِ فِي السِّجْنِ''. یہ اضافت بتقدیر ''فی'' ہوتی ہے۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ مصدر (لازمی) کی مثال: ''أَعْجَبَنِيْ قِیَامُ زَیْدٍ'':

''أَعْجَبَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''ن''وقایہ''ی''ضمیر متکلم مفعول بہ مقدم است منصوب محلًا''قِیَامُ''فاعلش مؤخراست مرفوع بالضمہ لفظًا،باز''قِیَامُ''مصدریعمل عمل فعلہ مضاف''زَیْدٍ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا ومرفوع معنًابنابرفاعلیت۔

✍مصدر(متعدی)کی مثال:أَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍعَمْرًوا:

''أَعْجَبَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''ن''وقایہ''ی''ضمیر متکلم مفعول بہ مقدم است منصوب محلا''ضَرْبُ''فاعلش مؤخراست مرفوع بالضمہ لفظًا،باز''ضَرْبُ''مصدریعمل عمل فعلہ مضاف''زَیْدٍ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا ومرفوع معنابنابرفاعلیت''عَمْرًوا''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍اسم فاعل کی مثال: ''زَیْدٌضَارِبٌ أَبُوْہُ عَمْرًوا'':

''زَیْدٌ''مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا''ضَارِبٌ''خبراوست مرفوع بالضمہ لفظًا باز ''ضَارِبٌ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خودیعمل عمل فعلہ،''أَبُوْ''فاعل اوست مرفوع بالواو لفظًا مضاف''ہ''ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے مبتداء''عَمْرواً ''مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظًا ۔

✍اسم مفعول کی مثال:''زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ'':

''زَیْدٌ''مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا''مَضْرُوْبٌ''خبر اوست مرفوع بالضمہ لفظًا،باز ''مَضْرُوْبٌ''صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر مبتداء خودیعمل عمل فعلہ''غُلَامُ''مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف''ہٗ''ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے مبتداء۔

✍صفت مشبہ کی مثال:''زَیْدٌحَسَنٌ غُلَامُہٗ'':

''زَیْدٌ''مبتداءاست مرفوع بالضمہ لفظًا''حَسَنٌ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظًاباز''حَسَنٌ''صیغہ صفت مشبہ تکیہ کردہ بر مبتداءخودیعمل عمل فعلہ''غُلَامُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًامضاف''ہٗ''ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے مبتداء۔

سوالات

امثلہ ذیل میں اسماء عاملہ کے عمل میں غور کرو اور ان کے معمول بتاؤ اور ترکیب و ترجمہ بھی کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں میں سے کس طریقہ سے ہوا ہے؟

كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ، إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً، إِنَّ هٰؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَاهمْ فِيْه وَبَاطِلٌ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ، أَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ، خَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ، خَيْرُ الْأَغْنِيَاءِ مُنْفِقٌ مَالَه فِيْ سَبِيْلِ الله ، جَاءَ نِيْ عَمْرٌو مُعْطِيًا غُلَامَهُ دِرْهمًا، إِنَّ رَبِّي لَسَمِيْعُ الدُّعَاءِ، إِنَّ اللهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ، إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ، زَيْدٌ حَسَنٌ أَخُوْهُ، عَمْرٌو عَالِمَةٌ إِبْنَتُهُ، زَيْدٌ أَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو، نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ، أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ، هذَا الْمَسْجِدُ أَرْفَعُ وَأَطْوَلُ مِنْ ذٰلِكَ، أَكْثَرُهُمْ كَا فِرُوْنَ، هٰذَا الطَّعَامُ أَقَلُّ، لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ، أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً، هُوَ أَهْدٰى مِنْهُ، مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيْثًا، هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ، ذٰلِكُمْ أَطْهرُلِقُلُوْبِكُمْ, تَطْهِيْرُكَ بَدَنَكَ خَيْرٌ، إِيْذَاءُكَ أَمَّكَ مَعْصِيَةٌ كَبِيْرَةٌ ، زَيْدٌجَائِعٌ بَطْنُهُ وَعَمْرٌو عَارٍ بَدَنُه مِنَ الثَّوْبِ، أَبُوْكَ مُغَطّٰى رَأْسُهُ، عَمْرٌو مُطَهِّرٌ ثَوْبَهُ[۳۳].

---

(۳۳) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ:

''كَلْبُ''مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''هُمْ''ضمیر غائبین مضاف الیہ اوست مجرور محلاًراجع بسوئے مذکورین ما قبل''بَاسِطٌ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا،باز''بَاسِطٌ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مبتداء''ذِرَاعَيْ''مفعو ل بہٖ است منصوب بالیا لفظًا مضاف ''ہ''ضمیر غائب مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے مبتدا ء ''ب''جارہ ''الوَصِيْدِ''مجرور بالکسرہ لفظًاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''بَاسِطٌ''شبہ فعل است۔

✍ إِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتبَرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ:

''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد''هٰؤُلَاءِ''اسم اشارہ اسمش منصوب محلاً''مُتَبَّرٌ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا باز''مُتَبَّرٌ'' صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ''مَا''موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مفعول مالم یسم فاعلہٗ است مرفوع محلاً ،باز ما موصولہ یا موصوفہ ''هُمْ فِيهِ''جملہ صلہ یا صفت اوست۔''هُمْ''ضمیر غائبین مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے اسم''إِنَّ''،''فِيهِ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا'' فِي''جارہ''ہِ''ضمیر غائب مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے اسم موصول،جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویاکہ''ثَابِتٌ''مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔ویاکہ''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد''هٰؤُلَاءِ''اسم اشارہ اسمش منصوب محلاً''مُتَبَّرٌ مَا''جملہ خبرش منصوب محلاً،باز''مُتَبَّرٌ''خبر مقدم اوست مرفوع محلاً''مَا''موصولہ یا موصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مبتداء مؤخر اوست مرفوع محلا باز''مَا''موصولہ یا موصوفہ''هُمْ فِيهِ''جملہ صلہ یا صفت

اوست۔ ''هُمْ''،ضمیر غائبین مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ''إِنَّ''، ''فِيهِ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا'' فِي'' جاره ''هِ''،ضمیر غائب مجرور و منصوب محلا مفعول به غیر صریح راجع بسوئے اسم موصول، جار مجرور متعلق به ''ثَبَتَ'' ویا که ''ثَابِتٌ''مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔''واؤ''عاطفه ''بَاطِلٌ'' معطوف ''مُتَبَّرٌ''،معطوف الیه اوست باز''بَاطِلٌ ''صیغه اسم فاعل تکیه کرده بر مبتدا خود یعمل عمل فعلهٖ ''مَا''موصوله یا موصوفه بمع صفت صله خویش فاعل اوست مرفوع محلاً راجع بسوئے اسم ''إِنَّ''، باز''مَا''ماموصوله یا موصوفه ''كَانُوا يَعْمَلُونَ''،جمله صله یا صفت است ''كَانُوا''صیغه فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصه رافع الاسم ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد''واؤ''،ضمیر بارز اسمش مرفوع محلاً راجع بسوئے مذکورین ما قبل''يَعْمَلُونَ''،جمله خبرش منصوب محلاً، باز''يَعْمَلُونَ''صیغه فعل مضارع مرفوع باثبات نون اعرابی''واؤ''،ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے اسم ''كَانَ''عائد مخذوف که تقدیرش''إِيَّاهُ'' باشد''إِيَّاهُ''،منصوب منفصل مفعول بہٖ است منصوب راجع بسوئے ماموصوله۔ ویا که ''واؤ''عاطفه ''بَاطِلٌ مَا الخ''جمله معطوف ''مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ''جمله معطوف الیه اوست باز''بَاطِلٌ''،خبر مقدم است مرفوع بالضمه لفظاً''مَا''،موصوله یا موصوفه بمع صفت صله خویش مبتداء مؤخر است مرفوع محلا، باز''مَا''موصوله یا موصوفه'' كَانُوا يَعْمَلُونَ''،جمله صله یا صفت اوست الخ۔۔۔(الدر المصون:444/5، اعراب القرآن درویش:446/3)

✍ ''جَاءَنِيْ عَمْرٌو مُعْطِيًا غُلَامَهُ دِرْهَمًا'':

''جَاءَ''صیغه فعل ماضی معلوم''ن''وقایه''ی''،ضمیر متکلم مفعول به مقدّم اوست منصوب محلا''عَمْرٌو'' فاعل مؤخر اوست مرفوع بالضمه لفظا ذو الحال''مُعْطِيًا''،حال است منصوب بالفتحه لفظًا باز''مُعْطِيًا''صیغه اسم فاعل تکیه کرده بر مبتداء خود یعمل عمل فعله ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ذو الحال''غُلَامُ''،مفعول اوّل است منصوب بالفتحه لفظاً مضاف ''ه''،ضمیر غائب مضاف الیه است مجرور محلا راجع بسوئے''عَمْرٌو''، ''دِرْهَمًا''،مفعول ثانی است منصوب بالفتحه لفظًا۔

✍ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ:

''لام''ابتدائیه تاکیدیه''خَلْقُ''،مبتداء است مرفوع بالضمه لفظًا مصدر یعمل عمل فعله مضاف ''السَّمَاوَاتِ''،مضاف الیه اوست مجرور بالکسره لفظًا و منصوب معنًا بنا بر مفعولیت ''واؤ''عاطفه ''الْأَرْضِ''،معطوف ''السَّمَاوَاتِ''،معطوف علیه است ''أَكْبَرُ''،خبرش مرفوع بالضمه لفظًا ، باز''أَكْبَرُ''،صیغه اسم تفضیل تکیه کرده بر مبتداء خود یعمل عمل فعله ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''مِنْ''جاره''خَلْقِ''،مجرور بالکسره لفظًا و منصوب محلا مفعول به غیر صریح، جار مجرور متعلق به''أَكْبَرُ''،شبه فعل است، باز''خَلْقِ''،مضاف''النَّاسِ''،مضاف الیه مجرور بالکسره لفظًا۔

✍ '' هٰذَا الطَّعَامُ أَقَلُّ'':

'' هٰذَا''،اسم اشاره مبتدا است مرفوع محلاً موصوف ویا که مبدل منه ویا که مبین ''الطَّعَامُ''،مشار الیه صفت است ویا که بدل ویا که عطف بیان است ''أَقَلُّ''،خبرش مرفوع بالضمه لفظًا، باز''أَقَلُّ''،صیغه اسم تفضیل تکیه کرده بر مبتداء خود یعمل عمل فعله ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔

✍ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا:

فصل۔۔۔اسم تام، اسمائے کنایہ اور عوامل معنوی کا بیان

10۔۔۔اسم تام: تمیز کو نصب دیتا ہے اور اسم یا تنوین کیساتھ تام ہوگا: جیسے "مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحة سَحَابًا" یا تنوین مقدرہ کیساتھ تام ہوگا، جیسے "عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا "، "زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا" یا نون تثنیہ کیساتھ تام ہوگا: جیسے "عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا" یا نون جمع کیساتھ تام ہوگا، جیسے "هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَ خْسَرِيْنَ أَعْمَالًا" یا اضافت کیساتھ تام ہوگا، جیسے "عِنْدِيْ مِلْؤُهُ عَسَلًا "۔

11۔۔۔ اسمائے کنایہ: وہ اسماء جن سے گنتی و تعداد معلوم کیا جائے، وہ دو ہیں:۔(۱) كَمْ (۲) كَذَا

" أَيُّ" اسم متضمن بمعنی حرف استفہام مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "كُمْ" ضمیر مخاطبین مضاف الیہ اوست مجرور محلا "أَحْسَنُ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا، باز "أَحْسَنُ" صیغہ اسم تفضیل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا اسم تام مع التنوین مقدر مبہم تمیز ناصب التمیز "عَمَلًا" تمیزش منصوب بالفتحہ لفظًا۔(اعراب القرآن درویش:146/10)

✍ مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيثًا:

"مَنْ" اسم متضمن بمعنٰی حرف استفہام مبتداء است مرفوع محلاً "أَصْدَقُ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا، باز "أَصْدَقُ" اسم تفضیل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا اسم تام مع التنوین مقدر مبہم ممیّز ناصب التمیز "مِنْ" جارہ لفظ "اللهِ" مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "أَصْدَقُ" شبہ فعل است "حَدِيثًا" تمیزش منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ " تَطْهِيْرُكَ بَدَنَكَ خَيْرٌ":

"تَطْهِيْر" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف "كَ" ضمیر خطاب مضاف الیہ است مجرور محلاً و مرفوع معنًا بنا بر فاعلیت "بَدَنَ" مفعول بہٖ است منصوب بالفتحہ مضاف "كَ" ضمیر مخاطب مضاف الیہ اوست مجرور محلا "خَيْرٌ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا، باز "خَيْرٌ" اسم تفضیل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔

✍ " زَيْدٌ جَائِعٌ بَطْنُهُ وَعَمْرٌو عَارٍ بَدَنُهُ مِنَ الثَّوْبِ":

"زيدٌ" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا "جائعٌ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظا باز " جَائِعٌ "صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ " بَطْنُ" فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "ہ" ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاً راجع بسوئے مبتداء "واؤ" عاطفہ "عَمْرٌو عَارٍ" جملہ معطوف " زَيْدٌ جَائِعٌ" جملہ معطوف الیہ اوست، باز "عَمْرٌو" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا " عَارٍ " خبرش مرفوع بالضمہ تقدیراً، باز " عَارٍ " صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ " بَدَن" فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "ہ" مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے "عَمْرٌو" "مِن" جارہ "الثَّوْبِ" مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "عَارٍ" شبہ فعل است۔

(۱) "کَمْ": "کَمْ" کی دو قسمیں ہیں:۔

(1) "کَمْ" استفہامیہ (2) "کَمْ" خبریہ

(1) "کَمْ" استفہامیہ: "کَمْ" استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے "کَمْ رَجُلًا عِنْدكَ" (تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں؟)۔

(2) "کَمْ" خبریہ: "کَمْ" خبریہ تمیز کو کسرہ دیتا ہے، جیسے "کَمْ دَارٍ بَنَيْتُ" (میں نے کتنے گھر بناڈالے)، کبھی "کَمْ" خبریہ کی تمیز پر "مِنْ" حرف جارہ بھی آتا ہے، جیسے "کَمْ مِنْ مَالٍ أَنْفَقْتُ" (میں نے بہت مال خرچ کرڈالے)۔

(۲) کَذَا: "کَذَا" بھی تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے "عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَماً" (میرے پاس اتنے درہم ہیں)۔

قسم دوم: عوامل معنوی کا بیان

عوامل معنویہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتے، عوامل معنوی دو ہیں:۔

1۔۔۔ابتداء: یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا۔یہ مبتداء اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے "زَيْدٌ قَائِمٌ"، "زَيْدٌ" اور "قَائِمٌ" ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہیں۔بعض نحویوں کے نزدیک مبتداء میں ابتداء عامل ہے اور خبر میں مبتداء عامل ہے، جب کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ مبتداء میں عامل خبر ہے اور خبر میں عامل مبتداء ہے،تاہم پہلی بات صحیح ہے۔

2۔۔۔فعل مضارع کا عامل ناصب اور جازم سے خالی ہونا: یہی خالی ہونا فعل مضارع کو رفع دیتا ہے، جیسے "یَضْرِبُ زَيْدٌ" میں "یَضْرِبُ" کو رفع اس وجہ سے ہے کہ عامل ناصب اور جازم سے خالی ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبرا: اسم عدد کی تین قسمیں ہیں:۔1۔عدد اقل 2۔عدد اوسط 3۔عدد اکثر۔

1۔عدد اقل: "وَاحِدٌ" سے "عَشَرَ" تک عدد اقل ہے۔عدد اقل میں "وَاحِدٌ" اور "إِثْنَانَ" کی تمیز نہیں آتی۔ اور "ثَلَاثَةٌ" سے "عَشَرَ" کی تمیز جمع مجرور آتی ہے اور عدد کے مخالف ہوتی ہے، یعنی اگر تمیز مذکر ہو تو عدد مؤنث ہوگا، جیسے "ثَلَاثَةُ رِجَالٍ" اور اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد مذکر ہوگا، جیسے "ثَلٰثُ نِسْوَةٌ".

2۔ عدد اوسط: ''أَحَدَعَشَرَ'' سے ''تِسْعٌ وَّتِسْعِيْنَ'' تک عدد اوسط ہے۔عدد اوسط کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے، جیسے ''أَحَدَعَشَرَرَجُلًا، أَحَدٌوَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا''۔

3۔ عدد اکثر: ''مائة'' سے مالانہایۃ تک عدد اکثر ہے۔اس کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے، جیسے ''مائةُ رَجُلٍ''اور'' مائةُ عَامِلٍ''وغیرہ۔

قاعدہ نمبر ۲: ''كَم''کی دوقسمیں ہیں:۔1۔ خبریہ2۔استفہامیہ

1۔ ''كَمْ''خبریہ(بمعنی أيُّ عَدَدٍ):اس کی تمیز کبھی مفرد مجرور ہوتی ہے، جیسے ''كَمْ رَجُلٍ عِنْدِيْ''۔اور کبھی جمع مجرور ہوتی ہے، جیسے ''كَمْ رِجَالٍ عِنْدِيْ''۔لیکن ''كَمْ''خبریہ اوراس کی تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو پھر اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے، جیسے ''كَمْ فِي الدَّارِرَجُلًا''.

2۔ ''كَمْ''استفہامیہ(بمعنی عَدَدٍكَثِيْرٍ):اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے''كَمْ رَجُلًاعِنْدَكَ''؟۔نیزاس کی تمیز اکثر محذوف ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: ''كَمْ''استفہامیہ اور ''كَمْ''خبریہ کی تمیز پر ''مِنْ'' داخل ہو تواس کی تمیز مجرور ہوتی ہے، جیسے ''كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنَّاتٍ''اور''كَمْ أَهْلَكْنَامِنْ قَرْيَةٍ''.

قاعدہ نمبر ۴: ''كَأَيِّن ''کو''كَأَيّ'' بھی لکھاجاتاہے۔یہ ''كَمْ''خبریہ کے معنی میں ہوتاہےاوراس کیساتھ پانچ چیزوں میں موافق ہے:۔1۔دونوں مبہم ہیں۔ 2۔ دونوں تمیز کاتقاضہ کرتے ہیں۔ 3۔ دونوں مبنی ہیں۔4۔دونوں صدارتِ کلام چاہتے ہیں۔ 5۔ دونوں تکثیر کافائدہ دیتے ہیں، جیسے''وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ''(آل عمران:146)،''وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا، اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ''۔اورجب کہ چارامور میں مختلف ہے:۔ 1۔''كَأَيِّنْ''مرکب ہےاور''كَمْ''خبریہ بسیط ہے۔ 2۔ ''كَأَيِّنْ''کی تمیز اکثر''مِنْ'' جارہ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے،بخلاف ''كَمْ''کے۔ 3۔ ''كَأَيِّنْ''جمہور کے نزدیک استفہامیہ واقع نہیں ہوتا۔ 4۔''كَأَيِّنْ''کی خبر مفرد واقع نہیں ہوتی،بلکہ جملہ ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر ۱: ''كَذَا''ہمیشہ خبریہ ہوتاہےاوراپنی تمیز کو نصب دیتاہے،اس کی تین قسمیں ہیں:۔

1۔ کنایہ از عدد، جیسے "جَاءَ کَذَا مُعَلِّماً" 2۔ کنایہ از حدیث، جیسے "قَالَ الْمُعَلِّمُ کَذَا" 3۔ عمل سے کنایہ ہو، جیسے "عَمِلَ کَذَا"۔ اور خود "کَذَا" مبنی بر سکون ہوتا ہے اور جملہ میں اعراب کے مطابق واقع ہوتا ہے، پہلی مثال میں محل رفع میں فاعل واقع ہے، دوسری اور تیسری مثال میں محل نصب میں مفعول بہ واقع ہے۔

قاعدہ نمبر ۵: اکثر "کَذَا وَکَذَا" مکرر استعمال ہوتا ہے، تاہم کبھی بغیر "واؤ" کے بھی مکرر استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ۲: فعل مضارع کے عامل رافع میں اختلاف ہے، امام کسائیؒ کا مذہب یہ ہے کہ اس کا عامل لفظی حروف اتین ہیں اور جمہور حضرات کے نزدیک اس کا عامل معنوی ہے، پھر عامل معنوی کی تفصیل میں اختلاف ہے، کوفیین فرماتے ہیں کہ فعل مضارع جب مرفوع ہو تو اس کا عامل معنوی ہوتا ہے، بشرطیکہ عامل ناصب اور جازم سے خالی ہو۔ جب کہ بصریین کے نزدیک مضارع مرفوع کا عامل رافع، مضارع کی جگہ میں واقع ہونا ہے۔

فائدہ نمبر ۳: مبتداء اور خبر کے عامل رافع میں اختلاف ہے، بصریین کے نزدیک مبتداء ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے اور خبر کا عامل مبتداء ہے۔ یہ مذہب راجح ہے۔ کوفیین فرماتے ہیں کہ مبتداء خبر میں اور خبر مبتداء میں عامل ہے۔ بعض نحات فرماتے ہیں کہ دونوں میں عامل معنوی ہے۔

چند حل شدہ تراکیب:

✍ اسم تام بالتنوین کی مثال: "عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتاً":

"عِنْدِيْ" ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلًا "عِنْد" مفعول فیہ است منصوب تقدیرا ظرف مضاف "ي" ضمیر متکلم مضاف الیہ او ست مجرور محلًا ظرف متعلق بہ "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتٌ" فعل مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین "ثَبَتَ" صیغہ فعل ماضی معلوم الخ۔۔۔ "رِطْلٌ" مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا اسم تام مع تنوین ملفوظ مبہم ممیز ناصب التمیز، "زَيْتاً" تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ اسم تام مع الاضافت کی مثال: "عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُها زَبَداً":

"عَلَى التَّمْرَةِ" ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلًا "عَلَى" جارہ "التَّمْرَةِ" مجرور بالکسرہ لفظا منسوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "ثَبَتَ" ویا کہ "ثَابِتٌ" فعل مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔ "مِثْلُ" مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف "ها" ضمیر غائبہ مضاف الیہ او ست مجرور محلًا راجع بسوئے "التَّمْرَةِ" اسم تام مع الاضافت مبہم ممیز ناصب التمیز "زَبَداً" تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ عدد اقل کی مثال: ''عِنْدِیْ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ'':

''عِنْدِیْ''ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلًا ''عِنْدَ''مفعول فیہ است منصوب تقدیرا ظرف مضاف ''ي''ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلًا ظرف متعلق بہ ''ثَبَتَ'' ویا کہ ''ثَابِتٌ''مقدر است الخ، ''ثَبَتَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے مبتداء، ویا کہ ''ثَابِتٌ''الخ، ''ثَلَاثَةُ''مبتداء مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا اسم عدد مبہم ممیز مضاف، ''رِجَالٍ''تمیز ش مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا۔

✍ عدد اوسط کی مثال: ''عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا'':

''عِنْدِيْ''کہ ترکیبش ما قبل گذشتہ ''أَحَدَ عَشَرَ''مبتداء مؤخر است مرفوع محلًا باز ''أَحَدَ عَشَرَ'' اسم عدد مبہم ممیز ناصب التمیز ''رَجُلًا''، تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ ''کَمْ''استفہامیہ کی مثال: ''کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ'':

''کَمْ''استفہامیہ کنایہ از عدد مبہم ممیز ناصب التمیز مبتداء است مرفوع محلًا ''رَجُلاً''، تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظًا ''عِنْدَكَ''ظرف مستقر خبر ش مرفوع محلًا باز ''عِنْدَ''مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظًا ظرف مضاف ''ك''ضمیر خطاب مضاف الیہ اوست مجرور محلا، ظرف متعلق بہ ''ثَبَتَ''ویا کہ ''ثَابِتٌ''مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین ''ثَبَتَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء الخ۔

✍ ''کَمْ''خبریہ کی مثال: ''کَمْ فِي الدَّارِ رَجُلاً'':

''کَمْ''خبریہ کنایہ از عدد مبہم ممیز ناصب التمیز مبتداء است مرفوع محلا ''فِي الدَّارِ''ظرف مستقر خبر اوست مرفوع محلًا ''فِيْ''جارہ ''الدَّارِ''مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ'' ویا کہ ''ثَابِتٌ''مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ ''رَجُلاً''، تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظًا۔

✍ ''کَمْ''خبریہ کی دوسری مثال: ''کَمْ دَارٍ بَنَيْتَ'' (جب اس کے اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ نہ ہو)

''کَمْ''خبریہ کنایہ از عدد مبہم ممیز مفعول بہ مقدم است منصوب محلًا مضاف ''دَارٍ''، تمیز ش مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا ''بَنَيْتَ''، فعل مؤخر است باز ''بَنَيْتَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ''تَ''، ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا۔

✍ ''کَأَيِّنْ''استفہامیہ کی مثال: ''کَأَيِّنْ رَجُلاً عِنْدَكَ'':

”كَأَيِّنْ“استفھامیہ کنایہ از عدد مبہم ممیز ناصب التمیز مبتداء است مرفوع محلًا ”رَجُلاً“، تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظًا ”عِنْدَكَ“ ظرف مستقر خبر اوست مرفوع محلًا باز ”عِنْدَ“ مفعول فیہ اوست منصوب بافتحہ لفظًا ظرف مضاف ”ك“، ضمیر خطاب مضاف الیہ اوست مجرور محلًا، الخ۔

✍ ”كَأَيِّنْ“ خبریہ کی مثال: ”كَأَيِّنْ رَجلاً لَقِيتُ“:

”كَأَيِّنْ“ خبریہ کنایہ از عدد مبہم ممیز ناصب التمیز مفعول بہ مقدم است منصوب محلًا ”رَجُلاً“، تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظًا ”لَقِيتُ“، جملہ خبر ش مرفوع محلًا، باز ”لَقِيْتُ“ صیغہ فعل ماضی معلوم ”تُ“، ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا۔

سوالات

ان مثالوں میں چند امور بتاؤ(1) تمامی ہر اسم کی کس چیز سے ہوئی؟(2) کم استفہامیہ اور خبریہ کو متعین کرو(3) مضارع کے عامل کو بیان کرو(4) ہر مثال کی ترکیب وترجمہ کرو۔

مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا، اللهُ أَسْرَعُ مَكْرًا، لَيْسَ عِنْدِيْ قَدْرُحُفْنَةٍ حِنْطَةً، عِنْدَكَ مِلْؤُهُ عَسْلاً، كَمْ مُصَلٍّ عَنْ صَلَاتِهِ غَافِلٌ، كَمْ صَائِمٍ لَيْسَ لَه مِنْ صِيَامِه نَصِيبٌ، كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ، كَمْ رَكْعَةٍ صَلَّيْتَ، كَمْ يَوْماً غِبْتَ عَنِّيْ، هُمْ أَكْثَرُوْنَ مِنْكُمْ مَالًا، عِنْدِيْ كَذَا وَكَذَا دِرْهَماً، هَذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ، لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ، اللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ، يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ، كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا، كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا، كَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ [۳۴].

---

[۳۴] **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ:

”إِنْ“ شرطیہ جازمہ جازمۃ المستقبل ”تَسْتَغْفِرْ“ صیغہ فعل مضارع معلوم شرطش مجزوم بحذف حرکت ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ”لَ“ جارہ ”هُمْ“، ضمیر غائبین مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ”تَسْتَغْفِرْ“ فعل است ”سَبْعِينَ“ مفعول بہ است منصوب بالیاء لفظاً اسم تام مع نون مشابہ بالجمع مبہم ممیز ناصب التمیز ”مَرَّةً“، تمیز ش منصوب بالفتحہ لفظاً ”ف“ جزائیہ ”لَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ“ جملہ جزائش مجزوم محلاً الخ۔۔۔

✍ ”لَيْسَ عِنْدِيْ قَدْرُ حُفْنَةٍ حِنْطَةً:

''لَیْسَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ''عِنْدِیْ''ظرف مستقر خبر مقدم اوست مرفوع محلاً''عِنْدَ''ظرف مضاف''ی'' ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلاظرف متعلق بہ'' ثَبَتَ'' ویاکہ ''ثَابِتاً'' مقدر است بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔''قَدْرُ''اسمش موخر اوست مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''حُفْنَةٍ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظا اسم تام مع الاضافت مبہم ممیز ناصب التمیز''حِنْطَةً'' تمیزش منصوب بالفتحہ لفظاً۔

✍ ''کَمْ مُصَلٍّ عَنْ صَلَاتِهٖ غَافِلٌ'':

''کَمْ''خبریہ کنایہ از اسم عدد مبہم ممیز مبتداءاست مرفوع محلاً مضاف ''مُصَلٍّ''تمیزش مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ تقدیراً ''عَنْ'' جارہ''صَلَاۃِ''مجرور بالکسرہ لفظاًو منصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''غَافِلٌ''شبہ فعل موخراست، باز''صَلَاۃٍ'' مضاف ''ہٗ'' مضاف الیہ اوست مجرور محلاًراجع بسوئے مبتداء'' غَافِلٌ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظاً،باز''غَافِلٌ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداءخود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مبتداء۔

✍ ''کَمْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ نَصِیْبٌ'':

''کَمْ''خبریہ کنایہ از اسم عدد مبہم ممیز مبتداءاست مرفوع محلاً مضاف ''صَائِمٍ''تمیزش مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً''لَیْسَ لَهٗ''جملہ خبرش مرفوع محلاً'' لَیْسَ ''فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ''لَهٗ''ظرف مستقر خبر مقدم است منصوب محلا ''لَ'' جارہ''ہٗ''ضمیر غائب مجرورومنصوب مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ'' ویاکہ''ثَابِتاً''مقدر است بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔''مِنْ''جا رہ''صِیَام''مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح،جار مجرور متعلق بہ''نَصِیْبٌ''شبہ فعل مؤخراست۔ باز''صِیَام''مضاف ''ہٗ''ضمیر غائب مضاف الیہ است مجرور محلاراجع بسوئے''صَائِمٍ''''نَصِیْبٌ''اسمش موخراست مرفوع بالضمہ لفظًا۔

✍ ''کَمْ رَکْعَةً صَلَّیْتَ'':

''کَمْ''استفہامیہ کنایہ ازاسم عدد مبہم ممیز ناصب التمیز مفعول بہٖ مقدم است منصوب محلًا''رَکْعَةً''تمیزش منصوب بالفتحہ لفظاً''صَلَّیْتَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''تَ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا۔

✍ ''عِنْدِیْ کَذَاوَکَذَا'':

''عِنْدِیْ''ظرف مستقر خبر مقدم است مرفوع محلا''عِنْدِ'' مفعول فیہ است منصوب تقدیراًظرف مضاف''یْ''ضمیر متکلم مضاف الیہ مجرور محلا، ظرف متعلق بہ ''ثَبَتَ''ویاکہ''ثَابِتٌ''بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔''کَذَا''خبریہ کنایہ ازعدد مبہم ممیز ناصب التمیز مبتدامؤخراست مرفوع محلاً''وَ''عاطفہ''کَذَا''معطوف''کَذَا''معطوف علیہ است۔ برائے تمیزش محذوف کہ''دِرْهَماً'' باشد۔

✍ یَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ:

''یَعْلَمُ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاًضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اللہ''مَا''ماموصولہ یاموصوفہ بمع صلہ وصفت خویش مفعول بہٖ است منصوب محلا،باز''مَا''ماموصولہ یاموصوفہ ''تُبْدُونَ''جملہ صلہ یاصفت اوست۔باز''تُبْدُونَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی''وَ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاعائد محذوف کہ تقدیرش ''إِيَّاهُ'' باشد''إِيَّاهُ''ضمیر منصوب مفصل مفعول بہٖ اوست منصوب محلاًراجع بسوئےاسم موصول''و''عاطفہ ''مَا تَكْتُمُونَ''جملہ معطوف''مَا تُبْدُونَ''جملہ معطوف علیہ الخ۔۔۔

كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا:

''كَمْ''خبر یہ کنایہ ازاسم عدد مبہم ممیز مبتداء است مرفوع محلاً''مِنْ''زائدہ جارہ''قَرْيَةٍ''تمیزش مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور مستغنی از متعلق است''أَهْلَكْنَاهَا''جملہ خبرش مرفوع محلا، باز''أَهْلَكْنَاهَا''صیغہ فعل ماضی معلوم''نَا''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً''هَا''ضمیر غائبہ مفعول بہ اوست منصوب محلاً راجع بسوئے''قَرْيَةٍ''۔ویاکہ ''كَمْ''خبر یہ کنایہ ازاسم عدد مبہم ممیز مفعول بہ مقدم است منصوب محلاً مااُضْمِرَ عَامِلُه عَلَى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيْرِ''مِنْ''زائدہ جارہ''قَرْيَةٍ''تمیزش مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور مستغنی از متعلق است''أَهْلَكْنَاهَا''جملہ مفسِرہ ما قبل جملہ مفسَرہ باز'' أَهْلَكْنَاهَا''صیغہ فعل ماضی معلوم''نَا''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً''هَا'' ضمیر غائبہ مفعول بہ اوست منصوب محلاً راجع بسوئے ''قَرْيَةٍ''۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَهْلَكْنَاهَا)۔ (الدرالمصون:248/5،اعراب القرآن درویش:296/3)

كَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ:

'' كَأَيِّنْ'' کنایہ ازاسم عدد مبہم ممیز مبتداء است مرفوع محلا''مِنْ''زائدہ جارہ''آيَةٍ'' تمیزش مجرور بالکسرہ لفظاً باز''آيَةٍ''موصوف''فِي السَّمَاوَاتِ''ظرف مستقر صفت است مجرور محلاً''فِي'' جارہ''السَّمَاوَاتِ''مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ'' ثَابِتٍ'' مقدر است''ثَابِتٍ'' اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف''وَاوْ''عاطفہ ''الْأَرْضِ''معطوف''السَّمَاوَاتِ'' معطوف علیہ اوست''يَمُرُّونَ عَلَيْهَا''جملہ خبرش مرفوع محلا''يَمُرُّونَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی''وَاوْ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل ذوالحال''عَلَى'' جارہ''هَا''ضمیر غائبہ مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے''آيَةٍ''ویاکہ''الْأَرْضِ'' جار مجرور متعلق بہ''يَمُرُّونَ''فعل است''وَاوْ''حالیہ''هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ''جملہ حال اوست منصوب محلا''هُمْ''ضمیر غائبین مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل''عَنْ'' جارہ''هَا''ضمیر غائبہ مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''مُعْرِضُونَ''شبہ فعل مؤخر است''مُعْرِضُونَ''خبرش مرفوع بالواؤ لفظاً، باز''مُعْرِضُونَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔ ویاکہ ''كَأَيِّنْ'' کنایہ ازاسم عدد مبہم ممیز مبتداء است مرفوع محلا''مِنْ''زائدہ جارہ''آيَةٍ'' تمیزش مجرور بالکسرہ لفظاً باز''آيَةٍ''موصوف''فِي السَّمَاوَاتِ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا''فِي'' جارہ''السَّمَاوَاتِ''مجرور بالکسرہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''ویاکہ'' ثَابِت'' مقدر است بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔''وَاوْ''عاطفہ ''الْأَرْضِ''معطوف''السَّمَاوَاتِ'' معطوف علیہ اوست''يَمُرُّونَ عَلَيْهَا''جملہ صفت اوست مجرور محلا الخ۔۔۔(التبیان لابی البقاء:746/2،اعراب القرآن درویش:61/5)

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ:

'' لَا''نافیہ غیر عاملہ''يُسْأَلُ''صیغہ فعل مضارع مجہول ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہٗ مرفوع محلاً ذوالحال''عَن'' جارہ''مَا''موصولہ یاموصوفہ بمع صلہ یا صفت خویش مجرور و منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''لَا يُسْأَلُ''فعل است باز''مَا''موصولہ یاموصوفہ ''يَفْعَلُ''جملہ صلہ یاصفت است باز ''يَفْعَلُ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول''وَاوْ'' حالیہ ''هُمْ يُسْأَلُونَ''جملہ حال اوست منصوب محلا''هُمْ''ضمیر مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے ذوالحال ''يُسْأَلُونَ''جملہ

خاتمہ

فصل اول۔۔۔تو ابع کا بیان

تابع: وہ لفظ ہے کہ پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرا ہو، اور جس اعتبار سے پہلے کا اعراب ہو، اسی اعتبار سے دوسرے کا بھی اعراب ہو۔ پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔ تابع کا حکم یہ ہے کہ جو اعراب متبوع کا ہوگا وہی اعراب تابع کا بھی ہوگا، جیسے ''جَاءَنِيْ رَجُلٌ فَاضِلٌ''۔ ''رَجُلٌ'' فاعل کی وجہ سے مرفوع ہے تو ''فَاضِلٌ'' بھی فاعل کی وجہ مرفوع ہے اور یہ دونوں مل کر ''جَاءَ'' کا فاعل ہیں۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں:۔

(1)صفت (2) تاکید (3) بدل (4) عطف بیان (5) عطف بالحروف۔

(1)۔۔۔صفت: وہ تابع ہے جو ایسے معنی کی وضاحت کرے، جو خود اس کے متبوع میں پایا جاتا ہے، یا اس کے متعلق میں پایا جاتا ہے۔ اول کی مثال: ''جَاءَنِيْ رَجُلٌ فَاضِلٌ'' اور دوسرے کی مثال: ''جَاءَنِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ'' ہے۔ اس میں متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں موصوف اور صفت میں دس چیزوں میں مطابقت ضروری ہے:۔(1) مفرد (2) تثنیہ (3) جمع (4) رفع (5) نصب (6) جر (7) معرفہ (8) نکرہ (9) مذکر (10) مؤنث۔ جیسے ''عِنْدِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ وَرَجُلَانِ عَالِمَانِ وَرِجَالٌ عَالِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وَّامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَنِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ''۔ اور دوسری قسم میں پانچ

خبر ش مرفوع محلاً باز ''يُسْأَلُونَ'' صیغہ فعل مضارع مجہول مرفوع باثبات نون اعرابی ''واؤ'' ضمیر بارز مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع محلا راجع بسوئے مبتداء۔ ویا کہ ''واؤ'' عاطفہ '' هُمْ يُسْأَلُونَ'' جملہ معطوف ''لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ'' جملہ معطوف علیہ اوست الخ۔۔۔ ویا کہ ''واؤ'' استنافیہ مابعد جملہ مستانِفہ ما قبل جملہ مستانفہ الخ۔۔۔(اعراب القرآن درویش:295/6، اعراب القرآن صافی:19/17)

چیزوں کے اندر موصوف اور صفت میں مطابقت ہونی چاہیے:۔(1) معرفہ (2) نکرہ (3) رفع (4) نصب (5) جر۔ جیسے: "جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْه".

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ نکرہ کی صفت جملہ خبریہ ہو سکتی ہے، تاہم جملہ خبریہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو اسی نکرہ کی طرف راجع ہو۔ جیسے "جَاءَنِيْ رَجُلٌ أَبُوْه عَالِمٌ".

(2) تاکید: وہ تابع ہے، جو متبوع کی حالت کو مضبوط کرے، یعنی دوسرے لفظ سے وہی مراد ہو، جو پہلے سے ہے، اس کا غیر مراد نہیں ہے، اب خواہ یہ مضبوطی نسبت میں ہو، یا شمول میں ہو، تاہم سامع کا کوئی شک باقی نہ رہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں:۔ 1۔ تاکید لفظی 2۔ تاکید معنوی

1۔ تاکید لفظی: وہ تاکید ہے، جس میں پہلے لفظ کو دوبارہ ذکر کیا جائے، جیسے "جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ" اور "إِنَّ إِنَّ زَيْداً قَائِم".

2۔ تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جس میں مخصوص الفاظ سے تاکید ہو۔ اور وہ یہ آٹھ الفاظ ہیں:۔ نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلْتَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ.

اب "نَفْسٌ" اور "عَيْنٌ" سے واحد، تثنیہ اور جمع، مذکر اور مؤنث سب کی تاکید کر سکتے ہیں، صرف صیغوں اور ضمیروں میں تبدیلی ہوگی، جیسے: "جَاءَنِيْ زَيْدٌ نَفْسُهُ" یا "عَيْنُه" "جَاءَنِي الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا" یا "عَيْنَاهُمَا"، "جَاءَنِي الزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ" یا "أَعْيُنُهُمْ"، "كِلَا وَكِلْتَا" صرف تثنیہ کی تاکید کر سکتے ہیں۔ "كِلَا" سے مذکر کی اور "كِلْتَا" سے مؤنث کی، جیسے "جَاءَنِي الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ امْرَأَتَانِ كِلْتَاهُمَا". "كُلٌّ" اور "أَجْمَعُ" سے تثنیہ کے علاوہ سب کی تاکید کر سکتے ہیں، صرف "كُلٌّ" کے اندر ضمیر بدلتی رہے گی اور "أَجْمَعُ" میں صیغہ بدلتا رہے گا۔

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ "أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ" کا استعمال بغیر "أَجْمَعُ" کے نہ ہوگا۔اور نہ "أَجْمَعُ" پر مقدم ہوں گے، بلکہ یہ ہمیشہ پیچھے رہیں گے۔

3۔۔۔بدل: وہ تابع ہے کہ متبوع کی طرف جو چیز منسوب ہے، وہی چیز تابع کی طرف منسوب ہو، اور مقصود تابع ہو، نہ کہ متبوع ہو۔پھر بدل کی چار قسمیں ہیں:۔

1۔بدل الکل 2۔بدل الاشتمال 3۔بدل الغلط 4۔بدل البعض۔

1۔بدل الکل: وہ بدل ہے جس کا مدلول بعینہ مبدل منہ کا مدلول ہو، جیسے "جَاءَ نِيْ زَيْدٌ أَخُوْكَ".

2۔بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جزء ہو، جیسے "ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ".

3۔بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو، جیسے "سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ".

4۔ بدل الغلط: وہ بدل ہے جس میں غلط لفظ کے بعد دوسرے لفظ کو ذکر کیا جائے، جیسے "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ".

(4) عطف بیان: وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو، مگر متبوع کے معنی کو روشن کرے، جیسے "أُقْسِمُ بِاللّٰهِ أَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ" جب علم کیساتھ زیادہ مشہور ہو، جیسے "جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَبُوْعَمْرٍو" اور جس وقت کنیت کیساتھ زیادہ مشہور ہو۔

(5) عطف بالحروف: وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے اور نسبت میں اپنے متبوع کیساتھ مقصود ہو، جیسے "جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو" اور حروف عطف دس ہیں، جنہیں انشاء اللہ فصل سوم میں ذکر کیا جائے گا۔اور عطف بحرف کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ا: صفت وہ تابع ہے، جو اس معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں، یا اس کے متعلق میں موجود ہو۔اس کو نعت اور وصف بھی کہتے ہیں۔اور اس کی دو قسمیں ہیں، ایک صفت بحالہ اور دوسری صفت بحال متعلقہ ہے۔صفت بحالہ کو صفت حقیقیہ اور صفت بحالہ متعلقہ کو صفت سببیہ بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: جب جملہ صفت واقع ہو تو اس کے لیے تین شرائط ہیں:۔

1۔موصوف نکرہ ہو،یانکرہ کے حکم میں ہو،جیسے ”اللّٰہُ یَرْفَعُ السَّمٰوَاتِ بِغَیْرِعَمَدٍتَرَوْنَھَا“(الرعد:2).

2۔صفت جملہ خبریہ ہو،جیسے ”واتَّقَوْایَوْماً تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ إِلٰی اللّٰہِ“(البقرۃ:281).

3۔ جملہ میں ایک ضمیر ہوجوموصوف کی طرف راجع ہو،جیسے ”فَلَوْلَا کَانَتْ قَرْیَۃٌ آمَنَتْ فَنَفَعَھَا إِیْمَانُھَا“.(یونس:98).

قاعدہ نمبر۳:جملہ نکرہ کے لیے صفت واقع ہوگا،اگر معرفہ کے بعد ہوتو یہ ماقبل سے حال بنے گا،جیسے ”جَاءَعَلِیٌّ یَحْمِلُ کِتَاباً“.

قاعدہ نمبر۴:عطف بالحرف وہ تابع ہے،جو حرف عطف کے ذریعے اپنے متبوع کیساتھ مقصود ہو۔تابع کو معطوف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔عطف بالحرف کو عطف نسق اور معطوف بالحرف بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر۵: ضمیر مرفوع منفصل،منصوب متصل یا منفصل پر عطف جائز ہے،جیسے ”أَنْتَ وَزَیْدٌتَسْرَعَانِ، إِیَّاكَ وَالْکَذِبَ، وَجَعَلْنَاکُمْ وَالْأَوَّلِیْنَ“۔اور ضمیر مرفوع متصل(بارز ہویامستتر) پر عطف درست ہے،بشرطیکہ تاکیدکے لیے ضمیر منفصل لائی جائے،یاکوئی اورفاصلہ موجودہو،جیسے ”اسْکُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّۃَ“ (البقرہ:41)اور ”مَاأَشْرَکْنَاوَلَاآبَائُنَا“(الانعام:148)۔

قاعدہ نمبر۶:جملہ خبریہ کا عطف جملہ انشائیہ پر،یاانشائیہ کا عطف خبریہ پر صحیح قول کے مطابق درست ہےاور جملہ اسمیہ کا عطف جملہ فعلیہ پراور جملہ فعلیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر صحیح قول کے مطابق جائز ہے۔

قاعدہ نمبر۷:جملہ کا عطف مفرد پریامفرد کا عطف جملہ پر درست ہے،بشرطیکہ جملہ کو مفرد کی تاویل میں لینادرست ہو،جیسے ”کَمْ أَھلَکْنَاھَا مِنْ قَرْیَۃٍ فَجَاءَھَا بَأْسُنَا بَیَاتاً أَوْھُمْ قَائِلُوْنَ“(الاعراف:3)اور فعل کا عطف اسم پر جائز ہے،جیسے ”فَالْمُغِیْرَاتِ صُبْحاً فَأَثَرْنَ بِہٖ نَقْعاً“(العادیات:3)اوراسم کا عطف بھی فعل پر جائز ہے،جیسے ”یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ“(الانعام:59)۔

فائدہ نمبر۱: تاکیدوہ تابع ہے،جواپنے متبوع کو پختہ کرے،تاکہ مجاز،سہواور غفلت کا احتمال نہ رہے۔تاکید لفظی کی پہچان یہ ہے کہ ایک لفظ دومرتبہ ذکر کیا گیاہو۔اورتاکید معنوی کی پہچان یہ ہے کہ الفاظ تاکید میں سے کوئی ایک لفظ مستعمل ہو۔

فائدہ نمبر ۲: بدل وہ تابع ہے، جو نسبت سے خود مقصود ہو، اور اس کے متبوع کا ذکر بطور تمہید و توطئہ کے ہو، جیسے "إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ" (الشعراء:142)۔ اس کو ترجمہ، تبیین اور تکریر بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۸: بدل اور مبدل منہ کی موافقت تعریف و تنکیر کے اعتبار سے ضروری نہیں ہے، خواہ دونوں معرفہ ہوں، جیسے "اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" (فاتحہ:6-7)۔ یا دونوں نکرہ ہوں، جیسے "قَدْ أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُولًا" (الطلاق:10)۔ بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو، جیسے "حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللهِ" (البینۃ:1-2)۔ بدل معرفہ اور مبدل منہ نکرہ ہو، جیسے "إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ" (ص:46)۔

فائدہ نمبر ۳: عطف بیان وہ تابع ہے، جو صفت نہ ہونے کے باوجود اپنے متبوع کی خوب وضاحت کرتا ہے۔ اس کے متبوع کو مبین اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں۔ عطف بیان ان پانچ مقامات پر واقع ہوتا ہے:۔ 1۔ اسم کے بعد لقب ہو، جیسے "جَاءَ عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ"۔ 2۔ کنیت کے بعد اسم ہو، جیسے "جَاءَ أَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ"۔ 3۔ اشارہ کے بعد اسم ظاہر معرف باللام ہو، جیسے "ذَالِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ"۔ 4۔ صفت کے بعد موصوف ہو، جیسے "أَرْسَلَ الْكَلِيْمَ مُوْسٰى"۔ 5۔ مفسر کے بعد تفسیر ہو، جیسے "الْعَسْجَدُ"، أَيْ الذَّهَبُ.

قاعدہ نمبر ۹: "أَيْ" تفسیریہ اور "أَنْ" تفسیریہ کے بعد واقع ہونے والا کلمہ یا جملہ ترکیب میں عطف بیان واقع ہوتا ہے، جیسے "رَأَيْتُ لَيْثاً، أَيْ أَسَداً.

فائدہ نمبر ۴: عطف بیان اور بدل میں فرق یہ ہے کہ عطف بیان تعریف و تنکیر میں اپنے متبوع کا مخالف نہیں آسکتا، جب کہ بدل آسکتا ہے۔ عطف بیان جملہ نہیں ہوسکتا، جب کہ بدل جملہ واقع ہوسکتا ہے۔ نیز بدل مقصود بالحکم ہوتا ہے، مبدل نہیں ہوتا، جب کہ عطف بیان مقصود نہیں ہوتا، بلکہ مقصود متبوع ہوتا ہے۔

سوالات

ذیل کی مثالوں میں تابع کی قسمیں بتاؤ اور صفت کی دونوں قسمیں اور تاکید و بدل کی قسمیں بھی بیان کرو اور صفت و موصوف میں بتاؤ کہ دس چیزوں میں سے کس کس شئی میں موافقت ہے؟ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب بھی کرو۔

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَن نَّصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَّاحِدٍ، الْمَلَائِكَةُ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ، رَأَيْتُ رَجُلًا مُّصَلِّياً، تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا، هَذَا

رَجُلَانِ عَاقِلَانِ، هٰذِهِ امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ، هٰذَاالرَّجُلُ أَبُوْهُ عَالِمٌ، سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، قَالَ مُوسٰى لِأَخِيهِ هَارُوْنَ، الصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍوّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ، أُخِذَ زَيْدٌ مَالُهُ، يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيمٌ، عَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ، سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، خَالِدُبْنُ وَلِيْدٍسَيْفُ اللهِ، كَانَ عُثْمَانُ ذُوْالنُّوْرَيْنِ خَتَنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، اذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِيْ وَالْأَبْصَارِ، فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ، أَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ(ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ[۳۵].

---

(۳۵) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:

''الْحَمْدُ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظاً''لِلّٰهِ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلاً''ل'' جارہ لفظ''الله'' مجرور بالکسرہ لفظاًو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ'' ویاکہ ''ثَابِتٌ'' مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔ باز لفظ''الله''موصوف ویاکہ مبدل منہ ''رَبِّ'' بدل اوست ویاکہ صفت اوّل اوست مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ''الْعالَمِينَ''مضاف الیہ است مجرور بالیاء لفظاً''الرَّحْمٰنِ''صفت ثانی اوست مجرور بالکسرہ لفظاً''الرَّحِيمِ''صفت ثالث اوست مجرور بالکسرہ لفظاً۔ ویاکہ '' الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ''ہر دو خبر اوست مرفوع بالضمہ لفظاً برائے مبتدائے محذوف ''هوَ'' باشد۔ویاکہ''الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ''ہر دو مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً برائے فعل محذوف کہ تقدیرش''أَعْنِيْ'' باشد''أَعْنِيْ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا''الرَّحْمٰنَ''مفعول اول اوست منصوب بالفتحہ لفظاً''الرَّحِيمَ''مفعول ثانی اوست منصوب بالفتحہ لفظاً۔(اعراب القرآن درویش:14/1)

✍ سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ:

''سَجَدَ''صیغہ فعل مضارع معلوم''الْمَلَائِكَةُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً مؤکد''كُلُّ''تاکید معنوی اول اوست مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف''هُمْ''ضمیر غائبین مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے مذکورین ماقبل''أَجْمَعُونَ''تاکید معنوی ثانی اوست مرفوع بالواؤ لفظاً۔(اعراب القرآن صافی:237/14)

✍ قَالَ مُوسٰى لِأَخِيهِ هَارُونَ:

''قَالَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''مُوسٰى''فاعلش مرفوع بالضمہ تقدیراً''ل'' جارہ''أَخِي''مجرور بالیاء لفظاًو منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''قَالَ'' فعل است ''أَخِي''مبدل منہ ویاکہ مبین مضاف''ه''ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے''موسٰى''،''هَارُونَ''بدل ویاکہ عطف بیان اوست مجرور بالفتحہ لفظاً۔ (اعراب القرآن درویش:449/3، اعراب القرآن صافی:67/9)

✍ الصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ:

" الصَّلاةِ" مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظاً "عَلٰی رَسُوْلِہٖ" ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا "عَلٰی" جارہ "رَسُوْلِ" مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "نَزَلَتْ" ویا کہ "نَازِلَۃٌ" مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔ باز "رَسُوْلِ" مبین مضاف "ہ" ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلاً راجع بسوئے مذکور ما قبل "مُحَمَّدٍ" عطف بیان اوست مجرور بالکسرہ لفظاً "واؤ" عاطفہ "اٰلِہٖ" معطوف "رَسُوْلِہٖ" معطوف علیہ اوست "واؤ" عاطفہ " أَصْحَابِہٖ" معطوف "اٰلہ" معطوف علیہ قرباً "رَسُوْلِہٖ" معطوف علیہ بُعداً، باز "أَصْحَابِ" مؤکد مضاف "ہ" ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے "مُحَمَّدٍ"، "أَجْمَعِيْنَ" تاکید اوست۔

✍ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ:

" يَسْأَلُوْنَكَ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی "واؤ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے مذکورین ما قبل "كَ" ضمیر خطاب مفعول بہ اوست منصوب محلا "عَنْ" جارہ "الشَّهْرِ" مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "يَسْأَلُوْنَكَ" فعل است باز "الشَّهْرِ" موصوف مبدل منہ "الْحَرَامِ" صفت اوست مجرور بالکسرہ لفظاً "قِتَالٍ" بدل الاشتمال اوست مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف "فِيهِ" ظرف مستقر صفت است مجرور محلاً "فِي" جارہ "ہ" ضمیر غائب مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "ثَابِتٍ" مقدر است "ثَابِتٍ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔ ویا کہ "فِي" جارہ "ہ" ضمیر غائب مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "قِتَالٍ" شبہ فعل است۔ ویا کہ "عن" مقدر است کہ تقدیر عبارت "عَنْ قِتَالٍ" باشد "عَنْ" جارہ "قِتَالٍ" مجرور بالکسرہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "قِتَالٍ" شبہ فعل است الخ۔۔۔ (التبیان لابی البقاء: 174/1، اعراب القرآن درویش: 321/1)

عَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ:

"عبد" مبتداء اوست مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف مضاف لفظ "اللهِ" مضاف الیہ مجرور بالکسرہ لفظاً "بْنُ" صفت است مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف "عَبَّاسٍ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً "ابْنُ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف "عَمِّ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف "رَسُوْلِ" مضاف الیہ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف لفظ "اللهِ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً۔

اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ:

"اذْكُرْ" صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً "عَبْدَ" مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً مبین ویا کہ مبدل منہ مضاف "نَا" ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلاً "دَاوُدَ" عطف بیان ویا کہ بدل ویا کہ مفعول بہ اوست منصوب بالفتحہ (لفظاً برائے فعل محذوف کہ "أَعْنِيْ" باشد) موصوف "ذَا" صفت اوست منصوب بالالف لفظاً مضاف "الْأَيْدِ" مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً۔ (الدر المصون: 365/9، اعراب القرآن درویش: 341/8، اعراب القرآن صافی: 110/23)

اذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ:

"اذْكُرْ" صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "عِبَادَ" مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظاً مبین ویا کہ مبدل منہ مضاف "نَا" ضمیر متکلم مضاف الیہ اوست مجرور محلاً "إِبْرَاهِيمَ" عطف بیان ویا کہ بدل اوست منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف "واؤ" عاطفہ "إِسْحَاقَ" معطوف "إِبْرَاهِيمَ" معطوف علیہ اوست "واؤ" عاطفہ "يَعْقُوبَ" معطوف "إِسْحَاقَ" معطوف علیہ

فصل ---- غیر منصرف کا بیان

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، جیسے ''أَحْمَدُ'' اور ''مَسَاجِدُ''۔

اسباب منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ (علم)، عجمہ۔ جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائدتان۔

مثالیں: جیسے : ''عُمَرُ'' اور ''زُفَرُ'' میں عدل اور عَلم ہے ۔ ''ثُلَاثُ'' (تین تین) میں عدل اور وصف ہے۔ ''طَلْحَةُ'' میں علم اور تانیث ہے۔ ''زَيْنَبُ'' میں علم اور تانیث معنوی ہے, ''حُبْلٰى'' میں صرف الف مقصورہ تانیث کا ہے، جو ایک سبب قائم مقام دو سببوں کا ہے۔ ''حَمْرَآءُ'' میں صرف الف ممدودہ تانیث کا ہے جو قائم مقام

قرباً''إِبْرَاهِيمَ'' معطوف علیہ بُعداً''أُولِي'' صفت ویا کہ مفعول بہ اوست منصوب بالیاء لفظاً مضاف ''الْأَيْدِي'' مضاف الیہ اوست مجرور بالیاء لفظاً''واؤ'' عاطفہ ''الْأَبْصَارِ'' معطوف'' الْأَيْدِي'' معطوف علیہ اوست۔ (الدر المصون:382/9، اعراب القرآن درویش:369/8، اعراب القرآن صافی:130/23)

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ:

''فِيهِ'' ظرف مستقر خبر مقدم اوست مرفوع محلا''فِي'' جارہ ''هِ'' ضمیر غائب مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ'' ویا کہ '' ثَابِتَاتٌ'' مقدر است بنابراختلاف مذہبین الخ۔۔۔ ''آيَاتٌ'' مبتدا مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظاً مبدل منہ موصوف ''بَيِّنَاتٌ'' صفت اوست مرفوع بالضمہ لفظاً ''مَقَامُ'' بدل اوست مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''إِبْرَاهِيمَ'' مضاف الیہ است مجرور بالفتحہ لفظاً۔ ویا کہ ''مَقَامُ'' مبتداء مؤخر اوست برائے خبر محذوف کہ ''مِنْهَا'' باشد۔ ''مِنْهَا'' ظرف مستقر خبر مقدم اوست مرفوع محلا الخ۔۔۔ ''مَقَامُ'' مبتداء مؤخر اوست مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''إِبْرَاهِيمَ'' مضاف الیہ است مجرور بالفتحہ لفظاً۔ ویا کہ ''مَقَامُ'' خبر ش برائے مبتداء محذوف کہ ''أَحَدُهَا'' باشد۔ ''احد'' مبتداء اوست مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''هَا'' ضمیر غائبہ مضاف الیہ اوست مجرور محلا راجع بسوئے ''آيَاتٌ'' ''مَقَامُ'' خبر ش مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''إِبْرَاهِيمَ'' مضاف الیہ است مجرور بالفتحہ لفظاً۔ (التبیان لابی البقاء:281/1، الدر المصون:317/3، اعراب القرآن درویش:567/1)

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ:

''أَمِيرُ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظا مبدل منہ مضاف ''الْمُؤْمِنِيْنَ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً ''عُمَرُ'' بدل مرفوع بالضمہ لفظاً ''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ'' جملہ متعرضہ لا محل لہا من الاعراب ''ثَالِثُ'' خبر ش مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ''الْخُلَفَاءِ'' مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً۔

دو سببوں کے ہے، ایک تانیث، دوسرے لزوم تانیث۔ ''إِبْرَاهِيْمُ'' میں علم اور عجمہ ہے۔ ''مَسَاجِدُ'' میں جمع ہے، جو قائم مقام دو سبب کے ہے۔ ایک جمع اور دوسرا لزومِ جمع۔ ''بَعْلَبَكَ'' میں علم اور ترکیب ہے۔ ''أَحْمَدُ'' میں وزنِ فعل اور علم ہے۔ ''عُثْمَانُ'' میں الف ونون زائدتان اور علم ہے۔ ''سَكْرَانُ'' میں الف ونون زائدتان اور وصف ہے۔ (اس کا کچھ بیان اعراب کی بحث میں آچکا ہے۔)

فائدہ نمبر ۱: غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، نہ ہو، جیسے ''زَيْدٌ-بَكْرٌ، خَالِدٌ'' وغیرہ۔

فائدہ نمبر ۲: منصرف پر کسرہ اور تنوین آتے ہیں۔

قواعد وفوائد

قاعدہ نمبر ۱: اسباب منع صرف نو ہیں، جو ان اشعار میں مذکور ہیں۔

عَدْلٌ وَّوَصْفٌ وَّتَانِيْثٌ وَّمَعْرِفَةٌ   وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبُ

وَالنُّوْنُ زَائِدَةٌ مِّنْ قَبْلِهَا أَلِفٌ   وَوَزْنُ فِعْلٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبُ

مذکورہ اسباب کی تفصیل یہ ہے:

1۔ عدل: وہ اسم ہے، جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:۔

(1) عدل تحقیقی (2) عدل تقدیری

(1) عدل تحقیقی: جس کی کوئی اصل ہو، جیسے ''ثُلٰثُ وَمَثْلَثُ'' جو اصل میں ''ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ'' تھا۔

(2) عدل تقدیری: جس کی کوئی اصل نہ ہو، بلکہ مان لی گئی ہو، جیسے ''عُمَرُ، زُفَرُ''۔ انہیں ''عَامِرٌ، زَافِرٌ'' سے فرضاً معدول مان لیا گیا ہے۔

2۔ وصف: وہ اسم ہے، جو ذات مع الوصف پر دال ہو۔ اور اصل وضع کے اعتبار سے وصف ہو، یعنی وصف اصلی ہو، عارضی نہ ہو، جیسے ''أَسْوَدُ'' اور ''أَرْقَمُ'' بشرطیکہ کے سانپوں کے نام ہوں۔

3۔ تانیث کی دو قسمیں ہیں۔ (1) لفظی، جیسے ''طَلْحَةُ'' (2) معنوی، جیسے ''زَيْنَبُ''.

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ تانیث لفظی کے لیے علمیت شرط ہے، جیسے "طَلْحَةُ"۔اور معنوی کے لیے امور ثلاثہ میں سے کسی ایک امر کا ہونا:۔(1) کلمہ تین حرفوں سے زائد ہو، جیسے "زَیْنَبُ"۔(2) اگر تین حرفی ہوں تو درمیان حرف متحرک ہو، جیسے "سَقَرُ"(جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہے)۔ 3۔ عجمہ ہو، جیسے "ماہُ، جَوْرُ"(شہروں کے نام ہیں)۔اور اگر تانیث الف مقصورہ یا ممدوہ کی شکل میں ہو تو یہ ایک سبب دو سببوں کے قائم مقام ہوگا، جیسے "حُبْلٰی" (حاملہ عورت)اور "حَمْرَآءُ"(سرخ رنگ)۔

4۔ معرفہ: معرفہ سے علمیت مراد ہے، کیونکہ معرفہ کی دیگر اقسام غیر منصرف کے سبب بننے کی صلاحیت نہیں۔اس لیے کہ مضمرات، اسمائے اشارات، اسمائے موصولہ تو مبنی ہیں اور منصرف وغیر منصرف کا تعلق معرب سے ہے، باقی رہا معرف باللام اور اضافت یہ تو غیر منصرف کو بھی منصرف کر دیتے ہیں اور معرفہ بالنداء معرف باللام کے حکم میں ہے۔

5۔ عجمہ: جو اسم عربی کے علاوہ دوسری زبان میں علم ہو، اور تین حرفوں سے زائد ہو، جیسے "إِبْرَاهِیْمُ"۔یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو، جیسے "شَتَرَ"(ایک قلعہ کا نام ہے)۔اور جو مؤنث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو تو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، جیسے "هِنْدٌ، هِنْدُ"۔اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا، جیسے "مَاهُ، جَوْرُ"(شہروں کے نام ہیں)۔

6۔ جمع: جمع سے مراد جمع منتہی الجموع (جمع اقصی) ہے، جیسے "مَسَاجِدُ، مَصَابِیْحُ"۔یہ بھی ایک سبب دو سببوں کے قائم مقام ہے۔

7۔ ترکیب: وہ کلمے ہیں، جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہوں، یعنی مرکب اضافی اور اسنادی نہ ہوں، بلکہ مرکب منع صرف ہو۔ جیسے "بَعْلَبَكَ"۔

8۔ الف ونون زائدتان: اگر اسم کے آخر میں ہوں تو وہ اسم علم ہو، جیسے "عُثْمَانَ، عِمْرَانَ"۔ پس "سَعْدَانَ" غیر منصرف نہیں، کیونکہ یہ علم نہیں، بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔اگر الف ونون زائدتان صفت میں ہوں تو اس کی مؤنث "فَعْلَانَةٌ" کے وزن پر نہ ہو، جیسے "سَكْرَانَ" غیر منصرف ہے، کیونکہ اس کی مؤنث "سَكْرَانَةٌ" نہیں آتی ہے اور "نَدْمَانُ"، غیر منصرف نہیں، کیونکہ اس کی مؤنث "نَدْمَانَةٌ" آتی ہے۔

9۔ وزن فعل: وہ اسم جو فعل کے مخصوص وزن پر ہو، جیسے "احمد"۔ یا اس کے اول میں حروف مضارع (حروف اتین) میں سے کوئی حرف ہو، جیسے "أَحْمَدُ (خاتم الانبیاء رسول اللہ ﷺ کا نام ہے)، تَغْلَب" (قبیلہ کا نام ہے)۔

قاعدہ نمبر ۲: صیغہ منتہی الجموع کے لیے یہ ضروری نہیں کہ جو جمع ہو، بلکہ اگر مفرد بھی اسی وزن پر ہو تو غیر منصرف ہوگا، جیسے "هَوَازِنُ" (ایک عرب قبیلہ کا نام ہے)۔

قاعدہ نمبر ۳: علم کو نکرہ بنانے کے دو طریقے ہیں، ایک یہ ہے کہ علم سے کوئی فرد غیر معین مراد لیا جائے، جیسے "بَكْرٌ" کسی جماعت کا نام ہو اور اس سے فرد غیر متعین مراد لیا جائے۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ علم سے وصف مشہور مراد لیا جائے، جیسے "لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسَى"۔

قاعدہ نمبر ۴: غیر منصرف پر جب الف لام داخل ہو، یا اضافت ہو تو اس کو حالت جری میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے "صَلَّيْتُ فِيْ مَسَاجِدِهُمْ وَذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ".

سوالات

ذیل کی مثالوں میں غیر منصرف اور اس کے اسباب بیان کرو، اور ترجمہ و ترکیب بھی کرو۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً، وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ، جَاءَ سُلَيْمَانُ، اِسْمُهُ أَحْمَدُ، هٰذه بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ، فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ، يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ، جَاءَنِيْ زَيْدٌ عَطْشَانُ، لَبِسَ زَيْدٌ سَرَاوِيْلَ، جَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ، فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ، جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ، إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا، تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ، يَاأَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ، يَابَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ[٣٦].

---

(٣٦) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً:

''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد''إِبْرَاهِيمَ''اسمش منصوب بالفتحہ لفظا''كَانَ أُمَّةً''جملہ خبرش مرفوع محلا'' كَانَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ضمیر درو مستتر اسمش مرفوع محلا راجع بسوئے''إِبْرَاهِيمَ''،''أُمَّةً''خبرش منصوب بالفتحہ لفظا۔(اعراب القرآن درویش:382/5)

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ:

''فَ''کہ حالش ازما قبل معلوم خواہد شد''انْكِحُوا''صیغہ فعل امر حاضر معلوم''وَ''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا''مَا''موصولہ یاموصوفہ بمع صلہ یاصفت خویش مفعول بہ اوست منصوب محلا''مَا''موصولہ یاموصوفہ ذوالحال''طَابَ لَكُمْ''جملہ صلہ یاصفت اوست۔ ویاکہ ''مَا''مصدریہ''طَابَ لَكُمْ''جملہ بتاویل مصدر مفعول بہ اوست منصوب محلاالخ۔۔۔''طَابَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے اسم موصول ذوالحال''لَ''جارہ''كُم''ضمیر مخاطبین مجرورومنصوب محلامفعول بہ غیرصریح جارمجرور متعلق بہ''طَابَ''فعل است۔''مِنَ النِّسَاءِ''ظرف مستقرحال اوست منصوب محلا''مِن''جارہ''النِّسَاءِ''مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیرصریح جار مجرور متعلق بہ''ثَابِتاً''شبہ فعل مقدراست،باز''ثَابِتاً''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ برذوالحال خودیعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستترفاعلش محلاراجع بسوئے ذوالحال۔''مَثْنَى''بدل اوست ویاکہ حال اوست منصوب بالفتحہ تقدیراً(از''مَا''موصولہ ویاکہ از''مِنَ النِّسَاءِ'')۔''واؤ''عاطفہ''ثُلَاثَ''معطوف''مَثْنَى''معطوف علیہ اوست''واؤ''عاطفہ''رُبَاعَ''معطوف''ثُلَاثَ''معطوف علیہ قرباً ''مَثْنَى''معطوف علیہ بُعداً۔(التبیان لابی البقاء:328/1،اعراب القرآن درویش:153/2،اعراب القرآن صافی:434/4)

''يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ'':

''يَعْمَلُونَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی''وَ''ضمیر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورین ما قبل''لَ''جارہ''ہ''ضمیر غائب مجرورومنصوب محلامفعول بہ غیرصریح راجع بسوئے مذکورما قبل،جار مجرور متعلق بہ''يَعْمَلُونَ''فعل است۔''مَا''موصولہ یاموصوفہ بمع صلہ یاصفت خویش مفعول بہ است منصوب محلاباز''مَا''موصولہ یاموصوفہ''يَشَاءُ''جملہ صلہ یاصفت اوست''يَشَاءُ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاضمیر درو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورما قبل''ہ''ضمیر عائد محذوف است مفعول بہ اوست منصوب محلاراجع بسوئے اسم موصول ذوالحال''مِنْ مَحَارِيبَ''ظرف مستقرحال اوست منصوب محلا''مِنْ''جارہ''مَحَارِيبَ''مجرور بالفتحہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیرصریح جار مجرور متعلق بہ''ثَابِتاً''شبہ فعل است۔''ثَابِتاً''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ برذوالحال خودیعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستترفاعلش محلاراجع بسوئے ذوالحال۔''واؤ''عاطفہ''تَمَاثِيلَ''معطوف''مَحَارِيبَ''معطوف علیہ اوست۔(اعراب القرآن درویش:75/8)

''إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا'':

''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد''أَوَّلَ''اسمش منصوب بالفتحہ لفظامضاف''بَيْتٍ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاموصوف''وُضِعَ لِلنَّاسِ''جملہ صفت اوست مجرور محلا''وُضِعَ''صیغہ فعل ماضی مجہول ضمیر درو مستترمفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع محلاراجع بسوئے موصوف'' ل''جارہ''النَّاسِ''مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیرصریح جار مجرور متعلق بہ''وُضِعَ''فعل است''لَلَّذِي''خبرش مرفوع محلا''لَ''ابتدائیہ تاکیدیہ''الَّذِي''اسم موصول ذوالحال''بِبَكَّةَ''ظرف مستقرصلہ اوست''ب''جارہ''بَكَّةَ''مجرور بالفتحہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیرصریح جار مجرور متعلق بہ''ثَبَتَ''فعل است۔''ثَبَتَ''صیغہ فعل ماضی

فصل سوم۔۔۔ حروف غیر عاملہ کا بیان

حروفِ غیر عاملہ: وہ حروف جو لفظی عمل نہیں کرتے، یہ سولہ قسم کے حروف ہیں:

1. حروف تنبیہ: جو آگاہ اور خبردار کرنے کے واسطے آتے ہیں، وہ یہ ہیں:-"أَلَا، أَمَا، ها"، جیسے"أَلَا بُعْدًا لِّلْقَوْمِ ثَمُوْدَ"(آگاہ ہو جاؤ! قوم ثمود کے لیے دوری ہے)۔
2. **حروفِ ایجاب**: جن سے جواب دیا جائے، وہ یہ ہیں:"نَعَمْ(ہاں)، بَلٰی(ہاں)، أَجَلْ(ہاں)، جِیْرِ، إِنَّ، إِیْ"، جیسے:"هلْ قَامَ زَيْدٌ؟"اس کے جواب میں کہا:"نَعَمْ"، یعنی"نَعَمْ قَامَ زَيْدٌ".
3. **حروفِ تفسیر**: جن سے پہلے قول اور معنٰی کی وضاحت کی جائے، وہ یہ ہیں:"أَيْ، أَنْ" جیسے"وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ"، أي أَهلَ الْقَرْيَةِ"(گاؤں والوں سے دریافت کرو) اور جیسے"وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَّاإِ بْرَاهِيْم"(اور ہم نے اس کو پکارا یعنی یہ کہا کہ اے ابراہیم!)
4. **حروفِ مصدر: جو فعل** یا اسم کو مصدر کے معنی میں کرتے ہیں:، جیسے مَا، أَنْ، أَنَّ مَا" اور"أَنْ"، فعل کو اور"أَنَّ"، جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کرتے ہیں، جیسے:"ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ" یعنی"بِرُ حْبِها"(زمین اپنی وسعت اور کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی) اور جیسے:"عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ"، یعنی"عَلِمْتُ قِيَامَكَ"(میں نے تمہارے کھڑے ہو جانے کو جانا)۔
5. **حروفِ تحضیض**: جن سے ابھارا اور ورغلایا جائے، وہ یہ ہیں:"أَلَّا، هلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا" جیسے"هلَّا تَقْرَأُ؟"(تم پڑھتے کیوں نہیں؟)
6. **حروفِ توقع**: وہ"قَدْ" ہے، جب ماضی پر داخل ہوتا ہے۔ تو تحقیق اور بے شک کے معنی میں ہوتا ہے اور ماضی کو حال سے قریب کرتا ہے اور مضارع پر داخل ہوتا ہے تو"کبھی" کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے:"قَدْ كَتَبَ" (تحقیق کہ لکھا ہے)"قَدْ يَكْتُبُ"(کبھی لکھتا ہے)۔

معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم موصول"مُبارَگا" حال اوست منصوب بالفتحہ لفظا، باز"مُبارَگا" صیغہ اسم مفعول تکیہ کردہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ است مرفوع محلا راجع بسوئے ذوالحال۔ (التبیان لابی البقاء: 280/1، اعراب القرآن درویش: 567/1)

7. **حروفِ استفہام:** جن سے سوال کیا جائے، وہ یہ ہیں: ''مَا، هَلْ، ہمزہ (أ)''، جیسے ''مَاتَفْعَلُ؟'' (کیا کرتے ہو؟) ''أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟'' (کیا زید کھڑا ہے؟)

8. **حروفِ ردع:** جس سے ڈرایا جائے اور ڈانٹا جائے، وہ ''کَلَّا'' ہے، جیسے: ''کَلَّا تَعْلَمُ، کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ''۔

9. **تنوین:** جو نون ساکن کی آواز دے اور نون تاکید خفیفہ نہ ہو۔ اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:۔ (1) **تنوین تمکن**، جیسے ''زَيْدٌ'' (2) **تنوین تنکیر**، جیسے: ''صَهٍ أَيْ:اُسْكُتْ سُكُوْناً مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا'' (کسی وقت نہ بولو، ہمیشہ خاموش رہو) اور اگر ''صَه'' کے آخر میں ساکن ہو تو اس کے معنی ''ابھی'' کے ہوتے ہیں، جیسے ''صَهْ'' ''أَيْ أُسْكُتِ السُّكُوْتُ الْآنَ'' (اس وقت خاموش رہو) (3) **تنوین عوض**، جیسے: ''يَوْمَئِذٍ یعنی يَوْمَ إِذْ کَا نَ کَذَا'' (اس وقت) (4) **تنوین مقابلہ**، جیسے: ''مُسْلِمَاتٍ''، اس میں تنوین ''مُسْلِمِيْنَ'' کے ''نون'' کے مقابلہ میں ہے۔ (5) **تنوین ترنم** جو شعر اور مصارع کے آخر میں ہوتی ہے۔ جیسے قول شاعر

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ   وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

(اے عاذلہ! ملامت، عتاب اور غصہ کو کم کر اور مجھ سے کہو کہ تم درست راہ پر ہو اور اگر درست راہ پر ہوں تو ملامت نہ کر) یہ تنوین اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔

10- **نون تاکید:** اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) نون ثقیلہ (نون مشددہ) (2) نون خفیفہ (نون ساکن) فعل مضارع کے آخر میں آتے ہیں: ''لَيَضْرِبَنَّ'' اور ''لَيَضْرِبَنْ''۔

11- **حرف زیادت:** جو زائد ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہو تو معنی نہ بگڑے، وہ یہ ہیں:۔ ''أِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کاف، باء، لام''، جیسے ''فَلَمَّا أَنْ جَا ءَ الْبَشِيْرُ'' (پس جب آیا خوشخبری دینے والا) میں اگر ''أَنْ'' نہ ہوتا تب بھی کوئی خرابی نہ ہوتی، اور جیسے: ''لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ'' (قسم ہے اس شہر کی) میں لا زائد ہے۔

12- **حروفِ شرط**: یہ دو حروف ہیں: ''أَمَّا، لَوْ'' اور ''أَمَّا'' تفسیر کے لیے آتا ہے، جیسے: ''فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِيْ النَّارِ'' (جولوگ بد بخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے) ''أَمَّا'' کے جواب میں ''ف'' ضرور آتی ہے۔ اور ''لَوْ'' اوّل کی نفی کی وجہ سے دوسرے کی نفی کرتا ہے، جیسے: ''لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا'' (اگر آسمان وزمین میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور خدا ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے) لیکن اور خدا نہیں ہیں لہٰذا فساد نہیں ہوا۔

13- **''لَوْلَا''**: اوّل کے وجود سے دوسرے کی نفی کرتا ہے، جیسے:۔''لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ'' (اگر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہلاک ہو جاتے)۔

14- **لام مفتوحہ**: تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے ''لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو'' (البتہ زید، عمرو سے افضل ہے)

15- وہ ''مَا'' جو معنی میں ''مَادَامَ'' (جب تک) کے ہے، جیسے ''أَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِيْرُ'' (جب تک امیر بیٹھا رہے گا میں کھڑا رہوں گا)

16- **حروفِ عطف**: وہ حروف جن سے دو چیزوں کو جوڑا جائے، وہ یہ ہیں:۔ ''وَ، فَ، ثُمَّ، حَتّٰى، إِمَّا، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ''، جیسے ''جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو، كَتَبَ حَامِدٌ فَعَمْرٌو، قَرَأَ خَالِدٌ ثُمَّ مَحْمُوْدٌ''

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: حروف تنبیہ میں ''أَلَا، أَمَا'' جملہ پر داخل ہوتے ہیں، خواہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ ہو، جب کہ ''هَا'' مفرد پر بھی داخل ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: حروف زیادت کا مطلب یہ ہے کہ اگر انہیں کلام سے حذف کیا جائے تو معنی میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ اس لیے انہیں حروف زیادت کہتے ہیں۔ اور حرف زیادت کا معنوی فائدہ کلام میں تاکید پیدا کرنا ہوتی ہے اور لفظی فائدہ تزیین کلام ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: ''أَيْ'' حرف تفسیر کا مدخول ماقبل کے لیے ترکیب میں عطف بیان یا بدل واقع ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۴: حروف تحضیض ہمیشہ کلام کے شروع میں آتے ہیں، اور فعل پر داخل ہوتے ہیں۔ حروف تحضیض فعل مضارع پر داخل ہوں تو برانگیختہ اور ابھارنے کے معنی میں آتے ہیں اور اگر فعل ماضی پر داخل ہوں تو زمانہ گذشتہ میں ترک کرنے والے فعل پر ملامت مقصود ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۵: حروف استفہام اور حروف شرط جملہ (خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ ہو) پر داخل ہوتے ہیں اور صدارت کلام کو چاہتے ہیں۔

فائدہ نمبر ا: تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:۔(1) تنوین تمکن: وہ تنوین ہے، جو اسم کے متمکن ہونے پر دال ہو۔اور یہ تنوین منصرف اور غیر منصرف میں فرق کے لیے لائی جاتی ہے، اس لیے اس کو تنوین صرف بھی کہتے ہیں۔(2) تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے، جو اسم کے نکرہ ہونے دلالت کرتی ہے۔یہ معرفہ اور نکرہ میں فرق کے لیے لائی جاتی ہے۔ 3۔ تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض میں لائی جاتی ہے، جیسے "حِيْنَئِذٍ" جو اصل میں "حِيْنَ إِذَ كَانَ كَذَا" تھا۔ 4۔ تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے، جیسے "مُسْلِمَاتٌ"۔یہ جمع مذکر سالم کے مقابلہ میں لائی جاتی ہے، اس لیے اسے تنوین مقابلہ کہتے ہیں۔ 5۔ تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جو اشعار کے آخر میں آواز کو خوبصورت بنانے کے لیے لائی جاتی ہے۔واضح رہے کہ اول الذکر چاروں تنوین اسم کیساتھ خاص ہیں اور آخری اسم اور فعل دونوں پر آتی ہے۔

سوالات

امثلہ ذیل میں حروف عاملہ کی قسمیں بتاؤ اور ترجمہ و ترکیب بھی کرو۔

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ، هٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا، أَمَا زَيْدٌقَائِمٌ، قَالُوا نَعَمْ، أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى، قُلْ إِيْ وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ، أَجَلْ إِنَّهُ قَائِمٌ، جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَيْ أَبُوْعَمْرٍو، ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ، أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ، عَجِبْتُ أَنْ ضَرَبَ زَيْدٌعَمْرواً، لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا، هَلَّا تُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، أَلَّاتَصُوْمُ رَمَضَانَ، لَوْمَا تَحُجُّ الْبَيْت، مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ، أَحَقٌّ هُوَ، هَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ، كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ، إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ، مَا مَنَعَكَ أَنْ لَّا تَسْجُدَ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، مَازَيْدٌبِقَائِمٌ، أَزَيْدٌعِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو، جَاءَنِيْ زَيْدٌثُمَّ عَمْرٌو، أَلَمْ أَقُلْ لَكَ، أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ، أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّى رَأْسَهَا، مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ، لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا[٣٧]۔

(٣٧) **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ:

" قُلْ "صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "إِي" حرف ایجاب بمعنی "نَعَمْ"۔ "وَ" قسمیہ جارہ "رَبِّ" مقسم بہ مجرور بالکسرہ تقدیراً و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "أُقْسِمُ" فعل است۔ "أُقْسِمُ" صیغہ مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "رَبِّ"

مضاف "ي" مضاف الیہ اوست مجرور محلا "إِنَّهُ لَحَقٌّ" جواب قسم است۔ "إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "ہ" ضمیر غائب اسمش مرفوع محلا راجع بسوئے "رَبِّ"۔ "لَ" تاکیدیہ "حَقٌّ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظاً۔(اعراب القرآن درویش:260/4،)

✍ لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا:

"لَوْلَا" تحضیضیہ مابعد جملہ محضضہ "إِذْ" اسم ظرف مفعول فیہ مقدم است منصوب محلاً مضاف "سَمِعْتُمُوهُ" جملہ بتاویل ہذا التركيب مضاف اليه مجرور محلاً ظرف متعلق "قُلْتُمْ" فعل مؤخر است "سَمِعْتُمُوهُ" صیغہ فعل ماضی معلوم "تُمْ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً "ہ" ضمیر غائب مفعول بہ است منصوب محلاً راجع بسوئے مذکور ما قبل "قُلْتُمْ" صیغہ فعل ماضی معلوم "تُمْ" ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً "مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا" جملہ مقولہ قول است "مَا" نافیہ غیر عاملہ "يَكُونُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "لَنَا" ظرف مستقر خبر مقدم است منصوب محلاً "لام" جارہ "نَا" ضمیر متکلم مع الغیر مجرور منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "جَازَ" ویا کہ "جَائِزاً" مقدر است بنابر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔ "أَنْ نَتَكَلَّمَ" جملہ بتاویل مصدر اسمش مؤخر اوست مرفوع محلاً "أَنْ" مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل "نَتَكَلَّمَ" صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا "ب" جارہ "هَذَا" اسم اشارہ مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "نَتَكَلَّمَ" فعل است۔ ویا کہ "يَكُونُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً فعل از افعال ناقصہ ملغی از عمل بمعنی "يَنْبَغِي"، "يَنْبَغِي" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراً "لام" جار "نَا" ضمیر متکلم مع الغیر مجرور منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "يَكُونُ" فعل است "أَنْ نَتَكَلَّمَ" جملہ بتاویل مصدر فاعلش مرفوع محلا الخ۔۔۔(اعراب القرآن درویش:581/6،اعراب القرآن صافی:240/18)

✍ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ:

"مَا" استفہامیہ بمعنی "أَيْ شَيْءٌ" مبتداء است مرفوع محلاً "هٰذِهِ" اسم اشارہ خبرش مرفوع محلاً موصوف ویا کہ مبدل منہ ویا کہ مبین "التَّمَاثِيلُ" مشار الیہ ویا کہ صفت است ویا کہ بدل است ویا کہ عطف بیان است، باز "التَّمَاثِيلُ" موصوف "الَّتِي" اسم موصول بمع صلہ خویش صفت است مرفوع محلاً "الَّتِي" اسم موصول "أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ" جملہ صلہ است "أَنْتُمْ" ضمیر مخاطبین مبتداء اوست مرفوع محلا "لام" جارہ "هَا" غائبہ مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "عَاكِفُونَ" شبہ فعل مؤخر است "عَاكِفُونَ" خبرش مرفوع بالواؤ لفظاً، باز "عَاكِفُونَ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا۔ (اعراب القرآن درویش:326/6)

✍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ:

''إِنْ''نافیہ غیر عاملہ ''أَنْتُمْ''ضمیر مخاطبین مبتداء است مرفوع محلاً ''إِلَّا''استثنائیہ ملغی از عمل ''مُفْتَرُونَ'' مستثنی مفرغ خبرش مرفوع بالواؤ لفظاً۔

✍ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ:

''لَيْسَ''فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''كَمِثْلِهِ''خبرش مقدم منصوب محلاً ''كَ''زائدہ جارہ ''مثل''مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب محلاً جار مجرور مستغنی از متعلق است ''شَيْءٌ''اسمش مؤخر او ست مرفوع بالضمہ لفظاً۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔لَيْسَ شَيْءٌ مِثْلَه)۔۔۔ویا کہ ''لَيْسَ''فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''كَمِثْلِهِ''ظرف مستقر خبرش منصوب محلاً ''كَ''جارہ ''مثل''زائد ''ہ''ضمیر مجرور و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ''ویا کہ ''ثَابِتاً''مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔شَيْءٌ''اسمش مؤخر او ست مرفوع بالضمہ لفظاً۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ لَيْسَ كَهُوَ شَيْء)۔۔۔ویا کہ ''لَيْسَ''فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''كَمِثْلِهِ''ظرف مستقر خبرش منصوب محلاً ''کاف'' جارہ ''مِثْلِ''بمعنی ''مَثَلَ''مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''ثَبَتَ''ویا کہ ''ثَابِتاً''مقدر است بنا بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔باز ''مَثَلَ''مضاف ''ہ''ضمیر غائب مضاف الیہ او ست مجرور محلا راجع بسوئے اللہ کہ منقوش است بر دل مؤمناں ''شَيْءٌ''اسمش مؤخر او ست مرفوع بالضمہ لفظاً۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔لَيْسَ مِثْلُ صِفَتِهِ تَعَالَى شَيْءٌ مِنَ الصِّفَاتِ الَّتِي لِغَيْرِهِ) (التبیان لابی البقاء: الدر المصون:544/9،اعراب القرآن درویش:16/9)

✍ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى:

''كَلَّا''ردع و زجر عند سیبویہ والزمخشری ویا کہ بمعنٰی ''حقًّا''عند الکسائی ویا کہ بمعنی ''ألا''استفتاحیہ عند ابی حیان۔ویا کہ حرف تنبیہ عند الکواشی ویا کہ ''كَلَّا''حرف ردع و تنبیہ عند الزجاج ''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''الْإِنْسَانَ''اسمش منصوب بالفتحہ لفظاً ''لَيَطْغَى''جملہ خبرش مرفوع محلاً ''لَ''تاکید ''يَطْغَى''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراً ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم ''إِنَّ''۔(اعراب القرآن درویش:529/10)

✍ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ:

''ف''استئنافیہ ''لَمَّا''ظرفیہ حینیہ متضمن معنی شرط ''أَنْ''زائدہ ''جَاءَ''صیغہ فعل ماضی معلوم شرطش مجزوم محلا ''الْبَشِيرُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً ''أَلْقَاهُ''جملہ جزائش مجزوم محلا ''أَلْقَاهُ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''الْبَشِيرُ''ویا کہ ''یعقوب علیہ السلام''۔''ہ''ضمیر غائب مفعول بہ او ست منصوب محلا راجع بسوئے ''قَمِيْصِ''، ''عَلَى''جارہ ''وَجْهِ''مجرور بالکسرہ و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''أَلْقَاهُ''فعل است باز ''وَجْهِ''مضاف ''ہ''ضمیر غائب مضاف الیہ او ست مجرور محلا راجع بسوئے یعقوب (علیہ السلام)۔(اعراب القرآن صافی:63/13)

✍ أَحَقٌّ هُوَ:

''أَ''استفہامیہ مابعد جملہ مستفہمہ ''حَقٌّ'' خبر مقدم او ست مرفوع بالضمہ لفظاً ''هُوَ'' مبتداء مؤخر او ست مرفوع محلا راجع بسوئے مذکور ما قبل۔

✍ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ:

''مَا''استفهامیہ بمعنی ''أَيُّ شَيْءٍ''مبتداء است مرفوع محلاً''مَنَعَكَ''جملہ خبرش مرفوع محلاباز''مَنَعَكَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ماضی ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مبتداء''كَ''ضمیرخطاب مفعول بہ اوست منصوب محلاً''أَلَّا تَسْجُدَ''جملہ بتاویل مصدر مفعول ثانی است منصوب محلاً''أَنْ'' مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل''لَا''زائدہ غیر عاملہ''تَسْجُدَ'' صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحۃ لفظاً ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاً۔(اعراب القرآن درویش:310/3)

✍ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ:

''أَمْ''عاطفہ منقطعہ بمعنی''بَلْ''کہ تقدیرش''بَلْ يَقُوْلُوْنَ''باشد۔ویاکہ''أَمْ''عاطفہ متصلہ''يَقُولُونَ''معطوف،معطوف علیہ محذوف کہ تقدیرش'' أَيُقِرُّوْنَ بِهِ أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرَاهُ''باشد۔ویاکہ''أَمْ''بمعنی''واؤ''کہ تقدیریش''وَيَقُوْلُوْنَ افْتَرَاهُ''باشد۔''يَقُولُونَ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی''وَ''ضمیربارزفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورین ماقبل''افْتَرَاهُ''جملہ مقولہ قول است''افْتَرَاهُ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورماقبل''هُ''ضمیرغائب مفعول بہ اوست منصوب محلاراجع بسوئے مذکورماقبل۔(الدر المصون:204/6،اعراب القرآن درویش:248/4)

✍ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ:

''مَا''نافیہ غیرعاملہ''كُنَّا''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبراسم وخبرخویش می طلبد''نَا''ضمیربارزاسمش مرفوع محلا ''لِنَهْتَدِيَ''ظرف مستقرخبرش منصوب محلاباز''لام''جارہ''نَهْتَدِيَ''جملہ بتقدیر''أَنْ''بتاویل مصدر مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہ غیرصریح،جار مجرورمتعلق بہ''ثَبَتْنَا''ویاکہ''ثَابِتِيْنَ''مقدراست بناء براختلاف مذہبین الخ۔۔۔ باز''أَنْ''مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل''نَهْتَدِيَ''صیغہ فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاًضمیردرو مستترفاعلش مرفوع محلا''لَوْلَا''حرف امتناع از برائے انتفائے ثانی بسبب انتفائے اول شرطیہ''أَنْ هَدَانَا''جملہ بتاویل مصدر مبتداءاست مرفوع محلابرائے خبرمحذوف کہ''مَوْجُوْدٌ''باشد،باز''أَنْ''مصدریہ''هَدَانَا'' صیغہ فعل ماضی معلوم''نَا''ضمیرمتکلم مفعول بہ مقدم است منصوب محلا''اللّٰہ''فاعلش مؤخراست مرفوع بالضمہ لفظاً''مَوْجُوْدٌ''خبرش مرفوع بالضمہ لفظاً،باز''مَوْجُوْدٌ''صیغہ اسم مفعول الخ۔۔۔جواب محذوف کہ دال است براُوجملہ متقدمہ۔(اس صورت میں تقدیرعبارت یوں ہوگی۔''لَوْلَا هِدَايَةُ اللّٰهِ لَنَا مَوْجُوْدَةٌ مَّا اهْتَدَيْنَا أَوْ لَشَقَيْنَا''یا''لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ.'')۔(اعراب القرآن درویش:355/3،اعراب القرآن صافی:413/8،التبیان لابی البقاء:569/1)

✍ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا:

1- ''لَوْ''شرطیہ امتناعیہ''كَانَ''صیغہ فعل ماضی معلوم فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبراسم وخبرخویش می طلبد''فِيهِمَا''ظرف مستقرخبرمقدم مرفوع محلا''فِي''جارہ''هِما''ضمیرغائبین مجرورومنصوب محلاًمفعول بہ غیرصریح راجع بسوئے''أرض وسماء''جار مجرورمتعلق بہ''وُجِدَا''ویاکہ''مَوْجُوْدَانِ ''مقدراست بنابراختلاف مذہبین الخ۔۔۔''آلِهَةٌ''اسمش مؤخرش مرفوع بالضمہ لفظاًموصوف''إِلَّا''بمعنی''غيرُ''صفتیہ مضاف لفظ''اللّٰہ''مضاف الیہ است مجرور ومرفوع خواندہ شد باعراب''إِلَّا''،''لام'' ابتدائیہ تاکیدیہ جواب''لَوْ''،''فَسَدَتَا''لامحل لہامن الاعراب''فَسَدَتَا''صیغہ فعل ماضی معلوم''الف''ضمیربارز فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے''ارض وسماء ''۔(اعراب القرآن درویش:295/6،التبیان لابی البقاء:519/2)

اعرابِ مستثنٰی

مستثنٰی: وہ لفظ ہے جو ''إِلَّا، غَيْرَ، سِوٰی، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَاخَلاَ، مَاعَدَا، لَيْسَ''
اور''لَایَكُوْنُ'' کے بعد مذکور ہو، جیسے: ''جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا''، مستثنٰی کے معنی ہیں علیحدہ کیا ہوا، جس سے علیحدہ کیا جاتا ہے اس کو ''مستثنٰی منہ'' کہتے ہیں اور جس حرف سے علیحدہ کیا جائے اس کو ''حرف استثناء'' کہتے ہیں ۔ مستثنٰی سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس سے پہلے جو حکم ہے یہ اس سے خارج ہے۔

2- ویا کہ ''لَوْ'' شرطیہ غیر جازمہ ''کَانَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد ''فِيهِمَا'' ظرف مستقر خبر مقدم مرفوع محلا ''فِي'' جارہ ''هِما'' ضمیر غائبین مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے ''أرض وسماء'' جار مجرور متعلق بہ ''وُجِدَا'' ویا کہ ''موجودانِ'' مقدر است بنابراختلاف مذہبین الخ۔۔۔ ''آلِهَةٌ'' اسمش مؤخرش مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف ''إِلَّا'' بمعنٰی ''غیرُ'' صفتیہ مضاف لفظ ''الله'' مضاف الیہ است مجرور ومرفوع خواندہ شد باعراب ''إِلَّا''، ''لام'' ابتدائیہ تاکیدیہ جواب ''لَوْ''، ''فَسَدَتَا'' لامحل لہا من الاعراب ''فَسَدَتَا'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''الف'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''أرض وسماء''۔(اعراب القرآن صافی:17/17)

3- ویا کہ ''لَوْ'' شرطیہ غیر جازم ''کَانَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم تامہ ''فِي'' جارہ ''هِما'' ضمیر غائبین مجرور ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے ''أرض وسماء'' جار مجرور متعلق بہ ''کَانَ'' فعل است۔ ''آلِهَةٌ'' فاعل مؤخرش مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف ''إِلَّا''، بمعنٰی ''غیرُ'' صفتیہ مضاف لفظ ''الله'' مضاف الیہ است مجرور ومرفوع خواندہ شد باعراب ''إِلَّا''، ''لام'' ابتدائیہ تاکیدیہ جواب ''لَوْ''، ''فَسَدَتَا'' لامحل لہا من الاعراب ''فَسَدَتَا'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''الف'' ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''ارض وسماء ''۔(اعراب القرآن صافی:17/17)

الْمُرَادُ مِنَ الْآيَةِ نَفْيُ الْآلِهَةِ الْمُتَعَدِّدَةِ، وَإِثْبَاتُ الْإِلٰهِ الْوَاحِدِ الْفَرْدِ، وَلَا يَصِحُّ الْاسْتِثْنَاءُ بِالنَّصْبِ لِأَنَّ الْمَعْنَى حِيْنَئِذٍ: «لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ، لَيْسَ اللهُ فِيهِمْ، لَفَسَدَتَا وَذٰلِكَ يَقْتَضِيْ أَنَّه لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ فِيْهِمُ اللهُ لَمْ تَفْسدَا وَهٰذَا ظَاهِرُ الْفَسَادِ، وَكَذٰلِكَ لَا يَصِحُّ أَن يُّعَرَّبَ لَفْظُ الْجَلَالَةِ بَدَلًا مِّنْ آلِهَةٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَصِحَّ الْاسْتِثْنَاءُ فَلَا تَصِحُّ الْبَدَلِيَّةُ.

قَالَ الْعَلَّامَةُ أَبُوالْبَقَاء رَحِمَه اللهُ: وَلَا يَجُوزُ النَّصْبُ عَلَى الِاسْتِثْنَاءِ لِوَجْهَيْنِ ; أَحَدُهُمَا: أَنَّهُ فَاسِدٌ فِي الْمَعْنَى ; وَذٰلِكَ أَنَّكَ إِذَا قُلْتَ: لَوْ جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا لَقَتَلْتُهُمْ - كَانَ مَعْنَاهُ أَنَّ الْقَتْلَ لِكَوْنِ زَيْدٍ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَوْ نَصَبْتَ فِي الْآيَةِ لَكَانَ الْمَعْنَى إِنَّ فَسَادَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ امْتَنَعَ لِوُجُودِ اللهِ تَعَالٰى مَعَ الْآلِهَةِ، وَفِي ذٰلِكَ إِثْبَاتُ إِلٰهٍ مَعَ اللهِ. وَإِذَا رَفَعْتَ عَلَى الْوَصْفِ لَا يَلْزَمُ مِثْلُ ذٰلِكَ ; لِأَنَّ الْمَعْنَى: لَوْ كَانَ فِيهِمَا غَيْرُ اللهِ لَفَسَدَتَا. وَالْوَجْهُ الثَّانِي: أَنَّ آلِهَةً هُنَا نَكِرَةٌ ; وَالْجَمْعُ إِذَا كَانَ نَكِرَةً لَمْ يُسْتَثْنَ مِنْهُ عِنْدَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ ; لِأَنَّهُ لَا عُمُومَ لَهُ بِحَيْثُ يَدْخُلُ فِيهِ الْمُسْتَثْنَى لَوْلَا الِاسْتِثْنَاءُ.(التبیان لابی البقاء:519/2)

اس کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) متصل (۲) منقطع

1- **مستثنٰی متصل:** وہ مستثنٰی ہے جو مستثنٰی منہ میں داخل ہو، اور بذریعہ "إِلَّا" کے آنے سے خارج کیا گیا ہو، جیسے "جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا" (قوم آئی سوائے زید کے) زید قوم میں داخل تھا، بذریعہ "إِلَّا" کے آنے سے نکال دیا گیا۔

2- **مستثنٰی منقطع:** وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنٰی منہ میں داخل نہ ہو "جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا" (قوم آئی سوائے گدھے کے) گدھا قوم میں شامل نہیں ہے۔

اقسامِ اعراب مستثنٰی

اول: منصوب: یہ اعراب چند صورتوں میں ہوگا۔

(1)۔۔۔ جب مستثنیٰ "إِلَّا" کے بعد ہو اور کلام موجَب میں ہو یعنی اس سے پہلے حرف نفی اور نہی اور استفہام نہ ہو، جیسے "جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا خَالِدًا"۔

(2)۔۔۔ کلام موجب میں نہ ہو مگر مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، جیسے: "مَاجَاءَ إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ" (زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا)

(3)۔۔۔ مستثنیٰ منقطع ہو، جیسے: "جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا كَلْباً"۔

(4)۔۔۔ "خَلَا" اور "عَدَا" کے بعد ہو (بعض نحویوں کے نزدیک ان کے بعد مجرور ہوگا، مگر اکثر کے نزدیک منصوب ہوگا) جیسے "جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا"۔

(5)۔۔۔ "مَا، خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ" اور "لَا يَكُوْنُ" کے بعد ہو، جیسے: "جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلَا زَيْدًا، وَلَيْسَ زَيْدًا، وَلَا يَكُوْنُ زَيْدًا"۔

دوم: نصب پڑھنا بھی جائز اور ماقبل سے بدل ڈالنا بھی جائز، یہ اس وقت ہوگا جب مستثنی "إِلَّا" کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ پر مقدم نہ ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے "مَاجَاءَ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا" اور "زَيْدٌ" کو نصب استثناء کی وجہ سے اور رفع "اَحَدٌ" سے بدل کی وجہ سے ہے۔

سوم: عامل کے اعتبار سے اعراب ہوگا، اگر عامل رافع ہے تو رفع ہوگا اور اگر عامل ناصب ہو تو نصب ہوگا اور اگر عامل جار ہے تو جر ہوگا، یہ اس وقت ہے جب کہ مستثنیٰ "إِلَّا" کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: "مَاجَا ءَ أَلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَ يْدٍ".

چہارم: مجرور ہوگا جب "غَيْرَ، سِوَى" کے بعد ہو، جیسے: "جَا ءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْداً".

"حَاشَا" کے بعد اختلاف ہے، اکثر نحات کے نزدیک مجرور ہوگا، مگر بعض کے نزدیک منصوب ہوگا، جیسے "جَاءَنِيْ الْقَوْمُ غَيْرَزَيْدٍ وَسِوَى زَيْدٍ سِوَاءَ زَيْدٍ وَحَاشَازَيْدٍ".

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ لفظ "غَيْرُ" کا اعراب تمام مذکورہ صورتوں میں "إِلَّا" کے مستثنی کے اعراب کی طرح ہوں گے، جیسے "جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَزَيْدٍ وَغَيْرَحِمَارٍ وَمَاجَاءَنِيْ غَيْرَزَيْدٍ الْقَوْمُ وَمَاجَاءَنِيْ أَحَدٌغَيْرُزَيْدٍ وَغَيْرَزَيْدٍ وَمَاجَاءَنِيْ غَيْرُزَيْدٍ وَمَارَأَيْتُ غَيْرَزَيْدٍ وَمَامَرَرْتُ بِغَيْرِزَيْدٍ".

یہ بات بھی ذہن نشیں رکھیں کہ لفظ "غَيْرَ" کو صفت کے وضع کیا گیا ہے اور کبھی استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے، جس طرح "إِلَّا" استثناء کے لیے وضع کیا گیا ہے، لیکن کبھی صفت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا-" یعنی "غَيْرَاللهِ" اور اسی طرح "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهَ" بھی ہے۔

سوالات

امثلہ ذیل میں مستثنی کی قسمیں اور اس کے اعراب بتاؤ اور ترجمہ و ترکیب بھی کرو۔

سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ، إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ إِلَّا آلَ لُوطٍ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ، وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ، فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ الَّذِي خَلَقَنِي، إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْآنٌ مُبِينٌ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ, لَارَجُلَ فِي الدَّارِإِلَّا زَيْدٌ, فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا[٣٨].

---

[٣٨] **چند حل شدہ مثالیں:**

✍ ''سَجَدَ''صیغہ فعل ماضی معلوم''الْمَلَائِکَةُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً مستثنیٰ منہ''إِلَّا''استثنائیہ ناصبہ مستثنیٰ متصل درکلام موجب''إِبْلِيسَ''،مستثنیٰ است منصوب بالفتحہ لفظاً۔ویاکہ''إِلَّا''استثنائیہ ناصبہ مستثنیٰ منقطع''إِبْلِيسَ''،مستثنیٰ است منصوب بالفتحہ لفظاً۔
(البحر المحیط:247/1، تفسیر النسفی:80/1)

✍ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُجْرِمِينَ إِلَّا آلَ لُوطٍ:

''إِنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد''نَا''ضمیر متکلم اسمش منصوب محلاً''أُرْسِلْنَا''جملہ خبرش مرفوع محلاً''أُرْسِلْنَا''صیغہ فعل ماضی مجہول''نَا''ضمیر متکلم مفعول مالم یسم فاعلہ اوست مرفوع محلاً''إِلَى''جارہ''قَوْمٍ''مجرور بالکسرہ لفظاومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''أُرْسِلْنَا''،فعل است''قَوْمٍ''موصوف''مُجْرِمِينَ''صفت است مجرور بالیاء لفظًا،''مُجْرِمِينَ''صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً مستثنیٰ''إِلَّا''استثنائیہ ناصبہ متصل درکلام موجب''آلَ''،مستثنیٰ است منصوب بالفتحہ مضاف''لَوْطٍ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظاً۔ویاکہ''إِلَّا''استثنائیہ ناصبہ مستثنیٰ منقطع''آلَ''،مستثنیٰ است منصوب بالفتحہ مضاف''لَوْطٍ''مضاف الیہ اوست مجرور بالکسرہ لفظًا۔(اعراب القرآن درویش:248/5،اعراب القرآن صافی:255/14)

✍ '' فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ '':

''فَ''عاطفہ''أَنْجَيْنَاهُ''جملہ معطوفہ جملہ معطوفہ علیہا محذوف کہ''حَلَّ عَلَيْهِمِ الْعَذَابُ''باشد،''أَنْجَيْنَاهُ''صیغہ فعل ماضی معلوم''نَا''ضمیر متکلم فاعلش مرفوع محلاً''ہ''،ضمیر غائب مفعول بہ اوست منصوب محلاراجع بسوئے مذکور ماقبل''واؤ''عاطفہ''أَهْلَهُ''،معطوف''ہ''ضمیر منصوب متصل معطوف علیہ باشد۔ویاکہ''واؤ''بمعنی''مع''،''أَهْلَ''مفعول معہ اوست منصوب بالفتحہ لفظاً مستثنیٰ منہ مضاف''ہ''ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاً''إِلَّا''استثنائیہ ناصب مستثنیٰ متصل درکلام موجب''امْرَأَتَ''،مستثنیٰ است منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف''ہ''ضمیر غائب مضاف الیہ مجرور محلاراجع بسوئے مذکور ماقبل۔(اعراب القرآن درویش:398/3)

✍ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ:

''و''کہ حالش از ماقبل معلوم خواہد شد''مَا''نافیہ غیر عاملہ''كَانَ''صیغہ ماضی معلوم فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد''جَوَابَ''،خبر مقدم اوست منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف''قَوْمِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا باز''قَوْمِ''مضاف''ہ''،ضمیر غائب مضاف الیہ اوست مجرور محلاراجع بسوئے مذکور ماقبل''إِلَّا''ادات حصر''قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ''جملہ بتاویل مصدر اسمش مؤخر اوست مرفوع محلاً''أَنْ''مصدریہ ناصبہ ناصبۃ المستقبل''قَالُوا''صیغہ فعل ماضی معلوم''واؤ''ضمیر غائب فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے مذکورین ماقبل''أَخْرِجُوهُمْ''مقولہ قول است''أَخْرِجُوا''صیغہ فعل امر حاضر معلوم''واؤ''ضمیر مخاطب فاعلش مرفوع محلاً''هُمْ''ضمیر غائبین مفعول بہ اوست منصوب محلاراجع بسوئے مذکورین ماقبل''مِنْ''جارہ''قَرْيَتِ''مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ''أَخْرِجُوهُمْ''،فعل است''قَرْيَتِ''مضاف''كُمْ''،ضمیر مخاطبین مضاف اوست مجرور محلاً۔(اعراب القرآن درویش:397/3،اعراب القرآن صافی:466/8)

✍ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ الَّذِي خَلَقَنِي:

اقسام اعراب مستثنیٰ

الف۔۔۔۔نصب واجب		
نمبر شمار	قاعدہ	مثال
1	اگر مستثنیٰ متصل "إِلَّا" کے بعد کلام موجب میں ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے	جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا
2	اگر کلام غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کیا جائے تو منصوب	مَاجَاءَنِيْ إِلَّا

"فَ" تعلیلیہ "إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "هُمْ" ضمیر غائبین اسمش منصوب محلا راجع بسوئے مذکورین ماقبل "عَدُوٌّ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا موصوف "لِي" ظرف مستقر صفت اوست مرفوع محلا "ل" جارہ "ي" ضمیر متکلم مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "ثَابِتٌ" شبہ فعل مقدر است باز "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف "إِلَّا" استثنائیہ ناصب مستثنیٰ منقطع "رَبَّ" مستثنیٰ است منصوب بالفتحہ لفظًا موصوف ویا کہ مبدل منہ، ویا کہ مبین مضاف "الْعَالَمِينَ" مضاف الیہ اوست مجرور بالیاء لفظًا "الَّذِي" صفت ویا کہ بدل ویا کہ عطف بیان اوست منصوب محلا۔ ویا کہ "الَّذِي" خبرش مرفوع محلا برائے مبتداء محذوف کہ "هو" باشد، "هو" ضمیر غائب مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے "رَبَّ"، "الَّذِي" اسم موصول بمع صلہ صفت خویش خبرش مرفوع محلا باز "الَّذِي" اسم موصول "خَلَقَنِي" جملہ صلہ یا صفت اوست "خَلَقَ" صیغہ فعل ماضی معلوم "ن" وقایہ "ي" ضمیر متکلم مفعول بہ اوست منصوب محلا۔ (اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ لَكِنْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ لَيْسَ بِعَدُوٍّ لِّيْ)۔ ویا کہ "ف" تعلیلیہ "إِنَّ" حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "هُمْ" ضمیر غائبین اسمش منصوب محلا راجع بسوئے مذکورین ماقبل "عَدُوٌّ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا موصوف مستثنیٰ منہ "لِي" ظرف مستقر صفت اوست مرفوع محلا "ل" جارہ "ي" ضمیر متکلم مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ "ثَابِتٌ" شبہ فعل مقدر است باز "ثَابِتٌ" صیغہ اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔ "إِلَّا" استثنائیہ ناصب مستثنیٰ متصل (لأَنَّهُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اللهَ تَعَالَى وَالْأَصْنَامَ) درکلام موجب "رَبَّ" مستثنیٰ است منصوب بالفتحہ لفظًا الخ۔۔۔(الدر المصون: 530/8، اعراب القرآن درویش: 87/7، اعراب القرآن صافی: 86/19)

✍ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ:

"إِنْ" نافیہ "هُوَ" ضمیر غائب مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے مذکور ما قبل "إِلَّا" ادات حصر "ذِكْرٌ" خبرش مرفوع بالضمہ لفظًا "واؤ" عاطفہ "قُرْآنٌ" معطوف "ذِكْرٌ" معطوف علیہ باز "قُرْآنٌ" موصوف "مُبِينٌ" صفت مرفوع بالضمہ لفظًا، باز "مُبِينٌ" اسم فاعل تکیہ کردہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف۔ (اعراب القرآن درویش: 228/8، اعراب القرآن صافی: 30/23)

	ہو گا	زَیْداً أَحَدٌ
3	مستثنٰی منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِی الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا
4	”خَلَا “اور” عَدَا“ کے بعد اکثر علماء کے نزدیک مستثنٰی منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا
5	”مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ“ اور ”لَا یَکُوْنُ“ کے بعد بھی مستثنٰی منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِی الْقَوْمُ مَا خَلَا زَیْدًا مَا عَدَا زَیْدًا

ب۔۔۔۔نصب اوربدل دونوں جائز

نمبر شمار	قاعدہ	مثال
6	جو مستثنٰی ”إِلَّا “ کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور اسکا مستثنٰی منہ مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں ایک بطور مستثنٰی ہوتا ہے۔	مَاجَاءَنِیْ أَحَدٌ إِلَّا زَیْدًا
7	دوسرے یہ کہ مستثنٰی منہ سے بدل ہوتا ہے، جو اعراب مستثنٰی منہ کا ہوتا ہے وہی مستثنٰی کا بھی ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِیْ أَحَدٌ إِلَّا زَیْدٌ

ج۔۔۔۔اعراب بحسبِ العوامل

نمبر شمار	قاعدہ	مثال
8	اگر مستثنٰی مفرغ(مستثنی منہ مذکور نہ ہو)کلام غیر موجب میں واقع ہو تو الاوالے مستثنٰی کا اعراب عامل کے مطابق ہو گا۔	مَاجَاءَنِیْ إِلَّا زَیْدٌ ، مَا رَأَیْتُ إِلَّا زَیْدًا مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَیْدٍ

د۔۔۔جر واجب		
نمبر شمار	قاعدہ	مثال
9	لفظ "غَیْرَ، سِوَی، سِوَا "اور "حَاشَا" کے بعد مستثنیٰ واقع ہو تو مجرور ہوگا۔	جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ سِوَاءَ زَیْدٍ سِوَی زَیْدٍ

حکایات ذیل کا اردو ترجمہ کرو اور ترکیب بھی کرو، اور پڑھے ہوئے قواعد ان میں جاری کرو، اور ان پر اعراب لگاؤ۔

حل شدہ :

اَلحِکَایَۃُ/۱

کَانَ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ أَدْهَمَ یَحْفَظُ کَرَمًا فَمَرَّ بِهِ جُنْدِیٌّ فَقَالَ:أَعْطِنَا مِنْ هٰذَا الْعِنَبِ، فَقَالَ: مَا أَمَرَنِیْ بِهِ صَاحِبُهُ، فَأَخَذَ یَضْرِبُهُ بِسَوْطِهِ، فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَقَالَ: اضْرِبْ رَأْساً عَصَی اللّٰهَ، فَأَعْجَزَالرَّجُلُ وَمَضٰی.
فَالَ إِفْعَاعِیْلُ عْلُ أَفْعَلَ یَفْعَلُ فَعَلاً فَفَعَلَ بِهِ فُعْلِیٌّ فَفَالَ أَفْعِنَا مِنْ هٰذَا الْفِعَلِ فَفَالَ مَا فَعَلَنِیْ بِهِ فَاعِلُهُ فَفَعَلَ یَفْعِلُهُ بِفَعْلِهِ فَفَعْلَلَ فَعْلَهُ وَفَالَ افْعِلْ فَعْلاً فَعَی الْعَالَ فَأَفْعَلَ الْفَعُلُ وَفَعَا.

ترجمہ: ایک مرتبہ ابراہیم بن ادہمؒ انگوروں کے باغ کی نگرانی کر رہے تھے تو ان کے پاس سے ایک سپاہی گذرا۔اس نے ابراہیم بن ادہمؒ سے کہا کہ ہمیں کچھ انگور دے دیجئے۔ابراہیم بن ادہمؒ نے کہا مجھے باغ کے مالک نے اس کی اجازت نہیں دی۔ توسپاہی نے ابراہیم بن ادہمؒ کو اپنے کوڑے کیساتھ مارنا شروع کیا۔ابراہیم بن ادہمؒ نے سپاہی کے سامنے اپنا سر جھکایا اور کہا کہ اس سر کو مارو جس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی ہے تو سپاہی عاجز آگیا اور وہاں سے چل گیا۔

"کَانَ" فعل ازافعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر اسم وخبر خویش می طلبد "إِبْرَاهِیْمُ" اسمش مرفوع بالضمہ لفظا موصوف "بْنُ" صفت اوست مرفوع بالضمہ لفظا مضاف "أَدْهَمَ" مضاف الیہ است مجرور بالفتحہ لفظا "یَحْفَظُ کَرَمًا" جملہ خبرش مرفوع محلا "یَحْفَظُ" صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے اسم "کَانَ"، "کَرَمًا" مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظا "ف"---"مَرَّ" صیغہ فعل ماضی معلوم "ب" جارہ "ہ" ضمیر غائب مجرور ومنصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ "مَرَّ" فعل

است ''جُنْدِيٌّ'' فاعلش مؤخرش مرفوع بالضمہ لفظا'' ف'' تفریعیہ ''قَالَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے ''جُنْدِيٌّ''، ''أَعْطِنَا'' جملہ مقولہ قول است، ''أَعْطِ'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا ''نا''، ضمیر متکلم مفعول بہ است منصوب محلا ''مِنْ'' جارہ'' هٰذَا'' اسم اشارہ مجرور ومنصوب محلامفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''أَعْطِنَا'' است۔ ''هٰذَا'' اسم اشارہ موصوف ویاکہ مبدل منہ ویاکہ مبین ''الْعِنَبِ'' مشارالیہ صفت ویاکہ بدل ویاکہ عطف بیان است ''ف'' تفریعیہ ''قال'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے ''ابراهیم'' ''ما أمرني'' جملہ مقولہ قول است ''ما'' نافیہ ''اِمر'' صیغہ فعل ماضی معلوم ''ن'' وقایہ ''ی'' ضمیر متکلم مفعول است منصوب محلاً ''ب'' جارہ ''ہ'' ضمیر غائب مجرور منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور متعلق بہ ''أمرنی'' فعل است ''صاحب'' فاعل مؤخر است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''ہ'' ضمیر مضاف الیہ است مجرور محلاً ''ف'' تفریعیہ ''أخذ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے ''جنديٌّ'' ''یضربه بسوطه'' جملہ مفعول بہ است منصوب محلاً ''یضرب'' صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظًا ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے ''جندي'' ''ہ'' ضمیر غائب مفعول بہ است منصوب محلاًراجع بسوئے ابراهیم ''ب'' جارہ ''سوط'' مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح جارو مجرور متعلق بہ ''یضرب'' فعل است باز'' سوط'' مضاف ''ہ'' ضمیر غائب مضاف الیہ است مجرور محلاراجع بسوئے ''جندي'' ''ف'' تفریعیہ ''طأطأ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاراجع بسوئے ''جندي'' ''رأس'' مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ''ہ'' ضمیر غائب مضاف الیہ است مجرور محلاً راجع بسوئے ''ابراهیم'' ''قال'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً راجع بسوئے ابراہیم ''اضرب رأسًا عصى الله'' جملہ مقولہ قول است ''اضرب'' صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاً مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظًا موصوف ''عصى الله'' جملہ صفت است منصوب محلاً ''عصى'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاًراجع بسوئے موصوف لفظ الله مفعول بہ است منصوب بالفتحہ لفظًا۔

''ف'' تفریعیہ ''أعجز'' صیغہ فعل معلوم ''هو'' ضمیر درو مستتر ضمیر غائب فاعلش مرفوع بالضمہ محلاً فعل با فاعل جملہ معطوف علیہ ''و'' حرف عاطف ''مضى'' جملہ معطوف ''مضى'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلاًراجع بسوئے ''جندي''

الحكاية/٢

سمعت الجنيد يقول: دخلت يوما على السرى وهو يبكى، فقلت له: وما يبكيك؟ فقال:جاءتنى البارحة الصبية فقالت: ياأبى هذه ليلة حارة وهذا الكوز أعلقه ههنا، ثم غلبتنى عيناي، فنمت فرأيت جارية حسناء قد نزلت من السماء، فقلت: لمن أنت؟ فقالت:أنا لمن لايشرب الماءالمبرد فى الكيزان، فتناولت الكوز فضربت به الأرض فكسرته.

الحكاية/٣

مر بشر ببعض الناس، فقالوا: هذا الرجل لاينام الليل كله، ولا يفطر إلا فى كل ثلاثة أيام مرة، فبكى بشر، فقيل له: لم تبكى؟ فقال:إنى لا أذكر أنى سهرت ليلة كاملة ولا أنى صمت يوما ولم أفطر من ليلته.

الحكاية/٤

سئل أبو زيد، بأى شىء وجد المعرفة؟ فقال: ببطن جائع وبدن عار.

الحكاية/٥

سمعت حاتم الأصم يقول: ما من صباح إلا والشيطان يقول لى: ما ذا تاكل؟ وما ذا تلبس؟ وأين تسكن؟ فأقول: أكل الموت وألبس الكفن وأسكن القبر.

الحكاية/٦

حكى عن حاتم الأصم أنه قال: كنت فى بغض الغزوات فأخذنى تركى، فاضجعنى للذبح، فلم يشعل به قلبى، بل كنت أنظر ماذا يحكم الله تعالى فى فبينما هو يطلب السكين من خفه أصابه سهم فقتله وطرحه عنى فقمت سالما.

الحكاية/٧

كان الجند يدخل كل يوم حانوته، ويسبل الستر ويصلى اربع مائة ركعة ، ثم يعود إلى بيته.

الحكاية/٨

مات صديق لحمدون وهو عند رأسه، فلما مات أطفا حمدون السراج، فقالوا له: فى هذا الوقت يزاد فى السراج الدهن، فقال لهم: الى هذا الوقت كان الدهن له، ومن هذا الوقت صار الدهن للورثة.

الحكاية/٩

كان أبوالحسين النورى يخرج كل يوم من داره، ويحمل الخبز معه، ثم يتصدق به فى الطريق، ويدخل مسجدا يصلى فيه إلى قريب من الظهر، ثم يخرج يفتح باب حانوته ويصوم، فكان أهله يتوهمون أنه ياكل فى السوق يتوهمون أنه ياكل فى بيته، بقى على هذا عشرين سنة.

الحكاية/١٠

قال أبو بكر الوراق ، من أرضى الجوارح بالشهوات، غرس فى قلبه شجر الندامات.

الحكاية/١١

اجتاز الواسطى يوم الجمعة بباب حانوتى قاصدا إلى الجامع، فانقطع شسع نعله فقلت: أيها الشيخ: أتاذن لى أن أصلح نعلك، فقال أصلح، فأصلحت شسعه، فقال: أتدرى لم أنقطع شسع نعلى قلت: لا قال: لأنى ما اغتسلت للجمعة، فقلت له، يا سيدى ههنا حمام تدخله، فقال نعم، فأدخلته الحمام فاغتسل.

----☆☆☆☆☆☆----

المخمسات فی اصول المطالعة

یعنی

مطالعہ اور حلِ عبارت کا طریقہ

مطالعہ اور حل عبارت کے لیے ضروری ہے کہ طلبہ کو صرف ونحو کے بنیادی اور اہم قواعد وضوابط مستحضر ہوں، تاکہ انہیں اعراب وبناء اور صرفی تعلیلات کے متعلق علم ہو اور دوران مطالعہ انہیں الفاظ کے صحیح ضبط اور تلفّظ میں مشکل پیش

نہ آئے، اس لیے طلباء کرام کو چاہئے کہ وہ صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں خعب توجہ اور محنت سے پڑھیں قواعد وضوابط کو یاد کرنے کی خوب مشق کریں۔

ذیل میں مطالعہ کا ایک مخصوص منہج اور طریقہ بیان کیا جاتا ہے، جس کو پانچ مراحل میں تقسیم کیا جاتا ہے، جن کو ہم ''المحسنات فی اصول المطالعہ'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور وہ مراحل خمسہ یہ ہیں:۔

1۔اِلا جراء فی العبارۃ 2۔وزن العبارۃ 3۔ترکیب العبارۃ 4۔ترجمۃ العبارۃ 5۔مفہوم العبارۃ۔

1۔پہلا مرحلہ: الاجراء فی العبارۃ (نحوی قواعد وضوابط کی اجراء وتطبیق)

جس عبارت کا مطالعہ کرنا ہو سب سے پہلے اس پر ایک اجمالی اور سرسری نگاہ ڈالیں اور مطلوبہ عبارت کا تحلیل وتجزیہ کریں کہ اس میں کتنے جملے ہیں؟ کونسے جملے خبریہ ہیں اور کونسے جملے انشائیہ ہیں؟ اس تعیین وتحدید کے بعد ہر ایک جملے کا الگ الگ تجزیہ کریں، اگر جملہ خبریہ ہے تو جملہ خبریہ کی دو قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ ہے؟ اس کے بعد ہر لفظ کا الگ الگ جائزہ لیں کہ یہ لفظ موضوع ہے یا مہمل؟ اگر موضوع ہے تو پھر دیکھیں کہ اسم ہے؟ فعل ہے؟ حرف ہے؟ اگر اسم ہے تو یہ بتائیں کہ معرب ہے یا مبنی؟ اگر معرب ہے، پھر یہ معلوم کریں کہ معرب کی کونسی قسم ہے؟ اگر مبنی ہے تو پھر یہ دیکھیں کہ مبنی کی آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اسم ضمیر ہے؟ اسم اشارہ ہے؟ اسم موصول ہے؟ اسم فعل ہے؟ اسم ظرف ہے؟ اسم صوت ہے؟ مرکب بنائی ہے؟ پھر دیکھیں کہ معرفہ ہے یا نکرہ؟ اگر معرفہ ہے تو معرفہ کی سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اسم ضمیر ہے؟ اسم اشارہ ہے؟ اسم موصول ہے؟ علم ہے؟ معرف باللام ہے؟ معرفہ بالنداء ہے، مضاف الی المعرفہ ہے؟ پھر یہ معلوم کریں کہ مذکر ہے یا مؤنث؟ اگر مؤنث ہے تو یہ بتائیں کہ مؤنث سماعی ہے یا مؤنث قیاسی؟ مؤنث حقیقی ہے یا لفظی؟ پھر یہ دیکھیں کہ واحد ہے؟ تثنیہ ہے؟ جمع ہے؟ اگر جمع ہے تو پھر دیکھیں کہ جمع مکسر ہے یا جمع سالم، اگر جمع سالم ہے تو جمع مذکر سالم ہے یا جمع مؤنث سالم؟ پھر یہ معلوم کریں کہ جمع قلت ہے یا جمع کثرت؟ پھر یہ بتائیں کہ اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اور اس کا اعراب کیا ہے؟ اعراب بالحرکت ہے یا اعراب بالحرف؟ نیز یہ بھی معلوم کریں کہ اعراب لفظی ہے یا تقدیری؟ اور یہ بھی بتائیں کہ اعراب حقیقی ہے یا حکمی؟ نیز یہ بھی معلوم کریں کہ عوامل اعراب کی اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟ عامل لفظی ہے یا عامل معنوی؟ اگر عامل لفظی ہے تو اسمائے عاملہ کی گیارہ قسموں (اسمائے شرطیہ، اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی، اسمائے افعال بمعنی امر حاضر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مصدر، اسم

مضاف، اسم تام، اسم کنایہ) میں سے کونسی قسم ہے؟ اگر عامل معنوی ہے تو لا محالہ ابتداء یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا ہو گا۔

اگر فعل ہے تو پھر یہ بتائیں کہ ماضی ہے یا مضارع؟ امر ہے یا نہی؟ پھر یہ معلوم کریں کہ معرب ہے یا مبنی؟ معلوم ہے یا مجہول؟ اگر معلوم ہے تو لازمی ہے یا متعدی؟ اگر متعدی ہے تو اس کی چار قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ پھر یہ دیکھیں کہ ثلاثی مجرد ہے یا ثلاثی مزید؟ رباعی مجرد ہے یا رباعی مزید؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ ہفت اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟ افعال مدح وذم، افعال ناقصہ، افعال مقاربہ اور تعجب کیا ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ تعلیل ہوئی ہے یا نہیں؟

اگر حرف ہے تو یہ دیکھیں کہ حروف عاملہ میں سے ہے یا حروف غیر عاملہ میں سے؟ اگر حروف عاملہ میں سے ہے تو پھر دیکھیں کہ کیا عمل کرتا ہے اور کونسی قسم ہے؟ حروف دراسم میں سے ہے یا حروف عاملہ در فعل میں سے ہے؟ اگر حروف عاملہ دراسم میں سے ہے تو ان کی سات قسموں (حروف جارہ، حروف مشبہ بالفعل، ماولا مشابہ بہ لیس، لائے نفی جنس، حروف نداء، واؤ بمعنی مع، الا استثنائیہ) میں سے کونسی قسم ہے؟ اگر حروف عاملہ در فعل مضارع میں سے ہے؟ تو یہ بتائیں کہ حروف نواصب میں سے ہے یا حروف جوازم میں سے ہے؟ اور اگر حروف غیر عاملہ میں سے ہے تو یہ معلوم کریں کہ حروف غیر عاملہ کے سولہ قسموں (حروف تنبیہ، حروف ایجاب، حروف تفسیر، حروف مصدریہ، حروف تحضیض، حروف توقع، حروف استفہام، حروف ردع، تنوین، لام تاکید، لام مفتوحہ، حروف زیادت، حروف شرط، لولا انتفائیہ، ما بمعنی مادام، حروف عطف) میں سے کونسی قسم ہے؟

2۔ دوسرا مرحلہ: وزن العبارۃ (عبارت کا وزن صرفی)

اجراء اور تطبیق کے بعد دوسرا مرحلہ عبارت کے وزن صرفی کا ہے، اس کے متعدد فوائد ہیں، تاہم ان سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ وزن نکالنے کے بعد ہر لفظ کا مادہ اصلی اور مشتق منہ معلوم ہو جاتا ہے اور ہر ایک صیغہ واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے، حروف اصلیہ اور حروف زائدہ کی پہچان ہو جاتی ہے؟ نیز صرفی تعلیلات کے متعلق پتہ چل جاتا ہے کہ یہ صیغہ معلل ہے یا غیر معلل؟ اگر معلل ہے تو اس میں کونسے قوانین جاری ہوئے ہیں؟ اب عبارت کو وزن کرنے کا قاعدہ بیان کیا جاتا ہے تا کہ کسی بھی لفظ کا صحیح وزن نکالنے میں ہماری مدد کر سکے۔ ملاحظہ ہوں۔

صرفی حضرات نے حروف اصلی اور حروف زائدہ کے پہچاننے کیلئے فاء، عین، لام کو میزان مقرر کیا ہے، جس کلمہ کا وزن کیا جائے اُسے موزون کہتے ہیں، وزن کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ موزون کی جو شکل ہوگی وہی شکل میزان کی بھی ہوگی، موزون کے جو حرکات وسکنات ہوں گے تو میزان کے بھی وہی حرکات وسکنات ہوں گے، موزون کے جو حروف میزان (فاء، عین، لام) کے جن حروف کے مقابلے میں ہوں گے وہ حروفِ اصلیہ ہوں گے، اور جو حروف میزان کے حروف کے مقابلے میں نہ ہوں تو وہ زائد کہلائیں گے، اگر موزون چھوٹا ہوگا تو میزان بھی چھوٹا ہوگا جیسے ''ضَرَبَ'' بروزن ''فَعَلَ''، اگر موزون متوسط ہو تو میزان بھی متوسط ہوگا جیسے '' أَکْرَمَ'' بروزن ''أَفْعَلَ''، اور اگر موزون بڑا ہو تو میزان بھی بڑا ہوگا جیسے ''تَدَحْرَجَ'' بروزن ''تَفَعْلَلَ'' وزن کرنے کے لئے قانون یہ ہے:-

موزون میں کوئی حرف محذوف ہوگا یا نہیں؟، اگر محذوف ہو تو وزن میں بھی محذوف ہوگا جیسے'' یَعِدُ '' بروزن'' یَعِلُ، قُلْ '' بروزن ''قُل'' اور ''دَاعٍ'' بروزن ''فَاعٍ'' اور اگر محذوف نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں فقط حروفِ اصلیہ ہوں گے یا کوئی حرف زائد ہوگا، اگر فقط حروف اصلیہ ہو تو وزن میں بھی فقط حروف اصلیہ ہوں گے جیسے ''ضَرَبَ'' بروزن ''فَعَلَ'' اور ''دَحْرَجَ'' بروزن ''فَعْلَلَ'' وغیرہ، اور اگر کوئی حرف زائد ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، حرف زائد بدل ہوگا یا غیر بدل، اگر غیر بدل ہو تو وزن میں وہی آئے گا جو موزون میں زائد ہو جیسے ''یَضْرِبُ'' بروزن ''یَفْعِلُ''، '' عَالِمٌ'' بروزن ''فَاعِلٌ'' اور '' مُکْرِمٌ'' بروزن ''مُفْعِلٌ'' وغیرہ، اور اگر حرف زائد بدل ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں زائد زائد سے بدل ہوگا، یا زائد صحیح سے بدل ہوگا، اگر زائد زائد سے بدل ہو تو پھر بھی وزن میں وہی حرف آئے گا جو موزون میں زائد ہو جیسے ''اِضْطَرَبَ'' بروزن ''اِفْطَعَلَ''، ''اِذْدَکَرَ'' بروزن'' اِفْدَعَلَ''، ''ھٰذَا عِنْدَ الرَّضِیْ''، اور عند الجمہور جو حرف زائد تائے افتعال سے بدل ہو تو اسکا وزن تاء کیساتھ آئے گا جیسے ''اِضْطَرَبَ''، '' اِذْدَکَرَ'' بروزن ''اِفْتَعَلَ''، اور اگر زائد صحیح سے بدل ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں مدغم ہوگا یا غیر مدغم، اگر غیر مدغم ہو تو اس کے وزن میں ''شیخ عبد القاہر جرجانیؒ'' اور جمہور کا اختلاف ہے، ''شیخ عبد القاہر جرجانیؒ'' کے نزدیک تعبیر بلفظہ ہوگی جیسے ''قَالَ '' بروزن ''فَالَ''، ''دَعَا '' بروزن ''فَعَا'' وغیرہ۔ اور جمہور کے نزدیک حرف اصلی کیساتھ تعبیر ہوگی۔ اور اگر مدغم ہو تو پھر دیکھا جائے گا۔ ۱۔ زائد اصلی میں مدغم ہوگا، ۲۔ یا اصلی زائد میں مدغم ہوگا ۳۔ یا زائد زائد میں مدغم ہوگا، ۴۔ یا اصلی اصلی میں مدغم ہوگا۔

اگر حرفِ زائد اصلی میں مدغم ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، ایک کلمہ ہو گا یا دو کلمے ہوں گے اگر ایک کلمہ ہو تو (وزن میں تعبیر بلفظہ نہ ہو گی، بلکہ مابعد کے ساتھ ہو گی) پھر دیکھا جائے گا حرفِ زائد کا ادغام فاء کلمہ میں ہو گا یا عین کلمہ میں ہو گا یا لام کلمہ میں ہو گا، اگر ادغام فاء کلمہ میں ہو تو تعبیر فاء کلمہ کے ساتھ ہو گی جیسے "اِثَّبَتَ" "اِثَّابَتَ" بروزن "اِفَّعَلَ" "اِفَّاعَلَ" وغیرہ، اگر ادغام عین کلمہ میں ہو تو تعبیر عین کلمہ کے ساتھ ہو گی جیسے "کَرَّمَ" بروزن "فَعَّلَ" اور " تَصَرَّفَ" بروزن "تَفَعَّلَ"، اور اگر ادغام لام کلمہ میں ہو تو تعبیر لام کلمہ کے ساتھ ہو گی جیسے "مَدْعُوٌّ" "مَرْمِیٌّ" بروزن "مَفْعُلٌّ" اور بروزن "مَفْعِلٌّ" اگر ادغام دو کلموں میں ہو تو تعبیر بلفظہ ہو گی جیسے لفظ "اَللّٰہُ" بروزن "اَلْعَالُ" اور "اَلرَّحْمٰنُ" بروزن "اَلْفَعْلَانُ" وغیرہ، اور اگر صرف اصلی زائد میں مدغم ہو تو تعبیر بلفظہ بدون الادغام ہو گی جیسے "اِذْھَبْ بِزَیْدٍ" بروزن "اِفْعَلْ بِزَیْدٍ" وغیرہ، اور اگر زائد زائد میں مدغم ہو تو تعبیر بلفظہ مع الادغام ہو گی جیسے "اِجْلَوَّذَ" بروزن "اِفْعَوَّلَ" اور "مُسْلِمِیَّ" بروزن "مُفْعِلِیَّ" وغیرہ اور اگر اصلی اصلی میں مدغم ہو تو تعبیر بحرف اصلی بدون الادغام ہو گی جیسے " مَدَّ" بروزن "فَعَلَ" اور " حَبَّ" بروزن " فَعُلَ"۔

3۔ تیسرا مرحلہ: ترکیب العبارۃ (عبارت کی ترکیب)

اگر لفظ معرب ہے تو یہ بتائیں کہ مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور؟ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات کی آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ فاعل ہے؟ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے؟ مبتداء ہے؟ خبر ہے؟ حروف مشبہ بالفعل کی خبر ہے؟ ماولا مشابہ بہ لیس کا اسم ہے؟ افعال ناقصہ کا اسم ہے؟ لائے نفی جنس کی خبر ہے؟ اگر منصوب ہے تو منصوبات کی بارہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ مفعول بہ ہے؟ مفعول مطلق ہے؟ مفعول لہ ہے؟ مفعول معہ ہے؟ مفعول فیہ ہے؟ حال ہے؟ تمیز ہے؟ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ہے؟ ماولا مشابہ بہ لیس کی خبر ہے؟ لائے نفی جنس کا اسم ہے؟ افعال ناقصہ کی خبر ہے؟ مستثنی ہے؟ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات کی دو قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ مضاف الیہ ہے؟ مجرور بحرف جر ہے؟ نیز یہ بھی معلوم کریں کہ اس کا ماقبل اور مابعد کیساتھ کیا تعلق ہے؟ فعل ہے؟ فاعل ہے؟ مبتداء ہے؟ خبر ہے؟ مضاف ہے؟ مضاف الیہ ہے؟ تابع ہے؟ متبوع ہے؟ موصوف ہے؟ صفت ہے؟ مؤکد ہے؟ تاکید ہے؟ مبدل منہ ہے؟ بدل ہے؟ مبین ہے؟ عطف بیان ہے؟ حال ہے؟ ذوالحال ہے؟ ممیز ہے؟ تمیز ہے؟ عامل ہے؟ معمول ہے؟ معطوف ہے؟ معطوف علیہ ہے؟

4۔چوتھا مرحلہ ترجمۃ العبارۃ: (عبارت کا ترجمہ)

عبارت کی ترکیب کرنے کے بعد چوتھا مرحلہ عبارت کے صحیح ترجمہ کا ہے اور عبارت کا صحیح ترجمہ تب کیا جاسکتا ہے کہ جب طالب علم مذکورہ تین مراحل کامیابی کیساتھ طے کرلے، ایک طالب علم کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ دورانِ مطالعہ لغت کی کسی معتبر و معتمد کتاب (المنجد، مصباح اللغات، المعجم الوسیط وغیرہ) اپنے پاس رکھے، کیونکہ دورانِ مطالعہ بعض مشکل الفاظ سامنے آتے ہیں، بعض جگہ کوئی لفظ مشترک بھی آجاتا ہے اور بعض مقامات میں صلہ بدلنے کی وجہ سے معنی بھی بدل جاتا ہے۔اب ذیل میں لغات دیکھنے کا مختصر طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔ملاحظہ ہوں۔

جب کسی لفظ کا معنی معلوم کرنا ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ مطلوبہ لفظ اسم ہے؟ فعل ہے؟ حرف ہے؟ اگر حرف ہے تو اس کا مادہ اصلی نکالنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اسی مادہ میں اس کا ترجمہ دیکھ لیں۔اگر مطلوبہ لفظ فعل ہے تو سب سے پہلے اس کا مادہ اصلی نکالیں، پھر مادہ اصلی کا ترجمہ دیکھیں اور پھر مطلوبہ لفظ کے مطابق ترجمہ کریں، یعنی اگر ماضی کا صیغہ ہے تو ماضی کا ترجمہ کریں، اگر مضارع کا صیغہ ہے تو مضارع کا ترجمہ کریں، اگر امر ہے تو امر کا ترجمہ کریں ، اگر نہی ہے تو نہی کا ترجمہ کریں۔اسی طرح اگر معلوم کا صیغہ ہے تو معلوم کا ترجمہ کریں اور اگر مجہول کا صیغہ ہے تو مجہول کا ترجمہ کریں، اگر لازمی ہے تو لازمی کا ترجمہ کریں اور اگر متعدی ہے تو متعدی کا ترجمہ کریں۔نیز صلہ کو بھی دیکھیں ، کیونکہ صلہ کے بدلنے سے معنی بھی بدل جاتا ہے، جیسے "رَغِبَ رَغباً وَّرَغْبۃً "کا صلہ جب "فِیْہِ" آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے۔چاہنا، خواہش کرنا۔اور جب اس کا صلہ "عَنْ" آئے تو پھر اس کا معنی ہوتا ہے۔اعراض کرنا۔اور اسی طرح "اشْتَغَلَ" کا صلہ جب "ب" ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے۔مشغول کرنا اور جب اس کا صلہ "عَنْ" ہو تو پھر اس کا معنی ہوتا ہے۔غافل ہونا۔

اگر مطلوبہ لفظ اسم ہے تو اس کا بھی مادہ اصلی نکالیں، پھر یہ معلوم کریں کہ جامد ہے یا مشتق؟ جامد ہونے کی صورت میں اگر مفرد ہے تو مفرد کا ترجمہ کریں، اگر تثنیہ ہے تو تثنیہ کا ترجمہ کریں اور اگر جمع ہے تو جمع کا ترجمہ کریں، اگر مشتق ہے تو اسمائے مشتقات میں سے ہر ایک کا ترجمہ کریں، یعنی اگر اسم فاعل ہے؟ تو اسم فاعل کا ترجمہ کریں، اگر اسم مفعول ہے؟ تو اسم مفعول کا ترجمہ کریں، اگر صفت مشبہ کا صیغہ ہے تو صفت مشبہ کا ترجمہ کریں، اگر مبالغہ کا صیغہ ہے تو مبالغہ کا ترجمہ کریں، اگر اسم تفضیل ہے تو اسم تفضیل کا ترجمہ کریں، اگر اسم ظرف ہے تو اسم ظرف کا ترجمہ کریں اور اگر اسم آلہ ہے تو اسم آلہ کا ترجمہ کریں۔تاہم یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ لغات کی کتابوں میں سب سے پہلے ثلاثی

مجرد، پھر ثلاثی مزید فیہ، پھر رباعی مجرد، پھر رباعی مزید فیہ۔ آخر میں اسمائے مشتقہ اور اسمائے جامدہ ہوتے ہیں اور مصادر کو فعل کیساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

5۔ پانچواں مرحلہ: مفہوم العبارۃ: (عبارت کا مفہوم)

عبارت کا صحیح ترجمہ کرنے کے بعد پانچواں مرحلہ عبارت کے مفہوم اور ما حصل کا ہے اور عبارت کا مفہوم اور ما حصل تب صحیح طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جب طالب علم مذکورہ چاروں مراحل کامیابی کیساتھ طے لے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان معانی و مفاہیم کی تعبیر اور اظہار ما فی الضمیر کے لیے الفاظ کا سہارا لیتا ہے، مشہور مقولہ ہے۔ ''الأَلْفَاظُ قَوَالِبُ لِلْمَعَانِیْ''۔ (الفاظ معانی کے لیے سانچے ہیں)۔ باقی رہی یہ بات کہ مفہوم اور ما حصل کو اخذ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ سو اس کا طریقہ اور گُر یہ ہے کہ مطلوبہ عبارت کی تقطیع اور تجزیہ کریں اور عبارت کو حسب مقام مختلف پیراؤں میں تقسیم کریں، پھر یہ معلوم کریں کہ مطلوبہ عبارت میں کتنے مسائل مذکور ہیں؟ اور کون کونسے مسائل ہیں؟ مسائل کی تحلیل[39] و تحدید کے بعد اسے خوب ذہن نشیں رکھیں، پھر کتاب بند کرکے ان مسائل کو اپنے ساتھ خوب دُہرائیں۔ تو یوں ہی پوری عبارت کا خلاصہ اور مفہوم آپ کے سامنے آجائے گا۔ اگر مطالعہ استاذ کو سنانا ہو تو کتاب

---

(۳۹) تحلیل کا مطلب کسی مرکب چیز کے اجزاء کا علاحدہ مطالعہ کرنا، پھر ان کے جمع کردینے سے جو عقلی نوعیت قائم ہوگئی ہے اس کا مطالعہ اور ترکیب (یا تشکیل) کا مفہوم یہ ہے کہ جو اجزاء ہمارے سامنے ہیں ان کو باہم مربوط کرنے سے کیا شکل پیدا ہوتی ہے، اور ان کی کتنی شکلیں نکل سکتی ہیں۔ اس کو مثال سے سمجھا جائے کہ ایک عمارت آپ کو نظر آرہی ہے، اس کے اجزاء یہ ہیں: لوہا، لکڑی، سیمنٹ، اینٹ، پتھر، ان میں سے ہر چیز کی علاحدہ علاحدہ صفات ہیں، انہی اجزاء سے مکان ایک دوسرے نقشہ کا بھی بن سکتا ہے، اور دوسرے ہی نہیں بلکہ بے شمار نقشوں پر ان کو تعمیر کیا جاسکتا ہے، ایک آرکٹیک یا انجنیئر جو بھی نقشہ بنائے گا اس کی عملی شکل انہی اجزاء سے ہوگی۔
ایک دانتوں کا ڈاکٹر، وہ انسانی جسم کے اجزاء کا مطالعہ کرتا ہے، گوشت، ہڈی، شریان، خلایا، ہر ایک کو علاحدہ علاحدہ سمجھنے کے بعد دیکھتا ہے کہ دانتوں کا تعلق جسم کے کن حصّوں سے ہے، جبڑے اور تالو سے براہ راست کون سے اعضاء مربوط ہیں۔ ان مطالعوں کے بعد وہ ایک عمومی حکم صادر کرتا ہے کہ فلاں فلاں دانت کا تعلق براہ راست بصارت سے ہے، اور فلاں کا تعلق قوت ہضم سے ہے، وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا معالجہ میں ان باتوں کی رعایت رکھتا ہے۔
حکیم کسی معجون کا نسخہ تیار کرتا ہے جس میں متعدد اجزاء ہوتے ہیں اور ہر جزء کا ایک خاص فائدہ ہوتا ہے اور سب مل کر جسم انسانی کو فائدہ پہونچاتے ہیں وہ تجویز کردیتا ہے، غرض یہ کہ مرکب شے کے اجزاء کا مطالعہ اور اجزاء کے مطالعہ سے مرکب چیز کو سامنے لانا عقل کا کام ہے، اور تحلیل یا تجزیہ کے بغیر ایک محقق کے لیے ناممکن ہے کہ وہ کسی ''کل'' کو سمجھ سکے، کیونکہ ایک ''کل'' اجزاء کا مرکب ہے، اور یہ جزء دوسرے چھوٹے چھوٹے اجزاء کا مرکب ہیں، اسی طرح ہر جزء کا تجزیہ کیجئے۔ تو آخر میں ایک ایسا جزء نکلے گا جس کی تحلیل نہیں ہوسکتی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں تفہیم المنطق: ۱۶۶)

بند کرکے بیان کرناشروع کریں کہ عبارت میں مثلاًپانچ مسائل مذکورہیں،پہلامسئلہ یہ ہے،دوسرامسئلہ یہ ہے، تیسرامسئلہ یہ ہے،چوتھامسئلہ یہ ہےاور پانچواں مسئلہ یہ ہے،پھراستاذ حسب مقام کچھ تفصیل اور گفتگو کرنا چاہے توفبہا۔ورنہ آپ اپنے مقصد میں اللہ تعالی کے فضل وکرم کیساتھ پوری طرح کامیاب ہوئے۔اللہ تعالی کاارشادہے۔ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا (سورۃالکہف:30)

اس طریقہ کیساتھ اگرآپ چندروز مطالعہ شروع کریں توآپ اورکتاب کے درمیان تباین کی نسبت ختم ہوجائے اورعموم خصوص مطلق کی نسبت قائم ہوجائے گی۔اوراگرچندماہ یہ معمول رہاتوپھرکتاب آپ کاجگری دوست بن کراپنے تمام راز اورپوشیدہ بھید فاش کردے گااور بالاخرآپ اورکتاب میں تساوی اورعینیت کاعلاقہ قائم ہوجائے گی ۔کتاب آپ کی دوستی اوررفاقت کاشکریہ اداکرتے ہوئے یہ ترانہ گنگنائے گا۔

تو من شدی من تو شدم من تن شدم تو جان شدی
تا کہ کسے نہ گوید من دیگرم تو دیگری

ایک وہم کاازالہ!

ایک طالب علم کے ذہن میں یہ سوال ضرورپیداہوگاکہ ان مراحل خمسہ کوطے کرناتوعبقات خمسہ کوطے کرنے کے مترادف ہے؟اوریہ توایک طویل اورکٹھن سفرہے؟اس وہم کاازالہ یہ ہے کہ کامیابی اورکامرانی کے حصول کے لیے مشکلات ومصائب کوسہناپڑتاہے،دنیاکامعمولی کام محنت کے بغیر نہیں ہوتاتوقرآن وحدیث جیسی عظیم نعمت ودولت بغیر محنت کے کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟!اس کے لیے جتنی کوشش اورتگ ودو کی جائے توپھربھی کم ہے!للہذاگھبرانے کی ضرورت نہیں،ایک شاعرنے کیاخوب کہاہے؟

نہ گھبرا کثرتِ غم سے حصولِ کامرانی میں
گل آنے سے پہلے شاخِ گل پہ خار آتے ہیں

اورایک شاعرفرماتے ہیں۔

بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ وَمَنْ طَلَبَ الْعُلَا سَهِرَ اللَّيَالِيْ
وَمَنْ طَلَبَ الْعُلَا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ أَضَاعَ الْعُمْرَ فِيْ طَلَبِ الْمُحَالِ

لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ چند دن کی شب و روز محنت کرنے کی وجہ سے ان تمام مراحل کو طے کرنا آسان ہو جاتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ یہ جملہ مراحل بمنزلہ حدسیات بن جاتے ہیں اور ان میں نظر و فکر کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی، جیسے ایک معمار مکان بناتا ہے یا ایک الیکٹریشن بجلی کی وائرنگ کرتا ہے ان کو ہر جزئی کیساتھ ذہن میں اصول لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مختصر القدوری سے ایک اقتباس!

فَفَرْضُ الطَّهَارَةِ غَسْلُ الْأَعْضَاءِ الثَّلَاثَةِ وَمَسْحُ الرَّأْسِ، وَالْمِرْفَقَانِ وَالْكَعْبَانِ تَدْخُلَانِ فِيْ فَرْضِ الْغَسْلِ عِنْدَ عُلَمَاءِنَا الثَّلَاثَةِ خِلَافاً لِزُفَرَ، وَالْمَفْرُوْضُ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ، وَهُوَ رُبْعُ الرَّأْسِ؛ لِمَا رَوَى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ وَ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَخُفَّيْهِ-

اس عبارت کو حل کرنے کے لیے ہم مطالعہ کے درج ذیل پانچ مراحل طے کریں گے۔

1۔الاجراءفی العبارۃ 2۔وزن العبارۃ 3۔ترکیب العبارۃ 4۔ترجمۃ العبارۃ 5۔مفہوم العبارۃ۔

۱۔پہلا مرحلہ: الاجراء فی العبارۃ (نحوی قواعد وضوابط کی اجراء وتطبیق)

"فَفَرْضُ الطَّهَارَةِ غَسْلُ الْأَعْضَاءِ الثَّلَاثَةِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ "ف" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف از حروف غیر عاملہ "فَرْضُ الطَّهَارَةِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ "فَرْضُ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی ،یعنی رفع حالت میں ضمہ لفظی کیساتھ ،حالت نصب میں فتحہ لفظی

کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''الطَهَارَةِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کااعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی رفع حالت میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہوکر مرکب اضافی مسندالیہ محکوم علیہ مخبرعنہ موضوع مبتداء۔ ''غَسْلُ الْأَعْضَاءِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیرتام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ ''غَسْلُ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسندالیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحدمذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کااعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی رفع حالت میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''الْأَعْضَاءِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام جمع مذکر مکسر جمع قلت منصرف سولہ اقسام میں سے جمع مکسر منصرف اس کااعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی ، یعنی رفع حالت میں ضمہ لفظی کیساتھ ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ موصوف۔

''الثَّلَاثَةِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسندالیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحدمذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کااعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی ، یعنی رفع حالت میں ضمہ لفظی کیساتھ ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب ناقص ہوکر مرکب توصیفی مضاف الیہ ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہوکر مرکب اضافی معطوف۔ ''وَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل ازحروف عاطفہ غیر عاملہ۔ ''مَسْحُ الرَّأْسِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیرتام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ ''مَسْحُ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسندالیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحدمذکر منصرف

سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی رفع حالت میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''الرَّأْسِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی رفع حالت میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی معطوف۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول حکم خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''وَالْمِرْفَقَانِ وَالْكَعْبَانِ تَدْخُلَانِ فِي فَرْضِ الْغَسْلِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''وَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل از حروف غیر عاملہ۔ ''الْمِرْفَقَانِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت تثنیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام تثنیہ مؤنث مؤنث سماعی منصرف سولہ اقسام میں سے مثنی، اس کا اعراب اعراب بالحرف لفظی حکمی، یعنی رفع حالت میں الف لفظی کیساتھ، حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں الف لفظی کیساتھ معطوف علیہ۔ ''وَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل از حروف عاطفہ غیر عاملہ۔ ''الْكَعْبَانِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت تثنیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام تثنیہ مؤنث مؤنث سماعی منصرف سولہ اقسام میں سے مثنی، اس کا اعراب اعراب بالحرف لفظی حکمی، یعنی حالت رفع میں الف لفظی کیساتھ، حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں الف لفظی کیساتھ معطوف۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ ''تَدْخُلَانِ فِي فَرْضِ الْغَسْلِ عِنْدَ عُلَمَاءِنَا الثَّلَاثَةِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''تَدْخُلَانِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف اتصال ضمیر فعل مضارع معلوم معرب عامل مسند فعل ''ألف''، ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع

متصل بارز معرفہ معرف باللام تثنیہ مذکر مسندالیہ فاعل ''فِیْ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی الاصل از حروف عاملہ جارہ ''فَرْضِ الْغَسْلِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔

''فَرْضِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسندالیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''الْغَسْلِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی مجرور ہوا جار کے لیے۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''تَدْخُلَانِ'' فعل کیساتھ۔

''عِنْدَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مشابہ مبنی الاصل ظرف زمان معرفہ معرفہ باضافت مضاف۔ ''عُلَمَاءِنَا'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ ''عُلَمَاءِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت جمع مذکر مکسر جمع کثرت منصرف سولہ اقسام میں سے جمع مکسر منصرف، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ موصوف مضاف۔

''نَا'' ضمیر لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل باضافت معرفہ معرف ضمیر مضاف الیہ۔ ''الثَّلَاثَةِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحدہ مؤنث منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ

لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ ہوا مضاف کے لیے، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ کو مضاف الیہ کے لیے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ ہوا۔ فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول خبر، مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔ ''خِلَافًا'' (اس عبارت کی تقدیر یوں ہے۔ ''خَالَفَ الْجُمْهُوْرُ خِلَافًا لِّزُفَرَ'') ''خِلَافًا'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم تنوین اسم متمکن معرب نکرہ واحد مذکر سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ مفعول مطلق۔ (اس جملہ کی تراکیب ترکیب العبارۃ کے ذیل میں ملاحظہ ہوں) '' وَالْمَفْرُوضُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔

''وَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل از حروف غیر عاملہ استنافیہ۔ ''الْمَفْرُوضُ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ ''فِي'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی الاصل از حروف عاملہ جارہ ''مَسْحِ الرَّأْسِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ ''مَسْحِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''الرَّأْسِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں

ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہوکر مرکب اضافی مجرور ہوا جار کے لیے، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا "اَلْمَفْرُوضُ" شبہ فعل کیساتھ۔ "مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ "مِقْدَارُ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔ "النَّاصِيَةِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مؤنث مؤنث قیاسی منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح، اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہوکر مرکب اضافی مسند مسند بہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبر بہ محمول حکم خبر۔ مبتداء اپنے متعلق اور خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ۔ "وَهُوَ رُبُعُ الرَّأْسِ": لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ "وَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل از حروف غیر عاملہ استنافیہ ویا کہ عاطفہ ویا کہ تفسیریہ۔ "هُوَ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع منفصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مسند الیہ محکوم علیہ مخبر عنہ موضوع مبتداء۔ "رُبُعُ الرَّأْسِ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ "رُبُعُ" لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم اضافت مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ باضافت واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف۔ "الرَّأْسِ" لفظ

لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر منصرف سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح،اس کا اعراب اعراب الحرکت لفظی حقیقی،یعنی حالتِ رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ،حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ،حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ،موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہو کر مرکب اضافی مسند مسندبہ محکوم محکوم بہ مخبر مخبربہ محمول حکم خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''لِ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل از حروف جارہ عاملہ ''مَا''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل اسم موصول''رَوَی الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ إلخ۔۔'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔''رَوَی''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔''الْمُغِیْرَۃُ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ،یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ،حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ،موجودہ اعراب حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ مسند الیہ فاعل موصوف۔''بْنُ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ اضافت واحد مذکر سولہ اقسام میں سے منفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ،یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ،حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ،موجودہ اعراب حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ مضاف''شُعْبَۃَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم علم تنوین مقدرہ اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ علم واحد مذکر سولہ اقسام میں سے غیر منصرف اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ،یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب و جر میں فتحہ لفظی کیساتھ،موجودہ اعراب حالت جر میں فتحہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر صفت ہوا موصوف کے لیے ۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہو کر فاعل ہوا فعل کے لیے۔''أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ اسمیہ۔ ''أَنَّ''

لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف از حروف مشبہ بالفعل از حروف عاملہ۔ ''النَّبِيَّ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم دخول الف لام مسند الیہ اسم متمکن معرب معرفہ معرف باللام واحد مذکر سولہ اقسام میں سے جاری مجری صحیح اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ۔ ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ معترضہ لا محل لہا من الاعراب۔ ''أَتیٰ سُبَاطَةَ قَوْمٍ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔

''أَتیٰ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔ اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مسند الیہ فاعل۔ ''سُبَاطَةَ قَوْمٍ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔

''سُبَاطَةَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب معرفہ معرفہ بہ اضافت واحد مذکر سولہ اقسام میں سے منفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''قَوْمٍ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب نکرہ واحد مذکر سولہ اقسام میں سے منفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی، یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ، حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ، حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ، موجودہ اعراب حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب ضافی ہو کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔

''فَبَالَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔ ''فَ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف ازحروف غیر عاملہ

عاطفہ۔ ''بَالَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔باز''بَالَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مسند الیہ فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ۔''وَتَوَضَّأَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔''وَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف از حروف غیر عاملہ عاطفہ۔باز''تَوَضَّأَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مسند الیہ فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ۔''وَمَسَحَ عَلٰی نَاصِيَتِهٖ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب مفید مرکب اسنادی مرکب کلامی مرکب تام جملہ کلام جملہ خبریہ فعلیہ۔''وَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف از حروف غیر عاملہ عاطفہ۔ باز''مَسَحَ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ فعل علامت فعل تصریف فعل ماضی معلوم مبنی مبنی الاصل عامل مسند فعل۔اس میں ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مرفوع متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مسند الیہ فاعل۔''عَلٰی''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل از حروف جارہ عاملہ ''نَاصِيَتِهٖ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیر تام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ ''نَاصِيَةِ'' لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب نکرہ واحد مذکر سولہ اقسام میں سے منفرد منصرف صحیح اس کا اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ،یعنی حالت رفع میں ضمہ لفظی کیساتھ ،حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ ،حالت جر میں کسرہ لفظی کیساتھ ،موجودہ اعراب حالت نصب میں فتحہ لفظی کیساتھ مضاف۔ ''هٖ'' ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ ''وَ''لفظ لفظِ موضوع

مستعمل بامعنی مفرد کلمہ حرف مبنی مبنی الاصل حرف از حروف غیر عاملہ عاطفہ۔ ''خُفَّيْهِ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مرکب مرکب غیر مفید مرکب غیر اسنادی مرکب غیر کلامی مرکب غیرتام مرکب ناقص مرکب اضافی۔ ''خُفَّيْ''لفظ لفظِ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم علامت اسم مضاف اسم متمکن معرب نکرہ واحد مذکر سولہ اقسام میں سے مثنّٰی اس کا اعراب اعراب بالحرف لفظی حکمی ،یعنی حالت رفع میں الف لفظی کیساتھ ،حالت نصب و جر میں یاء لفظی کیساتھ ،موجودہ اعراب حالت جر میں یاء لفظی کیساتھ مضاف۔ ''ہِ''ضمیر لفظ لفظ موضوع مستعمل بامعنی مفرد کلمہ اسم اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل ضمیر مجرور متصل معرفہ معرفہ بہ ضمیرواحد مذکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف سے مل کر مرکب اضافی ہوکر معطوف معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کے لیے،جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''مَسَحَ''فعل کیساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر معطوف ہوا معطوف علیہ کے لیے، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر معطوف ہوا معطوف علیہ کے لیے۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ معطوفہ۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوکر خبر ہوا ''أَنَّ''کے لیے ''أَنَّ''اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوکر مفعول بہ ہوا''رَوٰي ''فعل کے لیے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا ''مَا''موصولہ کے لیے،موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کے لیے، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''المَفْرُوْضُ''شبہ فعل کیساتھ۔

۲

۔دوسرا مرحلہ: وزن العبارۃ (عبارت کا وزنِ صرفی)

فَفَعْلُ الفَّعَالَةِ فَعْلُ الْأَفْعَالِ الفَّعَالَةِ وَفَعْلُ الفَّعْلِ وَالْمِفْعَلَانِ وَالْفَعْلَانِ تَفْعُلَانِ فِيْ فَعْلِ الْفَعْلِ فِعْلَ فُعَلَاءِنَا الفَّعَالَةِ فِعَالًا لِّفُعَلَ، وَالْمَفْعُوْلُ فِيْ فَعْلِ الْفَعْلِ مِفْعَالُ الفَّاعِلَةِ وَهُوَ فُعْلُ الفَّعْلِ لِمَا فَعَلَ الْمُفِعْلَةُ عْلُ فُعْلَةَ أَنَّ الفَّعِيْلَ-فَعَّلَ الْعَالُ عَلَيْهِ وَفَعَّلَ-فَعَلَ فُعَالَةَ فَعْلٍ فَفَعَلَ وَتَفَعَّلَ وَفَعَلَ عَلَى فَاعِلَتِهِ وَفُعْلَيْهِ-

۳۔تیسرا مرحلہ: ترکیب العبارۃ (عبارت کی ترکیب)

''فاء''استنافیہ ''فَرْضُ''مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''الطَّهَارَةِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا''غَسْلُ'' خبر است مرفوع بالضمہ لفظًا مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف ''الأعْضَاءِ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب معنًا بنا بر مفعولیت موصوف ''الثَّلَاثَةِ''صفت است مجرور بالکسرۃ لفظًا''واؤ''عاطفہ ''مَسْحُ الرَّأْسِ'' معطوف ''غَسْلُ الْأَعْضَاءِ''معطوف علیہ است باز ''مَسْحُ'' خبر است مرفوع بالضمہ لفظًا مصدر خود یعمل عمل فعلہ مضاف ''الرَّأْسِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب معنًا بنا بر مفعولیۃ''واؤ'' استنافیہ ما بعد جملہ مستانفہ ''المِرْفَقَانِ''مبتداء است مرفوع بالالف لفظًا''واؤ''حرف عاطفہ است ''الْكَعْبَانِ''معطوف ''الْمِرْفَقَانِ'' معطوف علیہ است ''الْكَعْبَانِ''مبتداء است مرفوع بالالف لفظًا''تَدْخُلَانِ فِيْ فَرْضِ الْغَسْلِ''جملہ خبر است مرفوع محلًا باز ''تَدْخُلَانِ''صیغہ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون اعرابی ''الف''ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے مذکورینِ ما قبل ''فِيْ'' جارہ ''فَرْضِ''مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریحی، جار مجرور متعلق بہ ''تَدْخُلَانِ'' فعل است، باز''فَرْضِ''مضاف ''الْغَسْلِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا''عِنْدَ''مفعول فیہ است منصوب لفظًا ظرف مضاف ''عُلَمَاءِ''مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا ظرف متعلق بہ''تَدْخُلَانِ'' فعل است باز ''عُلَمَاءِ''موصوف مضاف ''نَا''ضمیر متکلم مضاف الیہ است مجرور محلا ''الثَّلَاثَةِ''صفت است مجرور بالکسرہ لفظًا''خِلَافًا'': 1۔ ''خِلَافًا''مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظا برائے فعل محذوف کہ تقدیرش ''خَالَفَ زُفَرُ خِلَافًا'' باشد۔باز''خَالَفَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ''زُفَرُ'' فاعلش مرفوع بالضمہ لفظاً ''خِلَافًا'' مفعول مطلق است منصوب بالفتحہ لفظا۔ 2۔ ویا کہ ''لِزُفَرَ ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا برائے مبتداء محذوف کہ ''هُوَ'' باشد۔''هُوَ''مبتداء است مرفوع محلا راجع بسوئے خلاف ''لِزُفَرَ''ظرف مستقر خبرش مرفوع محلا ''لِ'' جارہ''زُفَرَ''مجرور بالفتحہ لفظا و منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ''كَانَ'' ویا کہ ''كَائِنٌ'' مقدر است بناء بر اختلاف مذہبین الخ۔۔۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ ''هُوَ (الخِلَافُ) كَانَ أَوْ كَائِنٌ لِزُفَرَ'')۔ 3۔ ویا کہ ''لِزُفَرَ''خبرش برائے مبتداء محذوف کہ ''إِرَادَتِيْ'' باشد۔ ''إِرَادَتِيْ''مبتداء است مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف ''ی''ضمیر متکلم مضاف الیہ است مجرور محلا۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں گی۔

(''إِرَادَتِيْ كَانَتْ أَوْكَائِنَةٌ لِّزُفَرَ'') 4۔ویا کہ ''لِزُفَرَ''ظرف مستقر صفت اوست منصوب محلا برائے موصوف محذوف کہ ''ثَابِتًا'' باشد۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔''خِلَافًا ثَابِتًا لِّزُفَرَ'') 5۔ ویا کہ ''لِ'' جارہ ''زُفَرَ'' مجرور بالفتحہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''خِلَافًا''شبہ فعل است۔ (اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔''خَالَفَ الْجُمْهُوْرُ خِلَافًا لِّزُفَرَ'') 6۔ ویا کہ ''لِ'' جارہ ''زُفَرَ'' مجرور بالفتحہ لفظاو منصوب محلا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''أَعْنِيْ''فعل مقدر است الخ۔۔۔ (اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔''أَعْنِيْ لِزُفَرَ'') 7۔ویا کہ ''خِلَافًا'' بمعنی حال است منصوب بالفتحہ لفظا۔(اس صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔''أَقُوْلُ هٰكَذَا حَالَ كَوْنِهٖ مُخَالِفًا لِّزُفَرَ'')۔

''واؤ'' استنافیہ ما بعد جملہ مستانفہ ''الْمَفْرُوْضِ'' مبتداء است مرفوع بالضمہ لفظًا ''فِيْ'' جار ''مَسْحِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''الْمَفْرُوْضُ'' شبہ فعل است، باز ''مَسْحِ''مصدر یعمل عمل فعلہ مضاف ''الرَّأْسِ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا ومنصوب معنًا بناء بر مفعولیۃ ''مِقْدَارُ''خبر است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''النَّاصِيَةِ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا۔''وَهُوَ رُبْعُ الرَّأْسِ''۔''واؤ'' تفسیریہ مابعد جملہ مفسِرہ ما قبل جملہ مفسَرہ۔''هُوَ''ضمیر غائب مبتداء است مرفوع محلًا راجع بسوئے ''مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ ''۔''رُبُعُ''خبر است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''الرَّأْسِ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا ''لِمَا رَوَى الْمُغِيْرَةُ'' لام تعلیلیہ جارہ مابعد جملہ معللہ ''مَا''موصوفہ یا موصولہ بمع صلہ یا صفت خویش مجرور و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق ''الْمَفْرُوْضُ''شبہ فعل است۔ باز ''مَا''موصولہ یا موصوفہ ''رَوَى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ''جملہ صلہ یا صفت است ''رَوَى''صیغہ فعل ماضی معلوم ''الْمُغِيْرَةُ''فاعلش مرفوع بالضمۃ لفظًا موصوف ''ابْنُ''صفت است مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ''شُعْبَةَ''مضاف الیہ است مجرور بالفتحہ لفظًا:''أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' جملہ بتاویل مفرد مفعول بہ اوست منصوب محلًا ''أَنَّ''حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر اسم و خبر خویش می طلبد ''النَّبِيَّ''اسمش منصوب بالفتحہ لفظًا''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ''جملہ معترضہ لا محل لہا من الاعراب۔باز ''صَلَّى ''،فعل ماضی معلوم ''اللّٰهُ''فاعلش مرفوع بالضمہ لفظًا''عَلىٰ'' جار ''ہ''غائب مجرور و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح راجع بسوئے ''النَّبِيَّ''جار مجرور متعلق بہ ''صَلَّى ''،فعل ''واؤ''حرف عاطفہ ''سَلَّمَ''معطوف ''صَلّٰى''

معطوف علیہ است باز ''سَلَّمَ''صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''اللهُ'' کہ منقوش است بر دل مؤمناں ''أَتىٰ سُبَاطَةَ قَوْمٍ'' جملہ خبرش مرفوع محلًا ''أَتیٰ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''النَّبِيَّ''۔ ''سُبَاطَةَ'' مفعول فیہ است منصوب بالفتحہ لفظًا مضاف ''قَوْمٍ'' مضاف الیہ است مجرور بالکسرہ لفظًا ''فاء'' حرف عاطفہ ''بَالَ'' معطوف ''أَتیٰ'' معطوف علیہ است ''بَالَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلًا راجع بسوئے ''النَّبِيَّ'' ''واؤ'' حرف عاطفہ ''تَوَضَّأَ'' معطوف ''بَالَ'' معطوف علیہ است قُربًا ''أَتیٰ'' معطوف علیہ است بُعدًا، باز ''تَوَضَّأَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بوئے ''النَّبِيَّ'' ''وَمَسَحَ'' ''واؤ'' حرف عاطفہ ''مسح'' معطوف ''تَوَضَّأَ'' معطوف علیہ است قُربًا'' أَتیٰ'' معطوف علیہ است بُعدًا، باز ''مَسَحَ'' صیغہ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر فاعلش مرفوع محلا راجع بسوئے ''النَّبِيَّ''۔ ''عَلیٰ'' جارہ ''النَّاصِيَةِ'' مجرور بالکسرہ لفظًا و منصوب محلًا مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور متعلق بہ ''مَسَحَ'' فعل است ''واؤ'' حرف عاطفہ ''خُفَّيْهِ'' معطوف ''نَاصِيَتِهِ'' معطوف علیہ است باز ''خُفَّيْهِ'' مضاف ''هِ'' ضمیر غائب مضاف الیہ است مجرور محلا راجع بسوئے ''النَّبِيَّ''۔

4۔ چوتھا مرحلہ: ترجمة العبارة (عبارت کا ترجمہ)

مذکورہ بالا عبارت کا ترکیبی اور بامحاورہ دونوں طرح کا ترجمہ بیان کیا جاتا ہے، ملاحظہ ہوں۔

1 - ترکیبی ترجمہ: پس وضوء کے فرائض دھونا اعضاء کو ایسے اعضاء جو تین ہیں اور سر کا مسح کرنا اور کہنیاں اور ٹخنے دونوں داخل ہیں، داخل جو تو دھونے کے فرائض میں، داخل جو تو ہمارے علماء کے نزدیک، ایسے علماء جو تین ہیں، خلاف جو تو زفر کے۔ اور فرض جو تو سر کے مسح میں پیشانی کے مقدار ہے اور وہ چوتھائی سر ہے، اس لیے کہ روایت کی ہے مغیرہ نے ایسا مغیرہ جو شعبہ کا بیٹا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ آئے ایک قوم کی کوڑی پر، پس پیشاب کیا اور وضوء کیا اور مسح کیا مسح جو تو پیشانی پر اور مسح کیا مسح جو تو اپنے دونوں موزوں پر۔

2۔ بامحاورہ ترجمہ: وضوء کے فرائض تینوں اعضاء کا دھونا اور سر کا مسح کرنا ہے اور کہنیاں اور ٹخنے ہمارے تینوں ائمہ کرام کے نزدیک دھونے کے فرائض میں داخل ہیں، بخلاف امام زفرؒ کے۔ اور فرض سر کے مسح میں پیشانی کے مقدار

ہے اور وہ سر کی چوتھائی ہے، اس لیے کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور پیشاب کر کے وضوء فرمایا اور اپنی پیشانی مبارک اور دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

5۔ مرحلہ خامسہ: مفہوم العبارۃ (عبارت کا مفہوم)

اس عبارت میں مصنفؒ تین باتیں بیان فرماتے ہیں:۔

1۔وضوء کے فرائض۔2۔ایک اختلافی مسئلہ 3۔ مسح کی مقدار۔

1۔ پہلا مسئلہ: وضوء کے فرائض: وضوء کے یہ چار فرائض ہیں:۔ 1۔ چہرہ دھونا۔ 2۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ 3۔ سر کا مسح کرنا 4۔ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

2۔ دوسرا مسئلہ: ایک اختلافی مسئلہ: کیا کہنیاں اور ٹخنے دھونا وضوء کے فرائض میں داخل ہیں؟ اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ دھونے کے فرائض میں داخل ہیں اور امام زفرؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس میں داخل نہیں۔

3۔ مسح کی مقدار: سر کا پیشانی کے مقدار فرض ہے اور یہ سر کا چوتھائی حصہ بنتا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور پیشاب کر کے وضوء فرمایا اور اپنی پیشانی مبارک اور دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔